

13-134

سیدہ پرواسر بنت محمد مصطفیٰ
طیبہ طاہرہ حضرت
فاطمہ الزہراء
صلوات اللہ علیہا

دی حیات مقدسہ تے مملکت
لا جواب کتاب مستطاب

خانوان حضرت



مصنّف
الحاج علامہ صاحب شہرتی
رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سیدہ پرومرا بنت محمد مصطفیٰ
طیبہ طاهرہ حضرت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب قاطعہ الزہراء صلوات اللہ علیہا و علیٰ
حیات مقدسین تمکک فی الاحیاء کتاب مستطاب

خاتونِ حُریت

مصنف
جناب الحاج علامہ صائم پوری صاحب فیصل آباد

حسب الامر شاہ
شہزادہ سردر کوئین ماجگروٹہ غوث الثقلین، نقشب لائانی، حضرت سید علی حسین شاہ صاحب

وامت برکاتہم العالیہ، مجاہد نشین دربار عالیہ علی پور سیدان شریف

عالیجناب، فیض مستطاب حضرت سید فضل حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ قاضی باقر ضلع گجرات

ناشر
چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون نمبر

موتیاں دی لڑی

98111	خاتونِ جنت	کتاب
	سیرتِ مقدّسہ	موضوع
	۲۹ ویں بار جون ۲۰۰۱ء	تاریخ طباعت
	اشرف پریس	مطبع
	الحاج علامہ صائم پوری	مصنف
	محمد شفیق مجاہد محمد لطیف ساجد	طابع
	ماسٹر طاہر خوشنویس	کتابت
	۲۰۸	صفحات
	۳۶ x ۲۳	سائز
	۱۶	تعداد
	ایک ہزار	ہدیہ مجلد

ناشر

پشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد ۶۴۶۵۵
سب آفس! بالمقابل سنہری گیٹ والی گلی داتا دربار لاہور

انتساب

میں اپنی ایہہ مقدس تے پاکیزہ تصنیف لطیف ،
 باعث ایجادِ کل ، ختم الرسل ، احمد مجتبیٰ ، حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے تو تسلی پاک نال ، محبوبہ محبوب رب العالمین
 والدہ بیبۃ نساء العالمین ملکہ فردوس بریں ، طیبہ طاہرہ حضرت جناب
 خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دے حضور و بیح قلم داسرخم کردیاں ہو یا
 نہایت ادب تے احترام نال پیش کرناں ے

ہو گیا مقبول صائم جا یہہ نذرانہ ترا
 بالیقین تکے گارہ کو تزد اپیمانہ ترا

سراپا مجرم و خطا
 صائم و چشتی فیصل آباد
 یکم محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

آئینہ اقبال

مریم ازیک نسبتے عیسیٰ عزیز
 از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
 بنتِ آں رحمت العالمین
 آں امام اولین و آخرین
 بانوئے آں تاجدارِ مصلحت
 مرقفے، مشکل کشا، شیر خدا
 مادرِ آں سرگزینِ کارِ عشق!
 مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

(علاوہ اقبال علیہ الرحمۃ)

قطعات تاریخ طباعت

از مصنف کتاب ہذا

تجھ کو ہے صائم بھلا کیا اضطراب تجھ پہ ہے رحمت خدا کی بے حساب
اپنی تاریخ اشاعت کا ثبوت آپ ہی خاتونِ جنت ہے کتاب

۱۹ ۵ ۶۶

از جناب علامہ حامد الوارثی صاحب

کوئی مانے یا نہ مانے یہ حقیقت ہے مگر

صائمِ ہشتی کے شعروں میں بلا کا ہے اثر

اور پھر خاتونِ جنت تو ہے الہامی کتاب

سالِ تاریخ اس کا حامد ہے "دم خیر البشر"

۱۳ ۵ ۸۶

قوم کا ناصر و حامی ہے یہ صحیفہ گویا السامی ہے

ذکرِ لختِ دلِ احمدِ آد بے شبہ "قربِ کا پیغامی" ہے

۱۳ ۵ ۸۶

جدوجہدِ صائم دیکھو، ہر مصرعہ ہے بحرِ فصاحت

سالِ تاریخ اس کا حامد یہی تو کہ "خاتونِ جنت"

۱۹ ۵ ۶۶

باش از هزار جان تو خاک در بتول
 شاید ترا کنند یہ روز جزا قبول
 کردم چو فکر از پیے تاریخ فی البیہ
 حاد رسید مشرودہ "گوئیخت دل رسول"

۱۳۵۸۶

قطعة تاریخ جناب فیض محمد قد صاحب جاندھری

مصرعہ مصرعہ بحر فصاحت
 طرب افزائے ساز بلاغت!
 خوب قد اصم نے لکھی
 رہبر کل خاتون جنت

۱۹۶۶

فقیر تاریخ حافظ محمد انور نوشاہی ڈوگر شریف

سیرت خیر النساء اجمل سیر

۱۳۵۸۶

اکسل و جامع ترین و خوب تر

تقریظ عالیہ

از عالیجناب، فیض مستطاب، جگر گوشہ رسالتکاب، مرشد حقانی

نقش لاثانی، حضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ لاثانیہ علی پور سیدان شریف (سیالکوٹ)

عزیز موصوم پشتی لاپوری کا پراثر نعتیہ کلام بارہا مختلف عنوانوں میں مستنن کا اتفاق

ہوا، اور اکثر بیشتر جلیل القدر شخصیتوں کی شان میں قصائد مستنن کے بعد دل میں یہ خیال

پیدا ہوا کہ ان سے محترمہ، محذومہ، طیبہ، طاہرہ، راضیہ، مرفیہ، خاتون جنت سیدہ نساء

اہل الجنت سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت مقدسہ پر ایک منظوم کتاب لکھائی جائے

چنانچہ ان کی لطافت طبع کا خیال کرتے ہوئے بالآخر یہ کلمات کہہ ہی دئے کہ آپ ایک

کتاب سیدہ سلام اللہ علیہا کی سیرت پر پنجابی اشعار میں لکھیں چنانچہ انہوں نے اسی وقت

بیک کہتے ہوئے اس عظیم کام کو شروع کر دیا، اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد ہمیں یہ خوشخبری

مل گئی کہ جناب صائم صاحب اپنی کتاب لکھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

کتاب کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا تو از حد مسرت اسلئے ہوئی کہ انہوں نے کتاب

بڑا مستحسبہ "خاتون جنت" لکھتے وقت انتہائی دیانت اور احتیاط سے کام لیا

ہے۔ اور اس کتاب کو افراط و تفریط سے پاک کرنے کے لئے نہایت مدلل اور مبسوط و

مستند کتابوں کی مدد حاصل کی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ کتاب اپنی نوعیت کی واحد کتاب

ہے جو ناظرین کرام کے ایمان کی مضبوطی میں مشعل راہ بن کر سچے گی، یہ کتاب مجتہدان

اہل بیت کے لئے ایک نادر روزگار صحیفہ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ اپنے

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ اور حضرت مانی فاطمہ الزہرا کے طفیل مصنف کو اپنے دینی و دنیاوی

نیک مقاصد میں کئی کامیابی و کامرانی عطا فرمائے اور اس تصنیف کو مقبول و منظور فرما کر

ذریعہ نجات و مغفرت بنائے

علی حسین علی پوری

تقریر لطیف

از جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول
استاذ العلماء، شیخ القرآن، ابوالحقی، عدل امہ

پیر محمد عبدالغفور ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ و کفی و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ،

اما بعد، فقیر نے کتاب ”خاتونِ جنت“ بعض بعض مقامات سے دیکھی، ماشاء اللہ نظر

بددور، عزیز صائم چشتی صاحب نے ”بفصحة الرسول علیہا الصلوٰۃ کی سوانح طیبہ۔

کو پوری طرح منظوم کر کے پوری دنیا نے اسلام پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ اور مختلف کتب

”تواریخ اور سیر“ سے حوالہ جات نقل کر کے آپ کی پاک زندگی کے ہر شعبہ کو پوری طرح

واضح کیا ہے۔ یہ کتاب مردوں کو اپنی بیٹیوں کی تربیت میں مدد و معاون ہے۔ اور

عورتوں کے لئے امورِ خانہ میں مشعلِ راہ ہے۔ کفایتِ شماری، راست گوئی، ریاضت

مجاہدہ، اطاعتِ والدین اور خدمتِ شوہر، تربیتِ اولاد، صبر و شکر، رضا، ایمانِ کامل

عرفان وغیرہ مسائل پر منظوم تبصرہ ہے، مسلمان اس کو پڑھیں اور عمل کریں۔

میر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صائم صاحب کی اس سعی کو قبول فرمائے اور مزید توفیق عطا

کرے کہ وہ سادہ پنجابی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کی زندگیاں بھی منظوم کریں۔ آمین تم آمین

محمد عبدالغفور ہزاروی۔ وزیر آباد

اثرِ خامہ، شاعرِ باکمال، ادیبِ بیمثال عالی جناب حضرت علامہ
حامد الوارثی صاحب مصنف "مثنوی نور ہدایت جمال مصطفیٰ و غیرہم۔

شاعر کوئی ہو، کسی قوم کا ہو، کسی ملک کا ہو، کسی زبان کا ہو، بجز اہل حق کے، تفاخر
کے زعم باطل میں ضرور گرفتار ہوتا ہے اور یہی خیال کرتا ہے کہ "مستند ہے میرا فرمایا ہوا،
اپنی تعلق بیان کرنا اور دوسرے کی تجلی سے جان بوجھ کر آنکھ بند کر لینا اس کا خاصہ اور

شیوہ ہے، مگر!

گر نہ بیند بہ روزِ شپہ چشم چشم آفتاب را چہ گناہ

کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے، مگر یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں جناب دائم
اور جناب صائم سیرت نگاری میں اپنا جواب نہیں رکھتے، اور دونوں صاحب صاحب
تصانیف کثیرہ ہیں۔

بجملہ اللہ! جناب صائم چشتی "شاہنامہ بغداد" اور "زینب داویر" کی تصویر کشی

کے بعد اپنی ایک تیسری سیرت کی بے مثل تصنیف "خاتونِ جنت" قوم کے سامنے
پیش کر رہے ہیں۔ میں نے اگرچہ بوجہ عدم فرصت کتاب ہذا کی چیدہ چیدہ نظمیں مثلاً
"سیدہ کا بچپن"، "سیدہ اور سیدہ کی والدہ کی آپس میں محبت" وغیرہ چند
نظموں کا سرسری نگاہ سے مطالعہ کیا ہے، مگر ہر شعر آفتاب آمد دلیل آفتاب، ہی
کا مصداق پایا۔ غرض یہ کتاب صوری، معنوی، ادبی، لسانی اور فنی خوبیوں کا دلکش مرقع
ہے۔ جناب صائم کی زبان، اور ہر خاتونِ جنت کا بیان، بس کچھ نہ پوچھئے!

نورِ دل را نورِ حق تریں بود معنی نورِ اعلیٰ نورِ ایں بود

جناب صائم کا کلام پڑھ کر بے ساختہ اسے پنجابی شاعری کا بادشاہ تسلیم کرنا پڑتا ہے پھر لطف

یہ کہ ہر صنفِ سخن پر عبورِ کامل رکھتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے سو بیچ سمجھ کر کہتا ہے۔

عز غمزن ہو جاتی ہے بزمِ وجود چھڑوے وہ جب کوئی تارِ غزل۔

تقریباً پندرہ روزہ از انوار عالم نبیل، فاضل جلیل، عربی کے مشہور شاعر و ادیب، پیر طریقت
 بہر شریعت، ابو البرکات حضرت علامہ پیر سید محمد امین علی شاہ دہلی برکاتہم

سجادہ نشین آستانہ عالیہ "باب الہدیٰ" فیض آباد شہر فیصل آباد

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم
 نحن عبدان محمد صلی علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں۔

امال بعد

بہر کیف

فیقول الفقیر القادری الرضوی السید محمد امین النقی

حمد و صلوٰۃ کے بعد فقیر قادری، رضوی سید محمد امین علی شاہ نقوی کہتا ہے کہ

طالعت الصحیفہ العالیۃ من مقامات متفرقة و صفحات

میں نے اس صحیفہ دعاویہ کے مختلف مقامات اور بہت سے صفحات کا مطالعہ

متکثرة التي نظرها الاکبیر الکیبیر والخطیب النجیب

کیا ہے جسے ایک ایسے ادیب نے نظم کی صورت میں تحریر فرمایا ہے، جو بہت بڑا دانا اور

الشہیر بالصائم الجشتی عصمہ امولکی القوی من شر کل

عمدہ خطاب کریں گے جسے صائم جشتی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر خارجی، کم عقل

غبی و غوی فوجدتها جامعة لفضائل سیدۃ النساء الفاطمہ

اور گمراہ کے شر سے محفوظ رکھے، تو میں نے اس کتاب کو حضرت سیدۃ النساء، اللہ تعالیٰ کی اس پیرمیزانوں

الزہراء علیہا الف الف رحمت من خالق الارض والسماء و قامعت

رحمتیں نازل ہوں، کے فضائل و کمالات کے بیان کرنے میں ایک جامع کتاب پایا ہے۔

لا اعداء الخوارج الجملاء حقیق ان یقال فی شان عمدة الفضلاء

اور ان کے دشمنوں خارجیوں کی بڑی الجھڑ کر رکھ دی ہیں جن بات یہ ہے کہ میں اس عمدۃ الفضلاء پر اپنی صاحب کی

التكهنات لمصائم حبر بھی منتخب

شان میں یوں کہوں۔ عجب جنابِ مہمِ پیشی کو بہت بہت مبارک ہو جو ایک برگزیدہ روشن فاضل ہیں۔

مداح آلِ محمد و امین حسان العرب

آلِ محمد کے مداح اور حضرت حسان کی امانت کے حامل ہیں۔

من صنف الكتب العظيمة في محاسن والسرقتب

اگرچہ آپ نے بڑی بڑی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، مگر یہ کتاب مقدس ان کی تمام کتابوں

الاصحيف من هذه سادات لئما سم الكتب

پر فوقیت رکھتی ہے۔

بالعلم والفضل السني لیسقی البرية كالسحب

آپ اپنے علم و فضل سے بچان اہل بیت کو بادلوں کی طرح سیراب فرما رہے ہیں۔

و مہجتی ہو کاشف ظلمات جہل والحجب

مجھے اپنی جہان کی قسم! کہ آپ خوارج کی جہالت کے پرووں اور تاریکیوں کو چوک میں لا

والحق لمراسمئنا في النظم جمال الشهب

کر چاک کر رہے ہیں۔ جیسی اسی بات تو یہ ہے کہ پنجابی زبان میں آپ جیسا شاعر شعلہ بیان ہو جو

قال الامين الفاضل عبد فقيرومنتسب

دور میں دکھائی نہیں دیتا۔ یہ تین نقوی فاضل نے تحریر کیا ہے کہ یہ کتاب فضائل و ادب کے

شان الاصحيف ما هذه شمس الفضائل والادب

موضوع پر ایک بہترین کیفیت رکھتی ہے۔

بلدنا العلمين ان ينفع بها المسترين بوالعجب سيد نبيا ورسلا الله والحمد لله رب العالمين

میر کہہ رہا ہے کہ اس کتاب سے ہدایت والے لوگ حضورؐ کی برکت سے قیامت تک فیضیاب ہوں۔

هذا جزاء سيدنا محمد بن عبد الله عليه السلام في فضل كتابه
الباکستان فیصل آباد

از جناب مترجم المتکلمین، سند المقرین حضرت علامہ پیر محمد سلیم

نقشبندی، مجددی مدظلہ العالی خطیب اعظم جامع مسجد جمال خانو آزاد لاپور۔

تقریر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ کی حمد و ثنا اور نعت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد

آفتاب رسالت، ماہتاب نبوت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منو پاش کرنی اور

ضیاء بارشعائیں یوں تو کائنات کے گوشہ گوشہ کو جگمگا رہی ہیں، اور کون و مکان کا ذرہ

ذرہ آپ کی نورانی تجلیات سے مشترک چمکتا دکھتا رہے گا، لیکن کس قدر عظیم اور قابل ستائش

ہیں وہ نورانی ہستیاں جنہیں اس آفتاب عالمتاب کی پُرانوار تجلیات براہ راست سمیٹنے

کا موقعہ مشیت الہیہ کے مقرر شدہ پروگرام کے تحت حاصل ہوا ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم اجمعین کا وہ مقدس

گروہ جنہیں اصحابی کا انجوم اور اہل بیتی مثل سفینہ نوح کا اعزاز اس عظیم ہستی کی طرف سے عطا ہو

جسے خدا کے عذاب سے بڑا مانا گیا۔ یوں تو اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحت آپ کا

ہر صحابی ہدایت کا ستارہ اور آپ کی اہل بیت کا ہر فرد کشتی نوح ہے جس کسی نے بھی اُنکا دامن

تھاما، یقیناً منزل سے ہمکنار ہوا۔ مگر جناب سیدۃ النساء العالمین حضرت مافی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

و زین عظیم، آپ کا تقاسم، آپ کی عظمت، آپ کی قدر و منزلت سب سے جداگانہ ہے

اور کیوں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا کہہ کر ان کی ایذا

کو اپنی ایذا، ان کے غضب کو اپنا غضب اور ان کی رضا کو اپنی رضا کہا ہو، بلکہ خالق کائنات

نے ان کی رضا کو اپنی رضا اور ان کے غضب کو اپنا غضب کہا ہو، جنکی آمد پر اللہ کا رسول کریم

کے لئے کھڑا ہو جاتا ہو، جس کی غضب سے اظہار کے لئے قیامت کے دن منادی کی جائے گی کہ

اے لوگو! نگاہیں نیچی کر لو میرے محبوب کی بیٹی کی سواری تیرے زینہ والی ہے۔

حضرت مافی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فضا کی میں بیٹھا رکھا دیتا ہو وہیں اس

عنوان بھر مینا پر سینکڑوں اہل علم حضرات نے قلم اٹھائے اور مجتہد اہل بیت کو پیش بہا خزانہ
 مہیا کیا۔ لیکن کتاب ہذا مسمیٰ "خاکون چنت" جیسی جامع اور مدلل کتاب میری نظر سے آج
 تک نہیں گزری،

برادر محترم، استاذ الشعراء جناب صائم چشتی کی لیاقت اور لطافت طبع کا خیال کرتے
 ہوئے میرے قبلہ عالم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، قدوة الصالحین، زبدة الاتقیاء، شیخ المشائخ

پیر دستگیر، روشن ضمیر، مرشد حقیقی، نقشب لائانی جناب پیر سید علی حسین شاہ صاحب دامت
 برکاتہم العالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیدان شریف اور بزرگوارم قبلہ پیر حافظ تہ فضل شاہ
 صاحب مدظلہ العالی نے انہیں ارشاد فرمایا کہ جناب میدۃ نساء العالمین حضرت مائی فاطمہ الزہرا
 سلام اللہ علیہا کی سیرت مقدّمہ پر افراتفریط سے پاک ایک جامع اور مدلل کتاب لکھو۔ چنانچہ انہوں
 نے اس ارشاد عالیہ کو نہایت تحسین اور فخر کی نگاہ سے دیکھا اور اسی وقت اس عظیم کام کا بیڑا
 اٹھایا اور جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل اور ان مشائخ کرام کے صدقہ سے اپنے مقصد میں کامیاب
 ہو گئے اور فی الواقع جیسا کہ انہیں ارشاد ہوا تھا ویسی ہی معتبر بسوٹ اور اونچے طبقے کے معتمدین کی
 کتب کے حوالوں سے مرتب، مدلل اور جامع کتاب سلیس پنجابی اشعار میں لکھ کر پیش کر دی۔
 صائم صاحب نے کتاب ہذا میں وہ تمام محاسن پیدا کر دیئے ہیں جو کسی اونچی تصنیف
 میں ہونے ضروری ہیں۔ خداوند کریم اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی
 آل پاک کے صدقے سے صائم صاحب کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور
 اس کتاب کو ذریعہ نجات اُخروہ کا بنائے۔

ۛ ایں دُعا از زمین و از جملہ جہاں آمین باد

فقط والسلام طالب دُعا

محمد سلیم نقشبند کا جمال معلوم لائل پور

تقریر

از جناب مفتی محمد عبد الشکور صاحب مظلہ العالی خلف الرشید حضرت
علامہ پیر محمد عبدالغفور ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ (وزیر آباد)

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ مناقب اہل بیت پاک ایک بحرِ ناپیدا کلمہ ہے
کس زبان میں یہ طاقت اور کس قلم میں یہ ہمت ہے کہ وہ ان کے فضائل و مسائل کا لہجہ پر قلمبند
کر سکے، البتہ جس سعادت اور شرافت کے حصول کی کوشش کی جاسکتی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ ہر
افسان بحرِ امکان ان انوار و برکات کو حاصل کر کے رُوح میں بالیدگی اور ایمان میں شگفتگی پیدا کر نیکامان
کریں آج تک جس کسی نے بھی اس موضوعِ جمیل پر خامہ فرسائی اور لب کشائی کی ہے اس کا مقصد صرف
ان ہی برکات کا حصول تھا۔ میرے پیش نظر صرف اتنی بات ہے کہ شاعرِ اسلام جناب صاحبِ حقیقتی صاحب
نے محنتِ شاقہ برداشت کر کے علم و بصیرت کے چنتا نوں سے جو لازوال بہاریں جمع کی ہیں ان میں ان
چند سطور کے ذریعہ شرکت کر کے میں بھی کسی حد تک ابدی سعادت کا مستحق بن سکوں۔

پاکستان میں مسلمان اہل قلم کی کمی نہیں، مگر اہل قلم بہت ہی کم ہیں جن کے قلب و نظر کی طرح ان
کا قلم و قریب بھی مسلمان ہو۔ مخلص صاحبِ حقیقتی اگر چاہتے تو فلمی گانے اور رومانی افسانے لکھ کر کافی
شہرت اور وافر دولت میٹ سکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قلب و نظر کی طرح ان کے
قلم کو بھی ایسا ہی پاکیزگی ہانہ آئی ہے، اور نگارش کے امتدائی دور سے ہی ان کا قلم ہر درگاہ
بمع الکلمات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اہلبیت کی مدح سرائی اور اہل فضل کی
سیرت نگاری کے لئے وقف ہو کر رہ گیا ہے، اور اس دولتِ بے پایاں نے ان کی زندگی میں نکھار
زبان میں تاثیر اور تحریر میں سوز پیدا کر دیا ہے۔

خاتونِ جنت میں صائم صاحب کے قلم کی پاکیزگی، دینی شغف اور دل کے سوز کی جلوہ
انگیزیوں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ ایک ایک سطر محبتِ اہل بیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خوشبو میں بسی ہوئی اور ایک ایک ورق پر عقیدت و نیاز مندی، لعل و گوہر جگمگاتے
ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ حال صائم حقیقتی صاحب کی یہ علمی کوشش اور دینی خدمت

مستی تبریک اور لائق تحسین ہے۔

میر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صائم صاحب کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اہل بیت اطہار کی مدحت سرائی اور مقبولانِ حق کی ثنا خوانی کا مزید جذبہ اور ذوق عطا فرمائے اور صوف کے علم و عمل اور جان و مال میں برکت اور ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ یتدالانیا رد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد عبدالشکور ہزاروی وزیر آباد

تفصیلاً رشتہاتِ قلم شہنشاہ پنجابی غزل حضرت پیر فضل حسین فضل گبراتی

آؤے بسم اللہ الرحمن پڑھ کے دلا سو وہ کئے قلمدان تائیں
چینے سیدہ زہرا داحال لکھیا دیے داد صائم مہربان تائیں
کتنی گل نہیں اوس دیسل با بھوں ناں کوئی واقعہ سند بغیر لکھیا
کدھرے نظر انداز نہیں ہوں دنا عالیشان ممدوحہ دے شان تائیں
پیندا تھاں تھاں عکس تفصیل والے اوہدی طرز اجسامی توں جاں صدقے
ایہہ کوئی کم سوکھا نہیں وچہ کوئے کرنا بستہ بحر بیسکران تائیں
ستھرے لفظ موزون زبان اندر شستہ طورے نال ترتیب دیتے
ہوئی ایس تصنیف توں ویکھ کے تے، خوشی ہر مومن مسلمان تائیں
مصرعے خوبصورت لکھتاں کوہوں نظم عقیدہ تریا نوں مات کر گئی
اوہدی زمیں نورانی نے توڑ دتا ہے سی فخر جیہڑا آسمان تائیں
ہے اوہ سخن و ریشری کلام ایسا جیہنوں سن سن کے لوک رجدے نہیں
اوہدے روبرو رکھ کے بزم اندر بھلا کون چکے شمع دان تائیں
جوڑی اوس کتاب تے میں سمجھاں تو شہ آخری سفر دا جوڑیا سو
اوہنوں اوہدی عقیدت نے دجانا، رہیر ہو کے باغ جنون تائیں
بی بی فاطمہ دا ذکر پاک پڑھ کے، میرے منہ توں فضل دعا نکلی
رَبِّ وچہ کوئین دے شاد رکھے، بی بی فاطمہ دے مدح خوان تائیں

فضل حسین فضل ۱۵۰۵-۴۴

تقریب منظم

اثر خامہ، واعظِ دلپذیر، شاعرِ بے نظیر، نگینہ پاکستان
الحاج علامہ محمد یوسف نیکینہ صاحب
۷۱ گدب پیلے گجراں (فیصل آباد)

پاک سیرت دی لکھی اے پاک سیرت صائمِ حشری نے پاک خیال دینال
ہر واقعہ اے مستند لکھیا، دتے خوب دلائل نے مال سے نال
نصقِ قطعی قرآن چوں لے لیکے، اہل بیت دی شان بیان کیتی
دسیانا لے حدیثاں چوں ہے واجب، رکھنی خوب محمد دی آل دینال
اہلبیت محمد دی دسیا اے سنی کیوں نے شان بیان کر دے
اہلبیت دی حب دادسیا اے، کتاباں ہے تعلق اعمال دینال
مقولہ شاعر، مضموناں دی آڑ لیکے، کیتی خوب اصلاح معاشرے دی
اپنے قلم دے زور تھیں کر دتا، ماضی تائیں پیوستہ اے حال دینال
بلدیاں ہو کتاباں وی ہین بیشک، بی بی فاطمہ دی سیرت پاک اُتے
مثل کسے دی دتی نہیں جاسکدی اے پر ایس سیرت بے مثال دینال
خوش قسمتی نال آغاز توں ای لیکے پڑھیا میں ایہنوں اخیر تیکر
بلد اجلدا پنجابی وچہ رنگ سارا، رومی جامی تے سعدی اقبال دینال
چھڈ کے قال نوں ڈب کے حال اندر لکھی گئی کتاب معلوم ہندا
اک حرف وی مینوں تے نہیں دسدا رکھدا ہونے تعلق جو قال دینال
ہے دکھا ایہہ یوسف دی رب اگے اٹھئے روز قیامت نوں ایس سارے
نبی پاک تے آل اصحاب نال، غوثاں ولیاں دے ٹولے کمال دے نال
محمد یوسف نیکینہ غفرلہ فیصل آباد

تقریب منظوم

از عالیجناب امیر ابوالکمال بسوق قادری نوشاہی بکر العلومی بجا نشین

دربار نوشاہی ڈوگر شریف ضلع گجرات

خامد و مصلیاً و مسلماً

لا جواب کتاب خاتونِ جنت، میرت فاطمہ الزہرا دی اے
 اسنوں پڑھیاں ہووے ایمان نازہ داستانِ اہل بیت اسی اے
 مدح پاک ہے ایہہ مائی فاطمہ دی جیٹری پیٹی رسول خدا دی اے
 حرفِ حرف وچہ نور عرفان بھریا، چلی قلم ملک الشعراء اے
 صد مہ چشتیاں کجھ مبارکاں فی، تحفہ عجب ایہہ جنت خاتون لکھیا!
 ازلی عسا شقا! آل رسول دیا پر کھف پاکیزہ مضمون لکھیا!
 اے حسانِ العصریں بھیکیا اک، بزم سخن وچہ اعلیٰ مقام تیرا
 سن کے سنگدلاں دے ٹٹھ توں آہ نکلے، بھریا سوز دیتاں کلام تیرا
 تیری نگہ بلند، نبیاں نازک، ہو یا عرش توڑیں روشن نام تیرا
 اناج بنتِ رسول دی بارگاہ وچہ ہو گیا منظور سلام تیرا
 واللہ ایس کتاب دیاں برکتاں بھنیں جگوں دکھری تیری برات ہو گئی
 ہک تیری ہی نہیں بلکہ نال تیرے، ہو رکھیاں دی اس بھنیں نجات ہو گئی
 اڈیا طرطبع بلند ہو کے، کیتی مدد رب ذوالجلال تیری
 تیری مستی طبع اچھل مارے، قابل رشک پرواز کمال تیری

شعر و سخن دے خونی میدان اندر بیشک بڑی نرالڑی پیاں تیری
 الحقی کتاب "خاتونِ جنت" صائم چشتیا بے مثال تیری
 اے مداحِ آلِ رسولِ شالہ! پکا عشق دارنگ نصیب ہو وی
 اس جہان اندر اس جہان اندر اہلبیتِ دانگ نصیب ہو وی
 ایسی کسے نوں نہیں نصیب ہوئی چٹیری شان بتوں دیشان دی اے
 نانیِ فاخرہ ہیرا و کوئی وی نہیں، ایہہ تصدیقِ حدیثِ قرآن دی اے
 صائم! لکھ کتاب "خاتونِ جنت" سند لے لی جنت و پر جان دی اے
 کیونکہ آلِ رسول دی مدح گوئی، بڑی پکی نشانی ایہان دی اے
 اہل بیت رسول دی مدح کہہ اپنی بگڑی بنائی اے چنگا کیت
 صدقوں خیر السار دی بارگاہ و بیج گردن ادب جھکانی اے چنگا کیت
 اہلبیت دی حب دی چانی پتوں گائے عمل دے دفتر چمکائے صائم
 موتی سخن دے صفحہ قرطاس اتے بڑیاں محنتاں ناں سجائے صائم
 کوئی جانے نہ جانے میں جانیاں اے بڑے دور دے سخن منائے صائم
 لکھ کے ایہہ کتاب "خاتونِ جنت" و بیج جنتاں نخل بنائے صائم
 بے مثل کتاب "خاتونِ جنت" بسوق ہووے سکدی تعریف اسدی
 پاک ~~پاک~~ داکھیا ہاتھ، لکھ دیہہ تاریخ تصنیف اسدی

۱۳۸۶

ابوالکمال برقی قادری نوشاہی

شکر لفظ

جناب حافظ محمد حسین حافظ فیصل آباد

صامِ چشتی نوں دتاے رب سچے فنِ شاعری اندر کمال و کھرا
 عام شاعران توں ایہدا ہونداے رنگِ سخن و کھرتے خیال و کھرا
 مستی و کھری ایس دا جام و کھرا ایہدا حال و کھرا ایہدا قال و کھرا
 اپنے وچہ سینے سوزِ عشق والا بیٹھاے جگ نالوں بھانڈیاں و کھرا
 انج تے سارے داسارا کلامِ اسدا حسن رکھداے بے مثال و کھرا
 اے پر ایہہ حقیقہ نور و اللہ ہے شہکار اس دا لازوال و کھرا
 پنجانی سچے وچہ عربی عبارتوں رنگ دیوندا اے ڈھال ڈھال و کھرا
 اودھرو پیکھ کے فنی عروج اسدا تنگ نظر کردے حال حال و کھرا
 استفادہ حدیثاں توں کر کر کے ، لکھیا زہرا دا عجب احوال و کھرا
 مستند ہر شعر نوں کرن خاطر دتا حاشیہ اے نال نال و کھرا
 صلہ ایس تصنیف دا ایس تائیں ، ویسی شہر اندر زور و الجلال و کھرا
 اتے کوثر دا جامِ العام اس نوں کھلی والے نے دینا پیاں و کھرا
 مولا علی نے جنت و اٹکٹ دے کے کرنا ایہدا بلند اقبال و کھرا
 خاتون جنت دے صدقے دیتاں حافظ جنت کرو ایہدا استقبال و کھرا

حافظ محمد حسین حافظ

۲ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

نذرانہ عقیدت

بجنور امین اذ الشعار جناب صائم چشتی مصنف کتاب ہذا، از قلم سردار حسین سردار بنگلہ او اگت

اکھاں نال چماں او ہنماں رستیاں نوں نالے جاواں سرے بھار ٹریا

صائم صاحب قبلہ دے تھیلاں دا، جنہاں رستیاں وکے راہوار ٹریا

سوہنے سوہنے عنوان، موضوع سوہنا، سوہنے وقت اندر انتخاب کر کے

قلم آپ دا صفحہ قرطاس اتے، سوہنی گھڑی ٹریا، سوہنے وار ٹریا

سوہنی سٹھری جناب دی شاعری نے رنگ توں پنجابی نوں چاہڑ دتا

رستے اوہدے منور فرماتے، چھڑی منزل دے ول اکوار ٹریا

اہل بیت دی شان بیان کرنا، استوں اچا نہیں ہو رہے عنوان کوئی

سیدے کرے نصیب اپہ راہ مولا، جدھر شاعر دا ہے سردار ٹریا

ہدیہ تبریک بجنور صائم چشتی

از قلم محمد امین برق پنیٹر قادری سردری، سلطانی برکت پورہ فیصل آباد

کی میں کراں تعریف توصیف اسدی ہے تصنیف تیری لاجواب صائم

لکھ لکھ ہون مبارکاں تساں تائیں، بے نظیر ایہہ لکھی کتاب صائم

مافی قاطرے صدقے نال ہووے، ایہہ مقبول درگاہ بجنور اندر

سب توں اچا مضمون تلاش کر کے، ہے کمال کیتا انتخاب صائم

بہتہاں سدا پنجابی دے فلک اُتے رہتا چمکدے وانگ ستاریاں دے
 دیکھ جہاں دی رہی اے حشر توڑی پیش کیتے اوہ دُرِ نایاب صائم
 کردی رہوے پنجابی وی فخر جیتے، اوہ پاکیزہ انوکھا مضمون لکھیا
 لکھ کے جنتِ خاتون اُتے کر دے جہدارانِ دِکپور دے خوابِ صائم
 ہر قی دِیواں انقباب کی نساں تائیں تے کر پیش اعزاز ہاں کی سکدا
 جہد کہ اگے استاذِ الشعراء دے اے ملیا تساندے تائیں خطابِ صائم

98111

حوالیاں دیاں کتاباں

نمبر شمار	کتاب داناں	مؤلف	نمبر شمار	کتاب داناں	مؤلف
۱	قرآن مجید	کلام خدا ترجمہ شیخ سعدی	۱۶	تفسیر جلالین	جلال الدین سیوطی
۲	قرآن مجید	کلام خدا ترجمہ اعلمت بیوی	"	" "	جلال الدین محلی
۳	تفسیر ابن جریر	علامہ محمد ابن جریر	۱۷	تفسیر نسفی	عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی
۴	تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حتی	۱۸	تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن کثیر دمشقی
۵	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	۱۹	تفسیر مہامی	علامہ مہامی
۶	تفسیر ابن عربی	شیخ ابی عمر الدین ابن عربی	۲۰	تفسیر فتح العزیم	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
۷	تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد خازن	۲۱	تفسیر مظہری	قاضی شمس الدین فاضل
۸	تفسیر معالم التنزیل	ابو محمد حسین بن مسعود الفرغنی	۲۲	ترمذی شریف	امام حافظ ابو عیسیٰ ترمذی
۹	تفسیر درمنثور	علامہ جلال الدین سیوطی	۲۳	مشکوٰۃ شریف	ولی الدین عمر
۱۰	تفسیر بیضاوی	قاضی ناصر الدین بیضاوی	۲۴	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۱۱	تفسیر صاوی	شیخ احمد صاوی مالکی	۲۵	خصائص کبریٰ	علامہ جلال الدین سیوطی
۱۲	تفسیر عرّس البیان	بر حاشیہ تفسیر ابن عربی	۲۶	المستدرک	علامہ حاکم نیشاپوری
۱۳	تفسیر حقانی	علامہ عبدالحق حقانی	"	"	تلخیص علامہ زمینی
۱۴	تفسیر حینی قادری	حسین بن علی کاشفی	۲۷	مسند احمد	امام احمد بن حنبل
۱۵	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان	۲۸	کنز العمال	علامہ علاؤ الدین المتقی ہندی

نمبر شمار	کتاب داناں	مؤلف	نمبر شمار	کتاب داناں	مؤلف
۲۹	مظاہر حق	قطب الدین شاہجہاں آبادی	۴۵	سیر رسول عربی	علامہ نور بخش توکلی
۳۰	بخاری شریف	محمد بن اسماعیل بخاری	۴۶	تاریخ اسلام	اکبر شاہ نجیب آبادی
۳۱	مسلم شریف	امام مسلم بن حجاج	۴۷	تاریخ اسلام	عبدالرحمن شوق امرتسری
۳۲	ابن ماجہ شریف	علامہ محمد بن یزید بن ماجہ	۴۸	تاریخ اسلام	امیر احمد علی اے
۳۳	جامع الصغیر	علامہ جلال الدین سیوطی	۴۹	صواعق محرقة	ابن حجر مکی البہیمی
۳۴	زرقانی علی الموبہب	علامہ محمد زرقانی	۵۰	نور الابصار	علامہ شبلی بنجی
۳۵	نسیم الریاض	شرح ثغفا علامہ قفاجی	۵۱	اسعنا الراغبین	محمد صبان
۳۶	فتح الباری شرح بخاری	علامہ ابن حجر عسقلانی	۵۲	اصول کافی	محمد یعقوب کلینی
		" "	۵۳	حیات القلوب	آبا باقر مجلسی
۳۷	طبقات ابن سعد	ابن سعد	۵۴	مجمع الفضائل	ابن شہر آشوب
۳۸	الاصابہ	ابن حجر عسقلانی	۵۵	مدارج النبوة	شیخ عبدالحمید محدث دہلوی
۳۹	الاستیعاب	ابو عمر یوسف بن	۵۶	معارض النبوة	علامہ معین الدین فراہی متوفی ۸۰۰ھ
"	"	عبداللہ بن عبد البر	۵۷	روضۃ الشہداء	عین بن علی واعظ کاشفی (سنہ ۹۱۰ھ)
۴۰	امد الغابہ	عزیز الدین المعروف ابن الاثیر	۵۸	المنہج	راشد الخیری
۴۱	دلائل النبوة	ابو نعیم اصبہانی	۵۹	فاطمہ بنت محمد	عمر ابو نصر مترجم رئیس احمد جعفری
۴۲	سیرت حلبیہ	علی بن برہان حلبی	۶۰	اوراق عم	سید محمد احمد ابوالحسنات
۴۳	تاریخ ابن خلدون	ابن خلدون	۶۱	الحاوی للفتاویٰ	علامہ جلال الدین سیوطی
۴۴	رحمۃ اللعالمین	سید سلیمان	۶۲	ریاض النفرہ	محب طبری
"	"	منصور پوری	۶۳	الاتقان	علامہ جلال الدین سیوطی

نمبر	کتاب و نام	مؤلف	نمبر	کتاب و نام	مؤلف
۴۲	نزہۃ المجالس	علامہ عبدالرحمن صفوری	۴۲	تفسیر ابوسعود	ابوسعود
۴۵	نیج البلاغۃ	سید رفی	۴۳	زاد المعاد	ابن قیم جوزی
۴۶	زیون علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم	۴۴	تفسیر کنز الایمان	مفتی نعیم الدین مراد آبادی
۴۷	امرار و رموز	علامہ اقبالؒ	۴۵	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری حنفی
۴۸	موعظہ مبارکہ	علی الحائری	۴۶	فیوضات المحیوب	سید محمد امین علی شاہ نقوی
۴۹	سفینۃ توحید اول دوم	محمد شفیع اوکاڑوی	۴۷	الامن والعلی	اعلیٰ حضرت بریلوی
۵۰	شواہد النبوة	علامہ عبدالرحمن جامی	۴۸	تاریخ اسلام	نسترنجاندھری
۵۱	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطی	۴۹	حاشیہ شرح اربعین نوویہ	

کی لکھاں؟

(مصنف و لوں)

کی لکھاں اناں رکھیا اے میں اوس عنوان دا جہنوں

اردو واسے پیش لفظیا حرف اول تے پنجابی واسے پہلی گل وغیرہ آہندے نے۔

میں ایہہ لوں ناں ایہویں ای نہیں رکھ دتا، بلکہ ایہدی اک خاص وجہ تے

اک انوکھی تے عجیب حقیقت سی۔ اوہ انوکھی خاص وجہ تے عجیب حقیقت ایہہ ہے

کہ چھٹری کتاب تہاڈے سہتھاں وچ اے ایہنوں شروع کرن توں یسکے آخر تیکر

میرے دہن وچ صرف ایہو ای اک فقرہ گونجا رہیا اے کہ اکی لکھاں

ایس کتاب توں پہلاں وی پتھری وار میرے راہو ارجیل توں ایساں ایساں

سوڑیاں تے ترکھیاں راہواں توں گزر کے منزل تے جانا پیا اے جنہاں راہواں

وجہ ذرا جنہاں پیر پتھر کن ناں بندہ تخت التری توں وی مٹھتے پہنچ جاندا اے پر ایس

نویں تے انوکھی منزل دل پیر پتھریاں ای چھٹرا میرا حال ہو یا اے، اوہ یینوں پتہ

اے تے یاں میرے ریت تے رسوں نوں۔

ایس کتاب دا اٹھتہاراچ توں دو سال پہلاں کتاباں وجہ ایس اعلان ناں

دنا گیا سی کہ ایہہ کتاب تھوڑے دناں تیکر ای چھپ رہی اے، پر ایہہ تھوڑے

جہے دن سرت سو دناں توں وی ودھ ہو گئے۔ تھوڑے دناں دا اٹھتہاراچ

ای نہیں سی دے دتا بلکہ سو فیصدی یقین سی کہ انشا اللہ ایہہ کتاب بہت چھپتی

چھپ جاوے گی۔

کیوں جسے ایہہ کوئی فخر دی گل نہیں، میرے اُتے میرے اللہ دا ایہہ خاص
 ای کرم اے کہ یس کوئی وی مضمون جتنے چر وچ چاہتاں واں لکھ لیناں بہر کوئی
 وی مضمون ہندا تے ایڈی وڈی کتاب وڈھ توں وڈھ پندراں دناں وچہ
 لکھی جاسکدی سی۔ پراس کتاب تے پندراں دن نہیں پورے دو سال لگے
 نیں۔ ایناں چر کیوں لگا اے، ایہہ میں عرض کردتی اے کہ جدوں وی کچھ لکھن
 دا ارادہ کر کے تختیاں نوں کھیاں کیتا، بار بار ذہن وچ ایہو ای سوال
 اٹھدا رہیا کہ! کی لکھاں

دنیا دا ہر مسلمان ایس گل نوں چنگی طراں جان دلاے کہ جیہڑے موضوع اُتے
 ایہہ کتاب لکھی گئی اے، اوہ کناں نازک بلکہ نازک ترین اے۔ بیتوں ہور تے
 کسے دا پتہ نہیں پر میں ایہہ گل دعویٰ نال کہہ سکناں کہ کسے وی شاعر تے
 ادیب دے قلم واسطے ایس توں وڈی ہورا امتحان گاہ ہے ای نہیں کہ اوہنوں
 اپنے نبیؐ دی زندگی دے حالات لکھنے پین۔ اپنے اوس اعلیٰ تے عظیم نبیؐ دے
 حالات جیہنوں دل دی ہر دھڑکن اپنا نجات دیندا سمجھدی ہووے جیہدے
 مقام تے احترام وچہ ذرا جتنی لغزش ہو جان دے نال جہنم دی بھڑکدی ہوئی
 اگ دا قمر بن جان دا خطرہ ہر ویلے ذہن تے مسلط رہندا ہووے۔

ازمائشاں دے نال کناں بھر پور اے ایہہ موضوع! کناں عجیب تے کناں
 نازک اے ایہہ عنوان، میں اللہ دے مقدس رسول دی عظمت دی قسم کھا
 کے کہتاں! کہ ایس موضوع تے قلم چلان لگیاں، لکھاری توں جے اک لمحے

واسطے جنابِ ممدوحِ دی نظر بہت جاوے تے اوہ بغیر پرپٹ دے سدھا
جہنم و شح چلا جانداے۔

ایہہ اوہ منفرد تے ارفع و اعلیٰ مقام اے جتھے عقل، ہوش، فہم، فراست
تصور، تخیل وغیرہ قسم دی ہر قوت محض ناکارہ تے مجبور ہو کے رہ جاندی
اے۔ ایہہ اوہ نازک مقام اے جہنوں شاعر صرف ایہناں لفظاں مال بین
کر سکداے۔

ع

ادب کا ہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید، جنیٹ شد و بایزید ایں جا

ایہہ تے اللہ دے محبوب نبی دی زندگی دے مقدس

حالات لکھن ویلے اینے باریک تے نازک موڑاوندے نے، تے جدوں

رب دے محبوب نہیں! رب دے محبوب دی پیاری بیٹی، سلطان الانبیاء

نہیں، سلطان الانبیاء دی تقدس مآب صاحبزادی دے حالات زندگی

لکھنے ہون تے ایس توں وڈی آزمائش، ایس توں وڈی امتحان گاہ، ایس

توں وڈا نازک مقام تے پھراٹھرا ہو سکداے۔ ایس فخرے توں

ممکن اے کہ کور عقلی ایہہ مطلب نے لوے کہ باپ تالوں بیٹی دی نشان

ودھان دی کوشش کھتی گئی اے۔ پر عقل سلیم ایس لطیف اشارے

دی گہرائی تک پہنچ کے جھوم اٹھی گی۔

فقہ مختصر ایہہ مقدس کتاب لکھن لگیاں میرے حسین تصورات

تے میریاں تخیل پروازیاں نے میرا کوئی ساتھ نہیں دتا۔ میں جدوں وی کاغذ
 قلم لے کے بیٹھا، کتے کتے نے ایہو ای پکار پکار کے اکیھا کہ "کی لکھاں"
 شاید کور عقلی پھیر اعتراض کر دیوے کہ لکھدی تے قلم اے، تصور اں
 تے تھیلاں نے کی لکھناں ایں۔

پر عقل سلیم جان دی اے کہ پہلاں تھیلاں ای قرطاس ذہن
 تے تحریر ثبت کر دے نیں، قلم دی واری پچھوں اوندی اے۔
 ہاں! تے نیں ایہہ عرض کر رہیا ساں کہ ایس کتاب دے لکھن و بیج
 میری کسے قوت و اکمال نہیں۔ ایہدا ہر لفظ کسے غیر مرئی تے ناں محسوس
 کیتی جان والی قوت د امرہون احسان ایں، جس قوت دا اظہار کیتا ای نہیں
 جاسکدا۔ کیوں جے اوہ ہے ای غیر مرئی۔

عرض ایہہ کتاب لکھی نہیں گئی کھوانی گئی اے۔ نیں تے آخر تک
 صرف ایہو ای پچھدا رہیا واں کہ! کی لکھتاں،

مسلم چشتی
 ۱۵ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ ہجری

قلم نوں

رُک جا عجز تجیں برق رفت ر قلمیں، ایسے کھم نہیں تیز طراریاں دا
 ایہہ مضمون لوکھا ای قسم رب دی آباے وقت آزمائشاں بھاریاں دا
 جدھر ٹری این پتہ نہیں ذرا تینوں، ایہناں منزلان واپا دشواریاں دا
 قدم قدم اُتے سجدے رہویں کردی، بوہا کھولیں ناں اکھاندیاں باریاں دا
 اوہرا حاصل بکھنا حوراں سچیاے، ڈھنگ چیدے کو لوں پردہ داریاں دا
 دتا مرتبہ اے اللہ پاک جس نوں، سمجھناں عورتاں دیاں سرداریاں دا
 رب داتاں این بھڑک نہ جائیں کدھرے، چھکی بھار رکھیں وفاداریاں دا
 آپ سکھ کے سارے جہان تائیں، سبق دس دینیں ادب شعاریاں دا
 چھم چھم رہویں روندی نیویں دھون کر کے، بنیاد ای مل ایسے دلفکاریاں دا
 ادبوں، ادب کو لوں بلکہ ڈھنگ پھیں خون جگر وینج لگ دیاں تاریاں دا
 رخت سفر ہن جو سرخ سرخ لے کے بھیتی اٹھ کر حیلہ تیا ریاں دا
 لگا ای صلم نا چیز نوں بلن تحفہ اہلبیت دیاں خدمت گاریاں دا

الْبَحَّاءُ بِرَّكَاهِ رَبِّ الْعُلَا

یا رحمان، صمیم، عظیم، ارحم، پردہ پوش توں ایں نابکار ہاں میں
 یا ستار العیوب کریم خالق، بخشہار توں ایں خطاکار ہاں میں
 ہر عظیم توں اعظم عظیم توں ایں، ہر تادار توں ودھ تادار ہاں میں
 قوی توں سب توں بیش کمزور ستوں، چارہ ساز توں ایں تے لاچار ہاں میں
 تیرنی رحمت ہے مولا تحیط پھر بھی، متیاں بہت وڈا گنہگار ہاں میں
 نزل دورے ترستہ بھی ہتیاں ک، نالے چک بیٹھا بھار بھار ہاں میں
 اپنے فضل تے کرم تھیں پارلاویں، بلیٹھا چسپاں سمندریں مار ہاں میں
 ناتوانیاں اتے کمزوریاں نوں اسے کے آگیا تیرے دربار ہاں میں
 بد کردار ایڈا وڈا ہندیاں وی، لکھنا چوہند اعظیم کردار ہاں میں
 سرنوں ختم کر کے پہلے قدم تے لایا، اپنی عقل دی من دا ہار ہاں میں
 کرم تمام فراویں تے ہو سکدا، مٹرن نال مول ہمکنار ہاں میں
 چلے کیتیاں میریاں بین غالی، حسالی ہتہ فلاش بیکار ہاں میں
 سیاہ کار، بدکار، بد حال، نامطی، بد اعمال، باغی، بد کردار ہاں میں
 التفات دے بھی بیشک نہیں لائق، ہر سزا دای مٹراوار ہاں میں
 ناں میں ساں، ناں ہاں، ناں ہو سکداں، ایویں کر رہیا غلط بیکار ہاں میں
 توں ای توں ایں، کجھ بھی نہیں صائم، کجھ نہیں توں بھی میرے پار ہاں میں

استدعا بخضورِ مصطفیٰ

کھلی وایا کھلی دیا اوٹ کر کے میرے عیباں تے جڑماں تے پا پردہ
 مدت ہوئی اے سوہنیا سکدیاں نوں ہن تے رُخ منور توں چسا پردہ
 ہن دیا وار تشریف لیا ون لگیاں، آقا میری تقدیر بھی بدل آ یو
 تیس جَدوں بھی خواب وچ آوندے او، اگے جاوے مقتدر دا آپردہ
 میرے عیباں تے جڑماں دیا گل کاہی تیں جان دے وغیباں ساریاں نوں
 ہو رکی چھیناں بھد نہیں تساں کو لوں، کر ادا غیباں دا غیب خد پردہ
 ہتھ کٹنے تے رہ گئے اک پاسے، قسم زب دیا اے کتے سس جاندے
 جیکراک وی ستر ہزار چوں کھلی وایا دیندوں اٹھ پردہ
 سڑیا طور تے ہوئے سہوش موسیٰ، سینہ چیرا گیا سی بجلیاں دا
 اینویں ذرا کو موسیٰ دے کہن اتے تساں دتا سی جسدوں سرکا پردہ
 لاہ کے اُمت دے مرداں دیا عقل توں، پردہ بخشو چا اُمت دیاں عورتاں نوں
 صدقے اوسدے جیہدی گفتار تے بھی پاون اوندی سی باد صبا پردہ
 ایسی ہوا فرنگی تہذیب دیا نے دتی ہوا اسلام دیاں بیٹیاں نوں!
 رہیا چہرے توں ہٹنا تے اک پاسے سارے جسم دا ہو یا ہوا پردہ
 تساں جیہا آقا دو جہان اندر بعد رب دے ہے پردہ پوش کپھڑا
 پاون وایو حشر دے دن پردے، دُنیا وچہ وی کرو عطا پردہ

اس تصنیف کے لکھنے والے سے جیڑا مطلب صائم داپتہ اے تئساں تائیں
صرف ایہو کہ قوم دیاں بیڑیاں نوں بخشے رب ایمان احیا پردہ

آرزو

کھلی وایا ظلمتاں دُور کر دے رُخ روشن چراغ دا واسطہ ای
نور کی پھل نے حسن حسین جسدے اوس جیڑی باغ دا واسطہ ای
زہرا پاک دی پاک تطہیر چادر، چٹی صاف بے داغ دا واسطہ ای
نظرِ کرم کر صائم عزیز اے تیری چشم ما زراغ دا واسطہ ای

ابوبکر صدیق رفیق تیرے عزت عظمت آف دا واسطہ ای
حضرت عمر فاروق، عثمان حضرت جامع اُمّ الکتاب دا واسطہ ای
بو تراب دلیر تے شیر حیدر، شہر علم دے باب دا واسطہ ای
بخشیں حب سب نبی دے پیاریاں دی تیرے کل اصحا دا واسطہ ای

شانِ رسول ﷺ

کیٹری عورت اے وچہ کونین جس نے، زہرا وانگ پانی شانِ جسی ہوئے
 جسدے پتر حسین جیہے لال ہوون، تے ستر لاج جس دا مولا عسلی ہوئے
 جسدے در اُتے خدمت کرن خاطر، ہراک حور فردوس دی کھلی ہوئے
 پھر بھی اپنے ہنٹھاں مال پیس چکی، مال چھالیاں دے بھری تھلی ہوئے
 کیٹری شہنشاہ زادی اے گھر جسدے کئی کئی دن تک اک نہ بلی ہوئے
 خاک پا جسدی غارہ سمجھ کے تے، ہراک حور نے مکھ تے ملی ہوئے
 بوہاک پاسے نیویں دھون کر کے، جسدی لشکھی فرشتیاں گلی ہوئے
 پردہ ایناں کہ جسدی زمین نے وی کدی دیکھی ناں پیراں دی تلی ہوئے
 نازل امت تے ہون بلا لگی، جسدے پتر دے خون تھیں ملی ہوئے
 جسدی تربیت تے گردن توان باہجھوں، ناں کوئی فوت ہوئے ناں کوئی دلی ہوئے
 کر بل وچہ جسدے جگر گوشیاں دی، بوٹی بوٹی وچہ ریت دے زلی ہوئے
 جسدی ام کلثوم تے دھی زینب بیہن بیڑیاں شام نوں چسپی ہوئے
 لاش جسدے شبیر دی ونج کر بل ہائے، اگھوڑیاں دے سبتاں دلی ہوئے
 صائم کون پہنچے اُس دی شات تائیں، جو محمدی گود وچہ رہی ہوئے

شجرہ مبارکہ

۳۵ حضرت جناب سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا
 حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جناب عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب ابرہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب تارخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب قلاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب عبدمناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب قصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب شاریخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب کلاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب ارغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب فارخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب قینان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب فہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب ارغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب حام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب کنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب فہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب ابرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب مدوکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب کنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب الیاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب قینان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مدوکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب نزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب الیاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب معد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب ام صفی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت جناب عدنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب نزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ		حضرت جناب ادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خاتونِ جنتِ دے والدِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والدِ سیدہ طیبہ طاہرہ دا، والدِ پاک ساری مخلوقات دا اے
 منبعِ نور و احکام فرشتیاں دا، مظہر اللہوی ذاتِ صفات دا اے
 مرکزِ حسن و امصدرِ تجلیاں دا، مخزنِ فیض و اقامِ برات دا اے
 ہادی، ہادیاں دا، داتا داتیاں دا، منبعِ کرم و اکنزِ برکات دا اے
 مرسلِ مسلماناں دا، نبیِ انبیاء دا، شاہِ نشاہاں دا، سیدِ مساوات دا اے
 کملی و الاحمد رسول اللہ، تاجدارِ ارض و مساوات دا اے
 رازدان، محبوب، مطلوب ربِّ دانہ لکھ راز خود ربدی ذات دا اے
 پیچھے غلق و امانی کمزوریاں دا، حاصلِ کرن والا مشکلات دا اے
 لاٹرا عرش و افرش و اپنِ عربی، بلکہ حسن ساری کائنات دا اے
 چن اوہدے اشارے تے رقص کردا سورج منتظرِ اوسدی ذات دا اے
 اُسدے نوری تبسم دا ہے صدقہ، حسن جانفزا جیٹرا باغات دا اے
 کھاندا، پیندا اے جیٹرا جہان سارا، درہ اک ایہ اوہدی خیرات دا اے
 شفیعی عاصیاندا، دردی ماٹیاں دا، لک توڑ دالاتِ منات دا اے
 پاوے سد کے خیر سوا لیاں نوں، نلے دسدا رستہ نجات دا اے
 جیٹرے سخن و بیج اپد نام آجانے، رکھدا اثر اوہ قند و نبات دا اے
 صدقہ سوہنے داتیرا ہر شاعر صائم، جسم بن گیا آبِ حیات دا اے

خاتونِ جنتِ دی والدہ محترمہ

پہلاں زہرا توں لازم اے پتہ لگے، زہرا پاک دی اماں دی شان سی کون
 جس دے لطن وچوں زہرا ہوئی پیدا، اوہ ملکہ ملک جنتاں سی کون
 رازدانِ یزدان دی بنتِ والی، دو جہان اندر رازدان سی کون
 گھلے آپ رحمان سلام جس نوں، اوہ محبوبہ نورِ یزدان سی کون
 سمجھناں عورتاں نالوں لیاؤن والی، کھلی والے تے پہلاں ایمان سی کون
 نوں سال مافی جس ڈی چھاں زہرا، اوہ تقدیس بھریا سائبان سی کون
 جس دی شان خود کرن بیان احمد، عزت دار ایسی بھاگوان سی کون
 جس دی دھی سردار اے عورتاں دی، اوہ عظیم تقدس دی کان سی کون
 عزت، فقر، افلاس دے دور اندر، بنی مصطفیٰ دی میسران سی کون
 رکھن والی حنور دے وشح قدماں، اپنی شاہی دا گل سامان سی کون
 پچھن وشح حضرت نبی بنی فاطمہ دی، ہر ہر حال اندر نگہبان سی کون
 ادب نال صائم نیویں نظر کر لو، دساں عظمتاں دا آسمان سی کون

مختصر احوال حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی

خدیجہ بنت خویلد ہے نام اُسدا، پاک والدہ مومنات ساریاں دی
 زوجہ مصطفیٰ اوی، اماں فاطمہ دی، نانی حسن و حسین ستاریاں دی
 رانی قدسیاں دی، ملکہ جنتاں دی پاون والی مراتباں بھاریاں دی
 سلطنت دتی حسنوں سچھے، مشرق ہ مغرب د دوہاں کناریاں دی
 عرب و بیچ تجارتاں جس دیاں نے، شکل و بھی نہیں کدی خساریاں دی
 قسمت مکے دیاں تاجراں ساریاں دی رندی منتظر حبیبہ اشاریاں دی
 پیسے دھم سناوتاں حبیبیاندی، چارہ سارہ پیسی جو بیچاریاں دی
 بانہہ مشرنوں حبیبہ کسرتاج پھرنی، صلح جیبے پانی اوگنہاریاں دی

کملی وائے ریاں دھماں

پنجمی سال حضور دی عمر بیسی دھماں دھمپیاں عالی وقار دیاں
 گھر گھر ہون گلاں مکے شہر اندر، اوہے خُلق عظیم تے پیار دیاں
 کرے دائریاں دے اندر مرد گلاں، اوہے حسن دے پاک انوار دیاں
 کرن عورتاں گھراں و بیچ بلطہ صفتاں اوہے پاک بلند کردار دیاں

پاک بازیاں اتے صداقتاں سن مُستند عربی تاجِ دریاں
 سمجھیاں جانڈیاں سن مُعتبر ہر تھاں گلاں پچیاں سچی سرکارِ دریاں
 جھگڑا کوئی وی ہووے نیٹریون، گلاں دو جیبِ غفارِ دریاں
 صائم اوہدی چشم پر وقار اگے نظراں رہن جھکیاں ہر سردارِ دریاں

حضرت خدیجہ دامتِ سماءُ ہونا

ورقہ بن نوفل چچازاد بھائی، حضرت نبی خدیجہ ذیشانِ داسی
 عالم، فاضل تے پیرو مسیح داسی، پورا علم انجیل داجان داسی
 سُنیاں اوس کو لوں ذکر پاک نبی ختم الانبیاءِ آخر زمان داسی
 نائے تذکرہ بھی کئی وار سُنیاں راویدے مرتبے تے سچی شان داسی
 سُن کے جگ توں صفتاں حضورِ دریاں کیتا آپ بھی قصداً زمان داسی
 نبی پاک دے جاگ پئے بھاگ صائم، ہو یا کرم رب مہربان داسی

حضورِ نوں بلاوا

سُن کے صدق دیانت حضورِ دے نوں، نبی پاک پیغامِ گلاوندی اے
 ابوطالب دے گھروں حضورِ تائیں بڑے ادب دینال بلاوندی اے
 رُخِ اقدس نوں ویہندیاں سار نبی اڈب و بیج تصور دے جلاوندی اے
 لہوای ہے تھانڈی اون والا، دل دے بیج خیال دوڑاوندی اے

آخر نکل کے سوچاں دے رہے ہیں وہیں توں مال ادب دے گل پلاوندی اے
 جیہڑا مقصد سی صائم بلاونے اے، سارا کھول کے حال سناوندی اے

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیشکش

کہتی عرض خدیجہ نے پھیلیا اے، میں شام تیسکر کاروبار میرا
 سارا کم غلاماں دے ہے سرتے تاں کوئی ہے الی مدوگا ر میرا
 دگت دلیساں معاوضہ دو بیاں توں، حکیر تیں وند او ایہہ بھار میرا
 کھلی وائے نے گوں ارشاد کیتا چاچا ابوطالب ہے عنخو ار میرا
 اُسدی باہجہ اجازت نہیں ہو سکدا، تاں تساں دے کوئی دہا ر میرا
 ہانہہ نامہہ میں پچھ کے کردیاں گا، چنگی کرے گارت نتا ر میرا
 دسیا چاچے توں حال تے کہیا چاچے، راضی میں تے پور دگا ر میرا
 اس توں ودھ کی رت توں اساں لیناں ظاہر تیاں تے ہے کم کار میرا
 خرچ ودھ تے آمدن گھٹ والا، مسئلہ ہو گیا حسل دلدرا میرا
 حل چاچے دیاں مشکلاں کرن والا، صائم کر لیکو دور آزا ر میرا

ملک شام اول تیاری

واپس آخدیجہ نوں نبی سرور، رصف مندی دائرہ سنا دتا
سُن دیاں سار خدیجہ نوں چا پڑھیا نالے ادب بھتیں سیس جھکا دتا
گھن واسطے قافلہ شام دے، انتظام تمام کروا دتا
سارے قافلے نوں امیر کارواں دا، شان مرتبہ کھول سمجھا دتا
ویلے ٹرن دے سوہنے نے ساتھیاں نوں کوچ کرن، جھکا دتا
صائم کر کے تجارتاں نبی سرور، سبق تاجراں تائیں سکھا دتا

سفر دے حالات سنکے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

تیسریں سفر توں جدوں حضور پرتے، بنی بنی پاک محو انتظار ہے سی
ڈہتی ہوئی خنیالان دے ونج عالم، ویہندی شام وی بار بار ہے سی
ویکھ قافلہ آوند شام ولوں، لوں لوں خوشی دے نال سرشار ہے سی
سند کے میسرہ خاص غلام تائیں، پچھیا سفر داحال سرکار ہے سی
جو جو رستے ونج ویکھیا میسرہ نے کیتا اسطراں نال اظہار ہے سی
ایسے ٹرے تے دھپ کمال وی سی گرمی پی کر دی مارو مارے ہے سی
اے پر سناڈے سردار تے دھپ ویلے ہندا آن بدل نمودار ہے سی
نال نال بدل اودھر جاوندی، جدھر جاوندی اسدا سردار ہے سی

ہو راک حیرانی دی گل دیکھی جانے رب اوہ عجب امر ہے سی
 لانی مسکے درخت نال کنڈا بہناں فوراً اوہ ہو پاسا یہ دار ہے سی
 اک راہب نے دیکھ اس معجزے نوں راز عجب کیتا آشکار ہے سی
 اوہنے آکھیا نبی ایہہ آخری اے، ہو یا ہو روی ذکر ذکر ہے سی
 نالے دتیا انسان جو مال کھریا ہو یا نفع اُس پوں پیشمار ہے سی
 چہڑا آند اے اوہ بھی اے نفعے والا، دسدا میسر بھا بازار ہے سی
 گلاں سن سن کے اپنے شک اتے بی بی تائیں آیا اعتبار ہے سی
 بالیقین صائم ہے ایہہ نبی رب دا دسدا پی دل دیا تار ہے سی

حضرت خدیجہ الکبریٰ واپس پیغام

مافی صاحبہ دی عمر سی سال چہلمی، نعمت ملن لگی کردگار دی اے
 بیوہ آپ ہوئیاں مہین دو واری، مرضی جیویں ستار غفار دی اے
 دولت، مرتبے، شان تے حسن و تے نظر مکتے دے ہر اک سردار دی اے
 کئی آئے پیغام پر رد چھڈے، شادی اول ناں طبع سرکار دی اے
 پڑھن دیکھ عبداللہ دے چن و تے بی بی ہور کجھ سوچ و چسار دی اے
 سد کے اک بی بی رشتہ دار اپنی، دسی کھول کے گل امرار دی اے
 دل دی گل زبان تے لیاؤن لگیاں حالت عجب ہوئی بقرار دی اے
 گلاں گلاں اندر دل دی گل صائم، اوس بی بی دے گوش گزار دی اے

حضرت داؤدؑ

مائی صاحبہ دوائے کے پیغام بی بی کملی دوائے کوں آجاوندی اے
 جے کرچا ہوتے حضرت زکاح کر لیا تاں اوب دے مرض لاوندی اے
 پچھیا سوہنے نے کیمہناں دے نال بی بی بی بی کملی گئے گئے سناوندی اے
 جو کچھ حضرت خدیجہ نے گھلیا سی پورا پورا پیغام پچاوندی اے
 سُنکے نبی سرور اگوں کہن لگے دل توں گل تو ہاڈی تے بھاوندی اے
 اے پرچا جے توں پچھ کے دس مسکناں صائم سن بی بی واپس آوندی اے

حضرت نال خدیجہ الکبریٰؑ دا زکاح

چاچے ابو طالبؑ تائیں گل ساری، حرف حرف سرکار سناوندے نے
 تک اقبال بھتیجے ابو طالبؑ، خوشی نال محمودؑ ہو جساوندے نے
 چاواں نال خدیجہؑ اول ابو طالبؑ اپنے ولوں پیغام پچاوندے نے
 او دھر ہاں اکی ہاں سی! مشورے تھیں دن وقت مقرر فرماوندے نے
 کر کے کٹھیاں سارے قریش تائیں پھر زکاح دی محفل بجاوندے نے
 ورقہ بن نوفل مائی صاحبہؑ ولوں، اولی ہون دے مرض نبھاوندے نے
 ابو طالبؑ نے خطبہ نکاح پڑھیا سارے لوگ پیسے خوشی مناوندے نے
 صائم کر کے ایجاب وقبول آخر، ساتھی ازل دے شکر بجاوندے نے

شاعروں

واقعات ایہہ پورے کتاب دے سن چھیتی قصہ میں چہڑا مرکا دتا
چہڑا واقعہ دستا لاری سی، مجلس طور تے سارا سنا دتا
مانی صاحبہ تے پورے کتاب لکھاں، کدی اللہ جے کرم فرما دتا
ایسے لئی اس توں اگے ہون والا سارا واقعہ پھیرتے پا دتا
کراں شروع قصہ بی بی فاطمہ دے لکھاؤں والے حکم لا دتا
ستو، ستو شکر صائم اللہ پاک دے، کرم بخشن واجبے بنا دتا

خالونِ جنت دے ویر

پتر دو خدیجہ نوں رب دے اتنا ناں والے تے بدر مینیر دونویں
کنز احمدی دے دونویں لال سچھے بی بی فاطمہ پاک دے ویر دونویں
قاسم اتے عبداللہ ذیشان سوہنے طیب طاہر تے پاک تظہیر دونویں
چھوٹی عمر و بیح صائم وصال کر کے ٹر گئے جنت توں ماہِ تویر دونویں

ربانی

شانِ اقدس محمدی لاڈلی دی، اللہ پاک دی قسم کہاں ترے
اپنے اتے دی امت دے غم اندر جسدی چشم رہندی انکھانال ترے

کربل و پھر جسدِ حجرت کو شہیدانِ خونِ نال ہو یا والِ والِ تراسے
زہرا پاک دی شان بیان کرناں صام مشکل نہیں بلکہ محال تراسے

خاتونِ جنتِ دیاں بھیناں

ماں باپ دونوں سکیاں تن بھیناں ہے سن فاطمہ عالی جناب دیاں
زینب، رقیہ تے ام کلثوم تنے کلیاں باغ رسالتاں دیاں
زہرا فاطمہ پاک سمیت بنیاں، کرناں چار عربی آفتاب دیاں
بیشک زہرا دارتوبہ عظیم صیب توں، وندالین ایہ رب اللہ باب دیاں
زہرا پاک اتے ہن نعتم ہو یاں، خداں ساریاں عمل و ثواب دیاں
اے پر لازم ہے صام اقرار کرناں چارے سطرانے کے کتاب دیاں

زہرا پاک دے احترام و کھرا

اللہ اللہ! محمد دی لاڈلی دا، دو جہان و چوں ہے مقام و کھرا
حب نسب و کھرا، خاندان و کھرا، عزت مرتبہ، شان اکرام و کھرا
امی جان دی شان عظیم و کھری، ابا جان دارتوبہ تمام و کھرا
عظمت شوہر دی و کھری جگ نالوں، لطف وجود و کھرا، فیض عام و کھرا
فخر و فاقے و پیرے تے صبر کرنا، شہنشاہی دے التزام و کھرا
آون فاقے تے فاقے ناں سی کرنی، ایس گھر دے سارا نظام و کھرا

ذوق، خلق، خلوص، اخلاص، وکھرا، شوقِ ادب تے حسنِ کلام وکھرا
 پلایا ایہناں نوں سارے فرشتیاں توں ذی وقار جبریلِ غلام وکھرا
 پیدا ہون توں لے کے وفات تیکر، بلدا اللہ توں رہیا انعام وکھرا
 منیاں محترم ہستیاں ہین لکھاں ما زہرا پاک دا اے احترام وکھرا
 روزِ ازل توں چہدے شبیر تائیں بیاربت کوں سرخ جام وکھرا
 پردہ وکھرا سارے جہان نالوں، پردے داریاں دا انتظام وکھرا
 مکی گلِ صائم نبتِ مصطفیٰ دا اے آغاز وکھرا تے انجام وکھرا

ولادتِ باسعادت

ملکِ عدم چوں باغِ شہود اندر، جذوں اون لگیاں زہرا پاک، حسین
 دینِ فطرتِ اسلام تے اوس ویلے حدوں وودھ لے المٹاک، حسین
 نورِ حق دی شمع بچھان بدے بھوکاں مارے پدے سفاک، حسین
 لکھاں سختیاں جھلدے جان اتے بدکرداراں توں شاہِ لولاک، حسین
 ہسین گنتی دے چند نفوس ساکھی جھل دے ظلم اوہ بھی دردناک، حسین
 دکھ نویں توں نویں پچاؤن بدے، کٹھے ہنڈے شریہ چالاک، حسین
 پلے حضرتِ خدیجہ دے ٹکریاں تے کل تک جو آپ سہاک، حسین
 اج اوہ اوسے خدیجہ دے بنے دشمن سارے ساک چالاک بیباک، حسین
 کل تیک جھڑے اُسدے بوڑیاں دی فخر سمجھکے چمڈے خاک، حسین

دُکھ و دُھ توں و دُھ اِج دینِ خاطر اِو ہوا کی سوچدے پئے ناپاک حسین
 ایا وقتِ بیدارشِ بتوں داسی ماہویاں والدہ سخت عمتناک حسین
 آئی عورت ناں کوئی قریشی و پوں ایسے قدسیاں دے ہو چاک حسین
 اِج اوہ ملکہ زمانے کی ہے کلی دونوں عالم ای جہد کی اِلاک حسین
 منظر ویکھ کے صائم ایہہ درد بھریا لرزہ کھا گئے ہفت اِلاک حسین

حیرت و اعالم

دم بخور و خوراں جنت و تیج ہوئیاں کلی کلی ہوئی نموں جہان ہے سی
 ویکھ قدرتاں ربِ عظیم دریاں کابینات ہو گئی حیران ہے سی
 دُتیا و تیج تشریف لیاؤن والی، اِج شہزادی باغِ جنت ہے سی
 اے پر اوس دی والدہ پاک کی بیٹھی گھرانہ پریشان ہے سی
 جہدے شہرِ معظّم لئی ربّ سچے پیدا کیتا ایہہ گل جہان ہے سی
 اِج تانی چاچی ناں کوئی بھین ہا سی آئی اوس دادر و نڈان ہے سی
 سارے عتّماں توں اے پر بھلاؤن والا، کسلی والا محبوبِ دلیشان ہے سی
 جس دی دید سعید دی جھلک اکو، کردی نمساں و شتم نشان ہے سی
 ایہہ نہ کھاں وے وچ دی ربّ و تے بی بی پاک داکا دھیان ہے سی
 او دھر خوراں نوں جنت دی وچ صائم، کیتا ربّ سچے ایہہ فرمان ہے سی

ارشادِ پاری

جلدی اٹھو اے عورت بہشت دیو، اٹھو بحر تقدیس سے وینج تر لو
 عطر، عنبر، کافور محلول کر کے از رنگارنگے کوثر نال بھر لو
 نتھے نتھے چہے جنت چون لو وجامے، توری طشتاں سنہریاں وینج دھر لو
 بھلکے تساندی جہنے سردار بناناں اُسدیاں اج زیارتاں تسیں کر لو
 میرے پیارے محبوب دی لاڈلی نون آب کوثر دے نال نہلا وجامے کے
 جامے جنت دے نالے وینج ڈوب صائم شاہ زادی نون جلد پہنا وجامے کے

عوراں دی تے پاک پییاں دی آمد

اودھر عوراں تیار کی وچہ لگ گیاں ایدھر برسدی رحمت رحیم دی اے
 چار پییاں اپنے کول کھلیاں، دیہندی ملکہ رسول کریم دی اے
 ہو یا حضرت خدیجہؓ نے خوف طاری، صورت ویکھی جدائیس تکیم دی اے
 بوہے بند نے کدھر دی ایہہ آہیاں ایہہ حیرانگی طبع سلیم دی اے
 اک بی بی نے وچوں ارشاد کیتا، رحمت تسانے تے رہا سلیم دی اے
 میراناں سارنہ ماں اسحاق دی ہاں جو اولاد حضرت ابراہیم دی اے
 مریم دوسری اے کلثوم تھی، بھین حضرت موسیٰ کلیم دی اے
 یوحنا یسوی فرعون دی آہیہ اے بیوی حشر نوں دے یتیم دی اے

کوئی خوف دی گل نہیں! نسائ اُتے حد اللہ سے لطف عظیم دی اے
 خدمت تسانی واسطے ایس آئیاں تاہنگ ایس سعادت عظیم دی اے
 حضرت سارہ دی گل ہی بے جاری، خوشبو پھیل گئی روح نسیم دی اے
 پیدا ہوئی تقدس ماب زہرا، تاجدار جو باغ نعیم دی اے
 حجرہ حضرت خدیجہ و اچمک اٹھیا کرن پھٹ پی نور قدیم دی اے
 پاک طاہرہ طیبہ ہوئی پیدا، بیٹی لادلی رشک کلیم دی اے
 ہراک حور قطار و نوح کھڑی ہو کے، پیکر بتی ہوئی ادب تعظیم دی اے
 اک اک طشت می دساں دے سہاڑے قید جہاں و نوح روح شہیم دی اے
 اک دے سہاڑے وچ زریں صراٹھی سہری ہوئی جو آب نسیم دی اے
 پہلا غسل ای کوثر دے نال کر دی بیٹی لادلی کوثر نسیم دی اے
 مٹر کے گلہ بہشتی سبحان حوراں، صورت عجب ترتیب تنظیم دی اے
 ادب نال اجازت مٹلئی سب نے ہراک تبھی رضا تسلیم دی اے
 سب نوں ٹور کے لادلی کول آئی، مالک طبع سلیم سلیم دی اے
 لوندی بچی نوں گھٹ کے نال سینے، صائم ملکہ کونین اقلیم دی اے

کائنات آگئی سرور و چہ

کھلی وائے جد کے تے پیش پتی کہتی حضرت خدیجہ رضوانہ سے وچ
 لیا سیدنے گود وچ سیدہ نوں، کائنات آگئی سرور دے وچ

کیف اور فضلے بہشت ہو گئی جلوہ طور آیا جلوہ طور دے وینج
 ہو کے وکھر ایقوعہ نور وچوں، نور آگپ مرکز نور دے وینج
 نے کے نوری فانوس فرشتیاں نے کیتی روشنی بیت معمور دے وینج
 روشن نوری قندیلان غلمان کر دے باغ بہت دے کل قصور دے وینج
 ایس منظر توں دیکھن لی بچھڑ جنت سوران آیا فضلے معمور دے وینج
 گھر خدیجی دے کرن بچھڑ کالگیاں، پاپا کے عنبر تے عطر کا نور دے وینج
 نوری پیکر دی کچھ تصویر دے، اوس وقت اے کہیں شہور دے وینج
 دوجی وار جس دا جلوہ دیکھتے دی تاب رہی ناں کسے بھی حور دے وینج
 نور و نور زمین آسمان ہو گئے، نور اول جسد آیا تھور دے وینج
 کر دے جی عالم لکھدا ہو کچھ بھی طاقت نہیں پر قلم مجبور دے وینج

سیدہ پاک ^{سلام اللہ علیہا} دا پچن

پچن سیدہ طیبہ طاہرہ دا، عین وقت مشور دے نال داسی
 نیویں نظر خاموشی پسند فطرت، اکھاں وینج حسب کمال داسی
 بالان ورگی ناں شوخی سی طبع اندر با آداب طریقہ سوال داسی
 ناں کوئی ڈولہن و گاڑن ناں ضد کرنی ناں کوئی پتہ جناب نون گال داسی
 ناں کوئی سبھگڑا لڑائی ناں کرے غصہ گو یا سیدہ پس کر جمال داسی
 آبا جان دے وانگ متین صورت، پر وہ وچ پچن وال وال داسی

کپڑے جھڑے وی ملن اوہ پین لینے دل وچہ خیال ناں جاہ و جلال و اسی
 بے مثال جویں باقی زندگی اے۔ بے مثال پچین بے مثال و اسی
 شاہزادی نوں چھوٹی جھٹی عمر اندر اسارا پتہ زمانے وے حال و اسی
 رہتہ اسدا خیال خیال اندر، ابا جان وے رنج و ملال و اسی
 سارا پتہ سی دین وے وچہ تچے، جویں قوم تائیں باپ ڈھال و اسی
 ایہہ بھی پتہ سی مالک زمانیاں دا دکھ جان اتے جھڑے حال و اسی
 سارے وچہ جہان وے ہم ایڈا، زہرا باجھناں کسے بھی بال و اسی
 ابا جان دی اُمت لئی مشروع توں ای دامن بھر لیا نیک اعمال و اسی
 پچین وچہ مقدس جبین اتے، اختر چسکدا پیا اقبال و اسی
 طبع ایسی سلیم سلیم ہے سی گھر گھر وچہ شہرہ فرخ فسا و اسی
 پاک بازی تقدس تے بر د باری جسد ازل توں نیک خصال و اسی
 پلدری پی سی اماں دی گود اندر جویں پاک اللہ صائم پال و اسی

ماہی زہرا بتول داجا و کھرا

سب اولاد والوں ماں وے دل اندر ایسی زہرا بتول داجا و کھرا
 و کھرا پیار، محبت تے مہر الفت، شفقت و کھری جو دوسرا و کھرا
 و کھرا ہے سی انداز تربیتاں دا، ویچے بیٹی دا نشان عسلا و کھرا
 سبق جھڑاوی لیناں سرتاج کووں دیناں زہرا نوں یاد کرا و کھرا

بی بی پاک نوں لوکاں دیاں پچیاں توں رکھنا سدا لکا لکا وکھرا
 وانگوں حضرت خدیجہ سے ناں بیٹی کرے پیار میں معطفے وکھرا
 ماں دی پاک تربیت دا اثر ہے سی تاہیوں زہرا دہی سبھا وکھرا
 صاف صاف حکم سب توں جا پدا سی، رتبہ زہرا نوں دتا خدا وکھرا

ماں دھی دا آپس ویش پیار

مانواں دھیاں دے خاص پیار والی بلدی مثل نہیں سارے جہان اندر
 روح ماں دی ادھی دے جسم اندر، جان دھی دی ماں دی جان اندر
 یوسف اتے یعقوب دا پیار ایسے جلوہ گرہیسی پوری مشان اندر
 پلک اک جدائی ناں پین دیون، جتھوں تیک ہندا سی امکان اندر
 بیٹی اتی دے خیالاں ویش سدا رہندی اتی بیٹی دے رہندی حیاں اندر
 کھٹیاں اون جے اندروں باہر اون کھیل جان جے پھر پوجیاں اندر
 اکثر ہندا سوال سی پیش ایہو کرے پھل کھڑا پین کھان اندر
 ہئے سی پیار مثالی کمال ایسا پے گئی دھم سارے خاندان اندر
 اُسدی اوہ تے اوسدی اوہ عاشق طاراب ورسن اکے مکان اندر
 ماں فدا دھی تے صدقے دھی ماں تے ماں قربان باہر دھی قربان اندر
 اکو ہے سن خدیجہ تے پاک زہرا فرق صرف ہے نام سنان اندر
 دھی نوں جٹھے سحر، سحر چٹھہ ہے سی ماں تائیں آن فان اندر

کاتب ازل نے جلی حروف اندر کائنات دے لکھیا دیوان اندر
 ماں بیٹی دے پیار دا ودھارستوں، کوئی مضمون نہیں تھے عنوان اندر
 لا محدود پیار دی حد ہرگز آ نہیں سکدی وہم گم ن اندر
 ماتواں دھیاں دی اصل حیات سیسی اک دوسری دے مسکراں اندر
 دکھ اک داد و جی تاں ویکھ جردی اوندے نویں طوفان طوفان اندر
 تیر رکھ کے او دھر و چھوڑیاں دا، میسی کھلی تقدیر کسان اندر
 داستان غم دی شروع ہون لگی، خوشیاں، سدھراں دی داستان اندر
 آون لگی اے اجل دی خزاں صائم، ہمدے زندگی دے گلستان اندر

پہچہ اجل

عالم کہواں یا موتوں کی آکھاں چھری ویکھدی پھس ناں خسار ویندی
 ناں ایہہ نوڑتے نار و فرق کردی ناں ایہہ خزاں ویندی ناں بہار ویندی
 ناں ایہہ وقت نا وقت ناں عمر ویندی ناں غلام ویندی ناں سردار ویندی
 ناں عزیز ویندی ناں امیر ویندی ناں ایہہ گلی ناں شاہی دربار ویندی
 ناں ایہہ لرزدی آہ مظلوم مسکن کے ناں ایہہ کسے دا تڑپدا پیار ویندی
 ناں ایہہ کسے دے تباہی دی چھری ویندی ناں ایہہ کسے والٹا قرار ویندی
 ناں ایہہ کسے دی آہ دفعاں مُندی ناں ایہہ فوج اکھاں انتظاں ویندی
 ناں ایہہ ویکھدی ٹپا سہاگ جانا، ناں ایہہ کسے داسینہ فگار ویندی

ناں ایہہ وی بھدی کلی نوخیز کوئی ناں ایہہ گل رعنافرت بار وی ہندی
 ناں ایہہ وی بھدی لگائے کھڑن پختہ ناں ایہہ بلیاں نول شکر بار وی ہندی
 ناں ایہہ وی بھدی ماتواں دے جگر پھدے ناں پتیاں دی حالت ترار وی ہندی
 ناں وچھوڑا ایہہ ویراں داپاؤن لگیاں چل دی بھیناں ددل تے کٹار وی ہندی
 ناں ایہہ اٹھدی جوانی تے ترس کھاندى ناں معصوم کوئی رشیخوار وی ہندی
 ناں ایہہ گھرانے بچھدے چراغ وی ہندی ناں ایہہ ساندھیندے ستار وی ہندی
 ناں ایہہ اجر بڑی کسے دی مانگ وی ہندی ناں ایہہ ٹڈا کسے واسا وی ہندی
 ناں ایہہ کسے غریب دی آس والا دامن ہون لگا تار تار وی ہندی
 ناں ایہہ وی بھدی کوئی اے ملک والا ناں ایہہ کوئی غریب الیہار وی ہندی
 جتھے جی کر واسا تم آجاندى ناں ارار وی ہندی تے ناں پار وی ہندی

حضرت خدیجہؓ الکبریٰ کی وفات

لگاپن وچھوڑا پیا ریاں دا، پنچہ نبوت، ظالم اکھلا دی اے
 لگی زخم پیہی دکھان زہرا، چسلی تیغ ہوئی تالکار دی اے
 دسواں سال نبوت حضور داسی طکر ناں اسلام کفار دی اے
 دشمن جگ رسول کریم داسی دنیا قہرتے قمر گزار دی اے
 ہنسی وقت اسلام تے بڑا اوکھا صدے جھل دی جا مکرار دی اے
 ہوئیاں حضرت خدیجہ بیمار اتوں مرضی بیویں ستار غفار دی اے

آئی موت و امراض پیغام بن کے، حالت عجب ہوئی نامدار کی اے
 حالت دیکھ کے ماں بیمار والی زہرا ہاتھ تے ہاہ پٹی مساری کی اے
 سرتے گھڑی و چھوڑے دی گوگردی سی ماں بیٹی دل نظر اڑا کی اے
 کول سدر کے سینے دے مال لاکے ہنچوڑو ہلدی وال سنواری اے
 دل و چہ سوچاں دا عجب طوفان آیا حالت ہو رو گھڑی بیقرار کی اے
 ڈولی زہرا دی ٹور دی کاش ہتھیں سوچاں پی خند بچہ و چار کی اے
 میرے بعد کی ایس دا حال ہو سی جو ناں گھڑی جدائی سہاری اے
 ماں بیٹی دے مال اشاریاں دے ہتھ دی گفتگو درد و پیاری اے
 سینے گھٹ کے بیٹی نوں پھیر لایا چشم ترا ماں غمگساری اے
 گھٹ گھٹ ملے دھیبے ماں تائیں اطلاق ات ایہہ آخری وار کی اے
 درد و کرب دے ایس طوفان اندر آئی لہراک فہر گزار کی اے
 روح جنت دی ملکہ دی چھڈ دنیا باغ جنت دے فو تے سدھاری اے
 سناں زہرا لئی ہو یا جہان سارا سا بچھک گئی ماں غمخواری اے
 سینے عرش عظیم دا چیر دتا، نکلی ہاہ ایسی دل فسکاری اے
 کھلتوں پہلاں تقدیر مر جھادتی نازک کلی تظہیر گلزار کی اے
 سینے حوراں دا ہو گیا چاک صم، دیکھ حالت معصومہ دکھیا کی اے

سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کی موت و اثر

ماں دی موت جو زہراؑ کا حال کیتا، ہرگز و بیخ تحریر نہاں آوندا اے
 اگے ای غماں و بیخ زندگی گذری سی، بدن ہو رآلام دا چھا وندا اے
 دشمن سے سی اسلام دا جگ سارا، بنی اللہ و اصدے اٹھا وندا اے
 ویکھ باپ دے دکھاں نوں دے راتیں دل غماں اندر چھو کھا وندا اے
 بہرتے سی اگے غمگساراں تے ہن کئی نوں و پھرا ڈرا وندا اے
 کھلی والا تبلیغ اسلام اندر گھڑی گھڑی فتح دکھانگھا وندا اے
 صد مہ باپ پیارے دیاں مشکلاں و لاییدہ زہراؑ دی جان جلا وندا اے
 اگے ای حسین کمزور نجیف لاغر کوہِ الم اتوں آدبا وندا اے
 اک دن ظالم غلاظت کوئی اوچھڑی دی کھسی وائے محمدؐ تے پا وندا اے
 اوسے ای حال دے و بیخ محبوب زہراؑ گھر دی بیخ تشریف لیا وندا اے
 حالت ویکھ کے باپ دی سیدہ دا دل خون دے تہو بہا وندا اے
 سر باپ دا دھوے تے پئی رووے تے کوئی درد ہمدرد وندا وندا اے
 بچے وقت تبلیغ تو کدی جیہڑا باپ شفقناں آن کما وندا اے
 مانی سوڈہ تے عالیشانے نال مٹر کے کھسی وائے لاکھ فرما وندا اے
 سوڈہ کیتی تربیت سی سیدہؑ دی تن سال دا عرصہ و ہا وندا اے
 آکے تنگ صائم مکے و الیاں توں کھلی وائے دینے نوں جا وندا اے

سیدہ دانکاح مبارک صلوات اللہ علیہا

ہجری دوسرے سال دا واقعہ ہے سوچاں وچہ رسالتاب ہمیں
 دور مشکل ترین اسلام داسی نت نویں اونڈے انقلاب ہمیں
 کھلی واری محمدی لاڈلی دے شروع ہوئے ایم شباب ہمیں
 خواہش مند اس کنیز محمدی کسے نبی پاک دے کئی اصحاب ہمیں
 کیاں کیتا اظہار سی آرزو دادیند کھاف سرکار جواب ہمیں
 حکم اللہ واسیس اڈیکدے ہاں سب نوں اکھدے عالیجناب ہمیں
 اک دن پے چراوندے باہر شہروں اوٹھا تائیں حضرت اب ہمیں
 تنگمن کو لون دی لگے جناب لے آجاوندے ابن خطاب ہمیں
 بہہ کے کول تے شیر خداتائیں دیندے مشورہ مال آد اب ہمیں
 بنت نبی خاطر کیوں نہیں عرض کردے؟ سٹکے ہوئے غلامو جناب ہمیں
 غمزہ ہو گئے سید زینب جوں دے چڑھکے اکھاں وچہ کسے سیلاب ہمیں
 اکھاں کی! کچھ ترم نہیں کہن دیندی آخر عمر نوں دیندے جواب ہمیں
 ابو بکر صدیق نوں گل ساری آکے دسدے عمر شتاب ہمیں
 دتی ایہو صلاح صدیق اکبر علی لرزدے وانگ سہماں ہمیں
 ٹرے جاندے سی در حنوزو لے اکھاں وچہ ہزاراں حجاب ہمیں

گفتارش پیرانے وچہ جیادی سی کھتے شرم نے کل اےصاب ہسین
 بنے ہوئے تصویر تیراں دی سرتا پا عکس اضطر اب ہسین
 دیندے دتک جادر حضور اُنے لیندے مدد عربی آفتاب ہسین
 اکھاں نیویاں تھیں بہر گئے چپ کر گئے یا جویں خاموش کتاب ہسین
 چپ چاپ صائم ویکھ علی تائیں پچھد آمنہ دے ماہتاب ہسین

حضرت علیؑ کی درخواست

ہو کے ابدیدہ علیؑ عرض کیتی مسلی والے محبوب ذیشان اگے
 حدوں پرہاں نے علیؑ کی جان اُتے کیتے تساں ہرکار احسان اگے
 پلپیا ہاں میں تساندے ٹھریاں تے استوں کراں کی شاہا بیان اگے
 جھکی رہے گی حشر تک شہنشاہ ہوا گردن علیؑ تیر فرمان اگے
 دُستی پھر حیدر دل دی گل صائم رکدے حرف رہے آکے زبان اگے
 مینوں شرف دامادی حضور بختو وڈی گل نہیں سخی سلطان اگے

خدا سے ہم تھیں اطہارِ رضا مندی

زیر لب تبسم کتاں ہو کے اپہہ ارشاد شاہِ ولیہ سان کیتا
 عقد قاطرہ واسطے کول اپنے کی کج کتاں اے جمع سامان کیتا

۹۹
 مولانا علی نے ادب دے نال اگوں حال اکھول کے سارا بیان کیتا
 مہرب کچھ تہاں تے ظاہر اے حال میرا اللہ تہاں تائیں غیب دان کیتا
 اک تلوار اک اوٹھتے زرہ تہی علی ادب دے نال اعلان کیتا
 سن کے مسکرائے تہا جدار عربی نالے علی تائیں ایہہ فرمان کیتا
 علی باہجہ تلوار ناں سجدا اے، از لوں زبور ایہہ تیرا حسان کیتا
 خاطر ضرورت ہے اوٹھ دی بھی آقا شفقت دے نال بیان کیتا
 گھٹ لوٹے زرہ دی ساریاں توں ایہہ فرمان آتہر عالی شان کیتا
 نالے دنی بشارت نکاح تیرا ہے اسماناں تے آپ بزدان کیتا
 مرضی تہا دی بچھنی رہی باقی پچھ کے دساں کا حکم سلطان کیتا
 جا کے سیدہ کول حضور صائم مطلب علی دا کھول عیان کیتا

سیدہ نکاح دا اعلان

مرضی ایہو ای رب کریم دی اے صاحبزادی توں نبی فرماوندے نے
 بہترین اے جید کرار شوہر، ساری گل حضور سمجھاوندے نے
 سن کے حکم خاموش ہو گئی زہرا پر دے شرم دے لبان تے آوندے نے
 پرویدار تے پر دے جیا والے پر دے بیج پر دے پر دے پائونڈے نے
 مطلب چپ دا سمجھ کے نبی ضرور، علی کول تشریف لیاوندے نے
 تیری عرض یا علی منظور ہوئی آقا خوشی دے نال بتلاوندے نے

زرہ و پچن دے لی حضور اکرم حکم حیدر دے تائیں لگاوندے نے
 سنتالی درہم ہی زرہ دی پئی قیمت علی نے قیمت واپس آوندے نے
 وچوں دے کجہ درہم بلال تائیں، آقائیں سامان گھلاوندے نے
 خوشبو ہطر چھوہاے بلال لیکے ادیوں آن کے پیش لگاوندے نے
 اُم سلمہ دے تائیں حضور صائم درہم بچھے ہوئے باقی پکڑاوندے نے

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکرم دا

اسمانا تے نکاح

کیتا پھیر شاد بلال تائیں مصطفےٰ سو پنے مسکرا کے تے
 کرو کھٹے اصحابیاں ساریاں نوں مسجد نبوی دیوچہ بلا کے تے
 ہوئے جمع اصحاب تے نبی سو پنے کیتا شروع کلام بھلا کے تے
 اک آیا فرشتہ سی کول میرے اوس کیتا سلام سی آ کے تے
 اساں پچھیا کی بتنام تیرا، کہیا اوس نے ادب بجا کے تے
 میرا نام وسطائل ہے گھلیاے مینوں رب تبشر بنا کے تے
 پہلی وار میں حاضر دربار ہو یاں گھلیا تے نے کرم فرما کے تے
 تدنوں ہوئے سحریل دی آئی حاضر لگے دس سن سلام سنا کے تے
 شادی زہرا دی فلکاں تے رہ کیتی کہیا ادا تھیں گے لکھکا کے تے
 پچھیا تئی تے ہوئی اسے نال کس دے سیاو جی نے سیں نوا کے تے

علی نال ہے مولانا لکاح کیتا محفل فلکاں دے اتے مہا کے تے
 تانے بنت واکپڑا اک پیش کیتا، سارا حال احوال بتلا کے تے
 لکھیاں نور دے نال سن دو سطران اوس کپڑے دکھائیں چپکا کے تے
 شادی زہرا تے علی دی کیتی شاہد ملکاں دے تائیں بنا کے تے
 محفل لائی مقام محمود اتے حوراں اتے غلبان بھٹا کے تے
 دینی شان محبوب دی لاڈلی دی تمام اللہ نے نور برسا کے تے

فلکاں اتے خوشیاں

کیف برسا سی دو چہان اندر، ورہدا توکے سی آسمان اتے
 ایسی حوراں آرائش کمال کیتی تویں رنگ سی آیا جنتاں اتے
 جتنے جتنی تے زیور مہین حوراں فخر کریاں زہرا دی شان اتے
 صفایں بھٹ لائک سی کھڑے سہنے اپنے اپنے مقام مکان اتے
 صبر صبر واکپڑا چہر کا ایسا نہ شبو بھیل گی سارے جہان اتے
 حضرت آدم نے خطبہ نکاح پڑھیا بے بیبر عظیم ذیشان اتے
 حمد مبارک مبارک صد اٹھو جی جگائی کون و مکان اتے
 حوراں پڑھن درود و سلام تمام بنت نبی تے شیر نیران اتے

آسمانوں کے سیدہ دا مہر تے ہمیر

محل سچی سجائی دے ورتج نالے حکم طوبی نون رت ستار کیتا
 حکم رت کریم تے عمل فوراً، شیر طوبے نے پتر کھلا ر کیتا
 حوراں ملکاں غلاناں لے چنے پتر ہر پتے تے شکر ہزار کیتا
 نور کی تھالاں ورتج رکھ کے پیش تحفہ اک نے دوسرے نون بار بار کیتا
 حشر تک تبادلہ تحفیاں دا، رہنماں کر دیاں حکم عفا ر کیتا
 پنجواں حصہ زمین دا علی ولوں مہر پیش رت کر دگا ر کیتا
 دا ج باپ ولوں پیش سیدہ نون باغ جنت دا پور دگا ر کیتا
 مہرا یہہ دینا، دا ج اوہ دینا، دو جہاں دی گویا مہر دار کیتا
 امت یار دی جنت ورتج کھڑن خاطر پہلوں ای رب سامان بتا ر کیتا
 بڑا امت دا بحر گناہ دچوں صائم زہرا دی شادی نے پار کیتا

سیدہ دا علی دا نکاح زمین اے

منظر اگے آسمان دا دیکھیا جے، ہن زمین دے جھاتی پا دیکھو
 شان و شوکت دی او تھے انیر دیکھی، ای تھے سادگی دی انتہا دیکھو
 کائنات او تھے ہندی ملک دیکھی، ای تھے دا ج دینے مضطربا دیکھو
 او تھے شہنشاہی دیکھے ٹھاٹھ صائم، ای تھے فقر و بیکو امتغنا دیکھو

زکاج دا خطبہ

ناں کوئی شور غوغا ناں کوئی پیار و لا، بیٹھے ہوئے اصحا و زیشان، حسین
دستیاز تہرادا مہر جو بتی مبرور، من لیتدے اوہ شاہ مرد ان حسین
چار سو مثقال می مہر سارا، ناں کوئی کوٹھیاں پلاں مکان حسین
کر کے شاہ حضور صحابیاں نوں پڑھدے آپ خطبہ عالیشان حسین
خطبہ پڑھیا ایجاب و قبول ہو یا، ہوئے کل بیسی شادمان حسین
کہتے گئے چھوہارے تقسیم فوراً مارے سادگی والے سامان حسین
دیندے پے مبارکال علی تائیں آپ خود شاہ دو جہان حسین
اٹھ اٹھ دتی مبارک اصحابیاں نے، شاد باد سارے مسلمان حسین
خوشی علی دی آوے ناں و بیح لفظاں ملے جنہاں تائیں دو جہان حسین
علی کر دے سی ناز مقدران تے، کہتے کرم رب مہربان حسین
کرن لئی زیارتاں علی دیاں اوندے پے غلمان رضوان حسین
گوہراوہ بلیا صائم علی تائیں، مصطفیٰ جہدی آپ کان حسین

دعوتِ ولیمہ

خوشخبری زکاج دی نبی سرور، حرمیاں پا کاں نوں آن سناوندے نے
چڑھیا چا سبھناں پاکد امنان نوں انت خوشاندے کوئی ناں آوندے نے

دَف و جانی بیٹے دیاں لڑکیاں نے سارے جی گھر دے مُسکراوندے نے
 کیتی دعوت دے لیمے دیکھی نبی سرور حاضر پاکیاں صحابہ ہو جاوندے نے
 شادی ہوئی تھی ماہ رمضان اندر دسترخوان حضور بچھاوندے نے
 کھانا کھا کے صحابی جد ہونے رخصت جہاں پاکیاں نوں نبی بلاوندے نے
 پیالہ مٹی دا اک منگوا حضرت کھانا اوسدے پھر کچھ پاوندے نے
 ایہہ ہے زہراتے علیؑ دا خاص حصہ، حضرت بیبیاں تائیں بتاوندے نے
 باقی کھانے نوں پھیر تقسیم کر کے، زہراتائیں پیغام گھلاوندے نے
 آیاں سیدہ تے سینے تال آقا، سر بٹی داپیار بھیس لاوندے نے
 منگھا بٹی دا چم حضور اکرم، برتن پانی دا اک منگواوندے نے
 پانی اُتے دعا فرما حضرت، مولا غسلی نوں وچوں بلاوندے نے
 باقی پانی دے غسلی تے مار چھٹے، ہور پانی تے دم فرماوندے نے
 اُنجے ای زہرانوں پانی پیال صائم باقی سینے تے آپ چھڑ کاوندے نے

سیدہ زہراؑ کی شخصتی واسطے حضرت علیؑ کی سزا

کیہا ویر عقیل نے علیؑ تائیں، تھوڑے دنوں دے بعد ہی آکے تے
 کرے عرض حضور دی و بیج خدمت، ٹورن زہرانوں کرم فرما کے تے

کیوں آکھاں کچھ شرم نہیں کہن دیندی، کہا علی نے سب سے جھکا کے تے
 عرض کراں! میں کہا عقل اگوں، ناں تساندے کہو تے جا کے تے
 رضا مند ہوئے حضرت علی آخر ٹہرے دو یوں صلاح بنا کے تے
 اُم ایمن کینز و بیح علی راہ دے کیتی عرض اُس ادب بجا کے تے
 دسی حضرت عقل نے گل ساری، مطلب اپنا صاف سمجھا کے تے
 اُم ایمن نے کہا میں گل کرساں، پہلوں بیبیاں دے کتیں پا کے تے
 کرسن مشورہ ناں حضور آپے، پاکدامناں گل سنا کے تے
 حضرت علی تے آئے عقل واپس، اُم ایمن نوں پسند چکا کے تے
 گھر جا کینز نے گل کیتی گردن ادب دے ناں نوا کے تے
 حرماں پا کاں نے کہا حضور تائیں مکی گل سی من منس کے تے
 گل دنا پیغام حضور اکرم، غسلی تائیں لب و بلا کے تے
 او دھر زہرا دے تائیں تیار کیتا، دے کے غسل لباس پہنا کے تے
 حاضر ہوئے مسام تہ نوں علی مولا کہہ بنی سوئے مسکرا کے تے
 سنانوں پتہ اے علی دی آرزو دا، علی چپ ہسین نیویں پا کے تے

حضرت خدیجہ الکبریٰ کی یاد

گل حضرت خدیجہ کی چھڑتی ام سلمہ نے سبگر ہلان والی
 کاش انج بقیہ حیات ہندی اپنی زہرا سے ناز اٹھان والی
 ڈولی ٹور دی زہرا کی آپ سبھیں سو سو وارہ قطرے جان والی
 مڑ مڑ دھی تائیں سینے لان والی اک گھڑی وساہناں کھان والی
 مانواں باہجہ نہیں جان داہور کوئی گل دھیاں سے دلی ارمان والی
 دھیاں تائیں نشیب و فراز سارے ماں ہندی کے صرف سمجھان والی
 اپنے کھان توں پہلاں کھلان والی اپنے پین توں پہلاں ہلان والی
 نسام ٹرن دھیاں بعد سسرال تے ماں ہندی ایشک بہان والی

رہائی

لکھ ہوں مانواں برتے ہو رہا توں ہسکی ماں ورگی اے پرماں کہتے
 ایہہ پیار کہتے اوہ پیار کہتے ایہہ زمین کہتے آسمان کہتے
 جو کجھ ماں داسایہ آرام دیندا دیندا مزہ اوہ باغ جنساں کہتے
 سو ہتھ رس تے سرے تے گزڑھ صائم سسکی ماں ورگی ٹھڈی چھاں کہتے

اُمّ المؤمنین اگر سلمہ نوں جو اب

آبدیدہ ہو کیسا حضور اگوں، کون ریس خدیجہ دی کر سکا
 دولت مال شاہی قدام میریاں تے کون وانگ خدیجہ دے بھر سکا
 اوہے وانگ قربان کر بادشاہی، کون دکھ مصیبتاں جہر سکا
 چہرہ جگ ہوئے دشمن مال اُس دے دم اُفت واکون اے بھر سکا
 بیویں میرے توں کیتا فدا اوستے واراوس طراں کوئی نہیں زر سکا
 غم چھتے خدیجہ دار ہوئے مہتمم بن اوچھے نہیں کسیدرا گھر سکا

اُمہات المؤمنین کی تصدیق

کیہا بیبیاں صحیح ہے یا حضرت، جیہڑا تساں فخر مان ذیشان کیتا
 کسے وانگ خدیجہ دے اساں وچوں تساں اتے نہیں بال قربان کیتا
 سب توں پہلاں اے اوس تصدیق کیتی جد نہوت و اتساں اعلان کیتا
 چلی آپ دی آل اولاد اُس توں، اُس تے خاص سی رہا احسان کیتا
 انشا اللہ وچہ جنت تلاپ ہوئی آہین سب نے یک زبان کیتا
 رخصت بیٹی توں کرن دے لی صائم کھدی وائے پھر دھیان کیتا

سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کی رخصتی

حضرت سیدہ پاکؑ کی رخصتی کے جسم سب سامان تیار ہو گئے
 حجرے بیٹی کے دل روان اوتھوں دو جہان کے سخی تہر دار ہو گئے
 آکے ملتے روندی پئی بیٹی، دیکھ غمزدہ نبی مختار ہو گئے
 بیٹی لاڈلی کے دیکھ ہنچواں نون، تاجدار عربی اشکبار ہو گئے
 حضرت مانی خدیجہؑ کی یاد والے، مٹر کے زخم تازہ دوجی وار ہو گئے
 بیٹی تائیں دلا سے جہاں دین لگے، سگوں ہو آقا! یہ قدر ہو گئے
 کائنات ساری غم آلود ہوئی، دو جہان بلکہ سو گوار ہو گئے
 لائے ہنچواں نے جسم جھڑکی صائم ہوئے دلاں توں غماندے بھار ہو گئے

دامادوں نے بیٹیوں کو حضورؐ کی نصیحت

حضرت علیؑ توں کول بلا اپنے، بیٹی تائیں حضورؐ فرمان کیتا
 تیرے ہو یا نصیب ہے اوہ شوہر جینوں آپ پسندر حسان کیتا
 شہنشاہ ولایت دا ہے جھڑا، جنوں خالوق نے صاب نشان کیتا
 جہد امر تہ کل قریش وچوں، میرے رب سچے عا لیشان کیتا
 مٹر کے جہد کتر اول رخ کر کے، اسی فرمان شاہ و جہان کیتا
 اپنے جگر و لکڑا سپر و تیرے ہے یس ابح توں شاہ مردان کیتا

خوشی ایس دی نوں مہر کی خوشی سمجھیں نالے حکم ایہہ نبی سلطان کیتا
 پتوں دکھ چا وے گا اوہ جہنے، میری دھی تائیں پریشان کیتا
 چکے ہتھ دعا لئی پھر حضرت . اللہ پاک دے دے دھیان کیتا
 دوہاں تائیں سپرد میں ہے تیرے میرے خالق تیرے رحمان کیتا
 اپنے فضل تھیں ایہناں نوں دیہہ برکت جیویں کرم اگے مہربان کیتا
 صائم منگ دعا حضور اکرم، زہر اعلیٰ دے تائیں روان کیتا

شہنشاہِ دو جہان کی بی بی دازین نے ہمیں

اللہ اللہ! محمدی لاڈلی دے دکھری جگ توں داغ دی شان سے سی
 دوہٹی دے گھرے تے اک چکی شہنشاہواں داتشاہی سامان سے سی
 جانماز کھجور دیاں پتیاں دا، دتا اک شاہِ دو جہان سے سی
 اک بستہ انسا دے جیسے کپڑے دا، چند سورتاں پاک قرآن سے سی
 چادر اک تھپیر دی پاک سیرتے ناں کوئی داغ داجستے نشان سے سی
 بازو بند دو چاندی دے کہن بعضے، دتا زبور ایہہ نبی سلطان سے سی
 جوڑا اک تے اک سی مشک دتی، ایجھے ای ختم ہوئی داستان سے سی
 ناں کوئی کوٹھیاں تے صائم کا خانے ناویں لایا ناں کوئی مکان سے سی

ساڈیاں نشادیاں

کر کے غور تے فکرے مسلمانوں اپنے آپ ول مار دھیان و بھو
 کھلی وائے دی بیٹی داداج و بھو، اپنا ڈھنگ و بھو آن بان و بھو
 شہنشاہ دو عالم دی صاحبزادی کیویں کر دی اے گزر گزاران و بھو
 سنت چھڈ کے سیدہ فاطمہ دی، دھیان ساڈیاں کدھرنوں جمان و بھو
 اک بستہ مصلحتے گھڑے چکی، اوہیے داج دانتاکی نامان و بھو
 ایسے نک نموج تے شہرتاں لئی، کی کی کرے آں پے نقصان و بھو
 جسے صدقے بھتیں کھاندے ارکھل عالم، اوہرا کم و بھو اوہی شان و بھو
 چھڈ کے ایسے محمد داراہ صائم کیویں مہندے آں پے ویران و بھو

غور و مقام

کرو غور محمد داوا اسطہ جے، کپھری طرف فو تے ایسے جبارے آں
 دتا سبق سی سانوں رسول جہیرا، کی کچھ اوس تے عمل کھارے آں
 کی تیاں اے بھیکھا سی نبی ساڈا ابا کناں دھوکھا شیطان ٹو کھارے آں
 کیتھوں ایسے آئے اٹیڈی انکھ وائے کستے رعب امارت دا پارے آں
 کسنوں دسے آں آن بان اپنی کسنوں شوکت تے شان دکھارے آں
 کسنوں دیوندرے ہاں رعب دو تاندا، کستے اکڑ واسکے جسے آں

کرن واسطے اللہ وافر ض پورا، کدھرے قرض زمانے دا چسار ہے آں
 کناں ملے گا سانوں ہمیز دسو، کدھرے پہلوں کی پک پکار ہے آں
 نئے دولت دے وچہ فرعون وانگوں، کدھرے غریبانوں لارے آں
 جیب خرچے تے زیور دی آڑیکے کدھرے دھیانے مل پوار ہے آں
 جھڈ کے سادگی دین اسلام والی، ایسے غیراں دا دین اپنا ہے آں
 ویلے شادی تے جھڈ کے عمل جنگے، کنجہ بھنڈ تے غصے نچا ہے آں
 قائم کیتی مثال سی نبی جھڑی، ایسے اوس توں کتنی کتر ہے آں
 بیج پچھو تے دین اسلام والی، ایسے آپ عمارت نوں ڈھا ہے آں
 دتی دولت جو اللہ کریم سانوں، اوہ شیطان اتوں کر فر ہے آں
 چڑھ کے بڑے المبیس شریوے، چکر کھارے آں ڈگھن گال ہے آں
 دیناں سی ہمیز جو بیٹیاں نوں، اُسدا شروع توں چنیا بھلا ہے آں
 جامنا زوی کدی نہیں یاد آئی، ہونے سیٹیاں تے دھیان بھلا ہے آں
 کر کر ایسے نمائش ہمیز والی، کدی سوچیا بغضب کی ڈھا ہے آں
 رتدی قسم غریباں دیاں بیٹیاں دے، ایسے دلاندے تانیں تپا ہے آں
 نعمت دولت دی دتی اے رب جھڑی فائدہ اوہدا نا جانر بھلا ہے آں
 اک گھڑی دی شہرت دے لئی صائم کئی ظلم تے ظلم کھسا ہے آں

شاعرِ دردِ امشورہ

کون کہندا ہے دیہوناں بیٹیاں نوں، جم جم دیہو پر دیہو مشور دینا سال
 پہلوں کو رو روشن سینے بیٹیاں بچیں وینح قرآن کے نور دینا سال
 جتنی دتی ہے رب توفیق دیہو، واج دھیانتوں دلی سرور دینا سال
 انج نہ کرو تشہیر جہان اندرا کرنی چھڈو نمائش غرور دینا سال
 کسری اے دھی مقابلہ کرے جھڑی، زہرا پاک زمین ہی حور دینا سال
 کیڑا باپ اے ایسا مثال جھڑا دیوے اپنی میرے حضور دینا سال
 کیڑا آن والا وڈا بنی نالوں، عقل روٹھی جے ذہنی فتور دینا سال
 کیڑی گل پچھے ٹکڑوں دے او، کھلی وارے پاک دستور دینا سال
 بہتے فلسفے پھول کے ناں دستو، اپنی عقل دے غلط دستور دینا سال
 کھلی وارے دی سنت تے عمل کر کے، رشتہ جوڑے غفور دینا سال
 کئی آن ایسے کھٹی خاں وڈے، ٹر گئے جگ چوں عقل مجبور دینا سال
 واج پتر گئے فرعون ورگے، اپنے ذہن معذور مغرور دینا سال
 دستو دھیانتوں زندگی فاطمہ دی، تر جاو آل محمد دے پور دینا سال
 شکوے کروناں صائم مقدران دے، دکھ بھڑکے اپنے قصور دینا سال

میری حسین منزل

میرا بڑا کچھ کہن نوں جی کر دیا، میرا سفر لہتاں کچھ نہیں کہن دیندا
 فکر منزل دا منزل ول لئی جاوے، نویں ویہن ویج پلنوں نہیں ویہن دیندا
 میرا مرکب! جنان دے پھٹھلے، چھاواں تئیاں ملٹھ نہیں بہن دیندا
 میرا میر مقدر تے پاک توڑی، سڑکوں ہیٹھ نہیں صائم نوں لہن دیندا

نورِ مصطفیٰ ^{صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم} علی المرتضیٰ ^{کو اللہ وجہہ لکویں} دے گھر

نورِ پاک محمدیوں اکیانڈے، گھر علی دے آروشنائی کیتی
 کچے حجرے چوں کچے مکان اندرا آکے پکیاں رونق سوانی کیتی
 جھاڑو پکڑ محمدی لاڈلی نے، سی سلیقے دیناں صفائی کیتی
 سا تبھ سووہ سنوار سامان سارا، در خالق تے سجدہ ادائی کیتی
 سبھناں عورتاں دی جانماریاں تے بہہ کے زہرا نے شکل کشائی کیتی
 حامی امت دے بریاں تے بھڑیاں لئی نیک اختر نے نیک کھائی کیتی
 اوس حجرے توں واراں محل سارے جتھے بلٹھ زہرا پار سائی کیتی
 جتھے اشک برسسا برسسا ہر دم، صائم جیہاں نے کرم فرمائی کیتی

۲۴

سلام اللہ علیہا

پندرہویں گھر حضور کی تشریف آوری

ایک صبح صبحی ہے سی انتظار کر دی اور دھراپ بیٹھے بے قرار ہو گئے
 آخر میں خاطر بیٹی لاڈلی نونوں آپ آوندے نبی محنت ہر مہین
 اکھی دھی فوراً استقبال خاطر لنگے جدوں بوجھتا جدار ہر مہین
 فوراً اٹھتے تھے تعظیم خاطر ناں زہرا دے حیدر گھر ہر مہین
 وہاں تائیں بٹھالے نال شفقت کر کے کرم آقا نامدار ہر مہین
 منتھنا بیٹی و اچھم کے علی تائیں کر دے نبی کمال پیار ہر مہین
 زہرا علی حضور دے آونے بھتیں کر دے شکر ہزار ہزار ہر مہین
 شاد ویکھ کے زہراتے علی تائیں کر دے خوشی جدید غفار ہر مہین
 خوش بیٹی نونوں ہو رہی کرن خاطر کھانا منگ دے آپ سرکار ہر مہین
 جو کچھ پکار سی زہراتے علی فوراً دیتے شوق بھتیں پیش گزار ہر مہین
 کھانا دیوندے زہراتے علی تائیں پہلوں اوپرے چون سخی سردار ہر مہین
 کھوڑا جیہا تناول پھر آپ کر دے لامرکان والے شہسوار ہر مہین
 پھر پانی منگا کے دم کر کے چھٹے دوہاں اُتے دیتے مسار ہر مہین
 برکت دیویں اے مال کا ایہناں تائیں ایہہ عا کر دے بار بار ہر مہین
 برکت ایہناں دی دیویں اولاد اندر کہتے پئے نالے مہار ہر مہین
 خوشی نال صائم پھر لڑتے جانے زہرا علی دے آپ دیکار ہر مہین

سیدہ عائشہؓ کے حضرت علیؓ و اہل بیت

زہرا پاکؓ سے علیؓ داجوٹ رازی، پیکر دونوں ای نور انوار سے نے
 دونوں ٹھنڈے حضور دیاں اکھیا ندی دونوں نظر منظور سرکار سے نے
 کرم دوہاں سے اتے کریم دے، دونوں شہنشاہ فقر دیار سے نے
 دونوں دنیا مردوں مار ٹھو کر فقر وفاقہ وچہ وقت گزار سے نے
 اک دوسرے سے غمگسار دونوں پیکر دونوں کمال ایشا سے نے
 بن کے دونوں ای مرکز جتنا نذا، اک دوسرے توں جاوار سے نے
 کوئی شکوہ شرکانت ناں کرن دونوں، دونوں پھل تطہیر گلزار سے نے
 راضی و نوح رضا سے رہن دونوں، دونوں دنیا دتاہیں دے کار سے نے
 ناں کوئی سبک ڈالے ناں شور کوئی، دن گزار سے ناں پیار سے نے
 دکھ و نڈ لیندے اک دوسرے دا ہر دم اللہ دان چتا سے نے
 دونوں و من حضور سے قلب اندر کستے تائیں ناں ہی و سار سے نے
 بلن روزاوندے بیٹی پاک تائیں، تاجدار جو گل سنسار سے نے
 ملیاں باہجہ ناں نبی نوں چین آوے، ایہو حال بیٹی نامدار سے نے
 نبیؐ، علیؓ، زہرا پاکؓ باز صائم، سچے پھل تطہیر گلزار سے نے

مَرْجُ الْبُخْرَيْنِ

اپنے خاص انعاماں واذکرِ صحیحۃ اللہ کر دے پاک قرآن اندر
 اوتھے ذکر کیتا زہرا علیٰ والی، اللہ پاک سورۃ الریحان اندر
 مَرْجُ الْبُخْرَيْنِ دی پاک آیت، گھٹی زہرا تے علیٰ دی شان اندر
 دو تہہ دریاواں توں ہن مراد دونوں، آیا ویش تفسیر بیان اندر
 زہرا بجز نبوت وانشان والا، ٹھاٹھاں مار دے دو جہان اندر
 بحر تقویٰ داعیٰ ذیشان حیدر، اپنے خاص علوم عرفان اندر
 برزخ دوہاں دے چہ نے نبی اکرم، بحر قربتاں دے سیکران اندر
 نکتے کھل دے ہن عجیب آفے، گرمی عشق دی جدوں ایمان اندر
 کتنے نازک اشارے نے طالبان لہی، اللہ پاک دے ایسے فرمان اندر
 صائم زہرا تے علیٰ دی شان عالی، آہیں سکدی وہم وگمان اندر

الْوَلْوُ وَالْمَرْجَانُ

وہی شبیر، شبیردی شان مولا، سچے لعل مرجان فرما کے تے
 دو تہہ دریاواں دے ہن ایہہ دو موتی، دسیا عالم نوں نہا چمکا کے تے
 عقلاں وایو، عقلاں توں بھل جاو، رکھو گردن نوں ایتھے نوا کے تے
 شانِ پختن عقل نہیں تاپ سکدی، عقلاں رہ جاو چکرکھا کے تے

ایسے کم نہیں واعظا فلسفہ دار، ایسے لوگوں لنگہ جادو امن بچا کے تے
 ذرا جانا ویکی آیا ہے ول ایسے جا میں دین ایمان و نجا کے تے
 ایہ اوہ نازک مقام ای قسم زبیری، قدسی سرانوں لنگھن جھکا کے تے
 پڑھ قصیدے یزید، یزید بانڈے، ایسے در آتوں پرہاں جسا کے تے
 ایسے بول اولاناں بول بیٹھیں، اینویں جائیں گا پیری ڈبا کے تے
 اپنی عقل دا نہ ہرناں گھول ایسے، مر پرہاں کدھرے نہ رکھا کے تے
 پھر دا ایسے حق دی مور کھ تلاش کروا، پر دے علم دے عقل تے پا کے تے
 سوچ منہ پا کے گریبان اندر، ٹکرا مار دا ایسے کہتے آ کے تے
 شان پختن پچھو خدا کو لوں، کسے کابل دے ہوئے ستجا کے تے
 صائم پڑھنا قرآن مجید جے کر پڑھو ایمان دیاں عینکاں لا کے تے

حضرت امام حسن ^{علیہ السلام} دکی ولادت باسعادت

پندرہ ماہ رمضان نے تین ہجری پیدائش سید عالم ^{علیہ السلام} ہوئے
جایا نور نے نور تے روشنی تھیں، نور و نور زمین آسمان ہوئے
گود زہرا دی اللہ نے ہری کیتی، شاد ملک حوراں تے رضوان ہوئے
نور می لطن و چوں ہو یا نور پیدا، اللہ پاک دے خاص احسان ہوئے
نور می وقت ولادت دے فتح ظاہر تان کوئی عورتاں والے نشان ہوئے
ناں کوئی حیض و نفاس دانتوں ہسی، بالکل پاک پیدا پاک جان ہوئے
جایا ظاہر نے ظاہر لعل سچا، پیدا سورج چوں مسابان بان ہوئے
ڈر پکتا مستمد کی کان و چوں چمکاں ماروے سی ظاہر آن ہوئے
ملد کی شکل حضور سے مال ساری، دید کرن والے شاد مسان ہوئے
خدوں و دہر ہین خوشیاں پیرہ لوں، صائم شاد ہین دو جہسان ہوئے

اللہ تعالیٰ ولوں کو بخیر می

کھلی گئی ہے وہ چہ دربار اور دھرا جہاز روح الامین ہو جاوندے نے
 ادبوں کر کے سلام حضور تائیں، کپڑا حقیقت و اپنیشن کاوندے نے
 حضرت عین دکی اس نے شبیبہ ہلسی، ویکھ نبی سوہنے مسکراوندے نے
 نامے نام تحریر یا نام داسی، آقا اللہ و اشکرہ جب اوہ نے
 تدنوں خبر ولادت منظم دکی، نہرا ولوں صحابی بچساوندے نے
 گھر سیدہ سے سن دیاں سار فوراً، کھلی والے تشریف لیاوندے نے
 خوشی خوشی مبارک فرما حضرت لالہ بیٹی و گوردو چہ پساوندے نے
 بچیا سوہنے نے نام کی رکھی ہے، نام مرتضیٰ عرب متناوندے نے
 حرب نام جہالت سے دیکھو، لکھو شہر سوار فرماوندے نے
 نام رکھ کے آپ حضور اکرم کن و چہ اذان سناوندے نے
 بیٹنے بعد شہزادے سے لکھا جہتہ اہ کے والے جانسی تہاوندے نے
 چاند نالی جو والاں سے مال کا حکم، سدقہ میری سرکار کردے نے

سیدہ ولوں کو خیر میاں

گھر سیدہ طیبہ طاہرہ سے ڈیرا آن کے خوشیاں لگاندیاں نے
 دیکھ دیکھ کے اپنے لال تائیں، نہرا یا اک صدقہ سے جانڈیاں نے

فقروفاقہ دی نہیں پرواہ ماسہ، ہر دم اللہ و شکر بجا ندیاں نے
 پڑھ کے نفل لیکے گودی لال تائیں، راتیں پاک قرآن سناندیاں نے
 کوثر، نالوں پاکیزہ تے نورِ خالص، دودھ پیٹے تے تائیں بلاندیاں نے
 حسنوں اُمت نے دتائے ہر صائم، اُسنوں نوری غزاون کھلانڈیاں نے

انوکھا سقندہ

اُمّ فضل چاچی نبی پاک دی سی، نبی پاک دل آئی حیران ہو کے
 آس کے خواب انوکھا سناوندی اے، کھلی واٹڑے نوں پریشان ہو کے
 جھولی پیامیری گوشت آیدے دا، کھڑا فکھ اے منجی سلطان ہو کے
 سن کے خواب تہسم فرماوندے نے، نبی پاک صائم شادمان ہو کے

خواب دی تعبیر تے حضور دا علم غیب

چاچی جان مبارک کاں تسان تائیں کیہا نبی سوہنے مسکرا کے تے
 میری قاطر نوں بیٹا رب دیسی، دسیا غیب دی خبر سنا کے اتے
 تیری گود وینج حسن دا ویرا سی، دُنیا وینج تشریف لیا کے تے
 ہوون والے میرا عین پیدا، دسا ایں دین جس میرا بچا کے تے
 خوشی ہوئی بی بی اُمّ الفضل تائیں، پریشانیوں آئی مسکا کے تے
 صائم گئی ہے سی مضطرب ہو کے آئی پرت خوشخبریاں پا کے تے

بیت الشہداء امام حسینؑ کی ولادت و سعادت

پنج شعبان تہ مہرک دے سال چوتھے پیدا ہو یاد ولہا کمر ولادت اے
 ٹنڈے ٹنڈے نسیم دے اون جھونکے رنگ بدلیا ساری فضا دے
 آیا عالم شہود وچہ مسکراندا، ابن علیؑ، دوہتا مصطفیٰ دے
 جہدے ہاسے نے دُنیا و اچھدی، آگیا اوہ پیکر رضا دے
 دیر حسن و انگوں پیدا پاک ہو یا، غنچہ نور داپتلا صفا دے
 نور برسیا زمین آسمان اُتے، آیا نور، نور کبریا دے
 گھر تیرہ دے چڑھیا جن دو جا، سورج منگتا جہدی ضیا دے
 حوراں جنت دے اندر نماں خوشیاں، رنگ جنت تے چڑھیا دے
 خوشیاں ہون زمین آسمان اندر، آیا چین زہرا، مرتضیٰ دے
 صائم لکھاں سلام حسینؑ تائیں! بجا چکیا جینے قضا دے

ایضا

کائنات مسرت وینج جھوم اٹھی، جد شہزادہ گلگلوں قبا آیا
 فرض ذبح عظیم دا کرن پورا، دُنیا وینج ابن مصطفیٰ آیا
 طیب طاہر، مٹھرتے پاک بید، سرتے چک کے کوہِ رضا آیا
 بیڑا امت مرحوم داتا نے توں، ملک قدس وچوں ناخدا آیا

بر سے نور مدینے دیں وچہ گلیاں بن کے عالم دی سید ضیاء آیا
دید کرن شہزادے دی چھڈ سدرہ، سی جبریل صائم بر ملا آیا

حضرت امام حسین و اعقیتہ

پہنچی خبر تہ ڈٹھا حسین اپنا، کھلی والے تشریف لیا کے تے
گو دی چکیا اپنی شبیہ تائیں، اللہ پاک داس شکر بجا کے تے
بورہ دتا شہزادے نوں بنی مٹور کن دے وچہ اذان سنا کے تے
نالے دینی مبارک حضور اکرم، زہیرا، علی تائیں مسکرا کے تے
پچھیا ناں شہزادے والی رکھیا آقا حیدر دے تائیں، بلا کے تے
کہیا رکھیا نام سے حرب آقا حضرت علی نے گردن جھکا کے تے
رکھو نام شبیر حضور کہیا، دستیا جو میں جبریل نے آکے تے
سے شبیر دامتنی حسین شہزاد، کھلی والے نے کہیا سمجھا کے تے
ستویں روز صدقہ کتنی گئی چاندی بھرے والوں دا وزن کرا کے تے
نالے کیتا عقیقہ حسین داری، دو بکرے ذبح فرما کے تے
ام الفضل نے گو دی حسین چایا خواب ڈٹھا سی جینے گھبرا کے تے
سچی کیتی محبوب دی پیشگوئی، صائم اللہ نے کرم کما کے تے

حضرت محسنؑ کی ولادت باسعادت

تھوڑی مدت امام حسینؑ پھپھوں پیدا ہوئے محسن نامدار، حسین
 چھوٹی عمر سے اسی اللہوں ہو پیارے گئے دل جنت شیر نوار، حسین
 تھوڑے ساہ جہان وچہ لئے آقا، جھلے امت دئے نامی آزار، حسین
 آپ ملی فردوس وچہ جیکہ صائم، کر گئے باپیاں نوں سوگوار، حسین

سیدہ زینبؑ کی ولادت

غم کرن خاطر غلط ویر والا، حضرت زینبؑ تشریف لیا ندیاں نے
 جہدے عثمانی زندگی ویکھے کے تے ہاواں نکل جہان دیاں ندیاں نے
 عمار وچ گزارے عمر ساری، ام الحزن دالقب ہو پاندیاں نے
 اوندیاں ساری عالم ہوش اندر، صد منانے داپہلوں اٹھاندیاں نے
 اے نانے دا جھلاناں غم ہمیں، اماں جان نوں وداع فرماندیاں نے
 اماں جان دا زخم ہی اے تازہ، نوں تیر پیتی دا کھاندیاں نے
 بابل علی دا اے سی سئل سینے، دیرن حسن نوں آپ دفنا ندیاں نے
 ہتھیں جنت وچ شوہر نوں لور دیاں، پنج پندیاں غمانوں کھاندیاں نے
 رہندی کسری شام اے باقی، نال دیرن دے کر بلا آندیاں نے
 ہتھیں قائم بھتیجے نوں وچ کر بل، خوئی سہرے شہادت لاندیاں نے

ہتھیں پاں کے کبڑوں کر کے اکھاں سامنے پٹیاں کہانڈیاں نے
 نٹھے اصغر دی وپرتوں لاش بیکے سینے لانڈیاں منجوبہانڈیاں نے
 پتھون و محمد دی ٹور ہتھیں، صدقے ویرے اتوں کرانڈیاں نے
 کنبہ واریا سی جھڑے ویر پچھے آخر اوہنوں وی ہتھیں گھلانڈیاں نے
 ہتھیں کر کٹھے سارے لاشیاں نوں نال دھڑاندے سیں ملانڈیاں نے
 جو کچھ وکھیا زینت سلام اللہ قلیماں، لکھدیاں خون بہانڈیاں نے
 اگے کی دساں دسیا نہیں جاندا کیوں شام اول سیدہ جانڈیاں نے
 دردناک ہاواں زینت پاک دیاں، لفظاں چہناں مٹھوں سمانڈیاں نے
 زینت زہرا دے دیکھے کے صدیانتوں، حوراں جنت دیوچہ کرانڈیاں نے
 ماں دے ددھ دی رکھ کے لاج زینت جہم اللہ داشکنز جانڈیاں نے

سیدہ فاطمہ الزہرا دی کل اولاد

ام کلثوم، رقیہ دوہور دھیاں، جائیاں پاک بنتِ مصطفیٰ ہسین
 گویا چھ بچے زہرا پاک تائیں، اللہ پاک نے کیتے عطا ہسین
 چھوٹی عمرے ای ایہناں چوں ذویجے، کردے تقدیر جدا ہسین
 باقی چوہاں ای نور دیاں پیکراں نے جھلے امت دے حور و جفا ہسین
 گھر زہرا و اجنت داباغ بنیا، کیتے کرم کمال خدا ہسین
 کردے سبھناں دے نال پیار صائم مصطفیٰ، زہرا ہر تھنے ہسین

رُبَاعِي

شان وِیج اے وِدمہ جانا نالوں رُبَدی قتم جبیب غفور وَا گھر
 گھرت دالے جیکر پچھو، کھلی والٹے میرے حضور وَا گھر
 ویکھن اونڈیاں حوریاں جاناں وچوں، زہرا پاک زمین دی حور وَا گھر
 پچہ پچہ اس گھر دالے نور صائم، نور و نور اے اللہ دے نور وَا گھر

باب بیسی در پیار

بیٹی نال حضور دے پیار والے کوئی انت حساب ناں آوندے نے
 دھی لاڈلی جدوں ہے ملن اونڈی، بنی رتدے کھڑے ہو جاوندے نے
 متھا چمڈے نال پیار حضرت، شفقت حدتوں وِدمہ فر ماوندے نے
 بے حساب اکرام دے نال آقا، اپنی چادر دے اتے بٹھاوندے نے
 اٹھے دھی تعظیم دے لئی فوراً، بابل جدوں تشریف لیاوندے نے
 باپ دھی وِتے دھی باپ وِلے ویکھ ویکھ کے پیاس بجھاوندے نے
 سفر لئی حضور پر نور جدوی ہشہروں باہر کدھرے جاتا چا ہوندے نے
 سب توں بعد مل کے بیٹی فاطمہ نوں تہم سفر دے ل اٹھاوندے نے

واپس سفر توں اون تے پیر پہوں، گھر سیدہ دے آکے پاوندے نے
 باپ بیٹی لوں لکھاں سلام صائم، بگڑی امت دی چٹریے تاوندے نے

سیدہ دا غضبناک ہونا بہتر اے غضبناک ہونا ایس

شان سیدہ، عابدہ، زاہدہ دئی، ناں تخریر ہووے ناں بیان ہووے
 قلموں چاک ہوون عقلاں گم ہوون، فہم و فہم بن کے بے نشان ہووے
 اُسدا تے مقام کی کوئی چٹری، اکائناں دی جان دی جان ہووے
 طحڑا جگر دانی فرمان جینوں، نور عین حبیب یزدان ہووے
 اضطراب جسد اوکھ بنی ربد، مضطرب ہووے پریشان ہووے
 میری بیٹی دی خوشی ہے خوشی میری، جس لی بنی داپاک فرمان ہووے
 اُس تھیں ہوون ناراض حضور جس تھیں، دھی ناراض زہرا عالیشان ہووے
 بلکہ جے ہوون غضبناک زہرا غضبناک خود رت رحمان ہووے
 راضی رت ہمدار ارضی جسدے اُتے، اُسدے پار دی بھی دیشان ہووے
 جینے زہرا دے پئے شہید کیتے، کیوں ناں رت اُستے قہروان ہووے
 حق دے اُتے یزید لوں کہن والا، کیوں ناں ظالم مردود شیطان ہووے
 جھکد باطل دے اگے اوہ کیوں صائم، مصطفیٰ جسدانا جان ہووے

حضور کی سیدہ نال سب توں ودھ محبت

ناں کوئی ہو یا ناں کدی کوئی ہو سکدا، باہجہ رتبے شہہ لولاک توں ودھ
 پایا کے نہیں مرتبہ عورتاں چوں، رتبے سیدہ دے تا بناک توں ودھ
 کچا حجرہ محمدی لاڈلی دا، شانناں وچہ ہے ہفت افلاک توں ودھ
 ہو نہیں سکدے سورج تے چن تارے، بنت نبی و پیر انڈی خاک توں ودھ
 ہندا ہوویگا جگ دیوچہ کوئی ارشتہ ہو روی دھی دے ساک توں ودھ
 پر نہیں کوئی محبوب جہان اندر، مصطفیٰ انوں زہرا پاک توں ودھ

سیدہ کی حضور نال مشابہت

اٹھن بہن کردار تے حال سارا، باپ وانگ بٹی ندی وقار دا اے
 چلن پھرن نشوع و خضوع اوہو، نقشہ اوہو اخلاق پیار دا اے
 اوہو ای نور تے علم و حیا اوہو، اوہو ای خاص انداز رفتار دا اے
 اوہو ای حوصلہ تے اوہو بردباری، جذبہ اوہو عظیم اثیار دا اے
 وانگوں باپ دے بحر سخاوتان دا، دھی دے دل اندر ٹھاٹھاں مار دا اے
 نبویں نظر اونویں، اونویں ای ترشیاں، اوہو ای نرم انداز گفتار دا اے
 شہنشاہ جہاناں دا وچہ دنیا، جیویں دکھان وچہ وقت گزار دا اے
 آنجی ای سخاں دے نال بھر پور دامن، اُسدی صاحبزادی دلفکار دا اے

بھکھے رہ کے رجاؤں جہان تائیں، جیویں کم مدنی تاجدار دالے
 اونویں ای رہ بھکتھی کھاناوند ڈیتا، کم دھی او پدی نامسدار دالے
 او سوای فقر او ہو آہ سحر گاہی، اونویں ای غم امت گنہگار دالے
 صائم رات مقلے تے روزہ اپہوی سلسلہ لیل ونہسار دالے

سیدہ دوہم جہان دیاں عورتاں دی سردار ا

کی ہے کسے نوں دخل حضور اکرم، جد ہے آپ اپہر بھکڑا مسکا چھڈیا!
 دنیا وچہ ای جنت دیاں عورتاں تے، زہرا تائیں سردار بنا چھڈیا
 دو جہان دیاں سبھناں عورتاں تے، تابوری راج پہنا چھڈیا
 سر متھے تے نبی دا حکم جو بھی، ہے فرمایا ابجا فرسا چھڈیا
 کیاں دوستاں علم دے زعم اندراج وی آہدا اسلام تھیں لا چھڈیا
 جیہڑا جی کیتا بھولی قوم تائیں، قصہ جوڑ کے آپے سنا چھڈیا
 کٹ وڈھ مضموناں نوں نال مرضی، ادھا دتیا ادھا لکا چھڈیا
 ہٹ کے جہاں صائم مسلک اپنے نوں، غیراں تائیں اے رسدو کھا چھڈیا

زہرا تے عالیشان دی شان

لکھنی شان ہے تیدہ پاک دی میں، کسے قسم دی بخت منظور دی نہیں
 ایویں کراں تنقیص میں اپجیاں دی، اپہر مجال دی نہیں تے منظور دی نہیں

سب و شتم تے کراں فضول گلاں، ایسا میرا عقیدہ بے نور و کی نہیں
 ماں دی شان و چہ کراں گستاخیاں میں، توبہ میں ایسا بے شعور و کی نہیں
 خادم ہاں میں عائشہ دے کتیاں دا، ایہوسلک ہے ایہتوں مفرد و کی نہیں
 قائل ہاں صدیقہ دیاں عظمتاں دا، میری عقل دے اندر فتور و کی نہیں
 چھڑتی چاہواں کوئی گل تے چھڑ سکناں، سب کچھ کھن خاٹیں مجور و کی نہیں
 پر حقائق توں اکھ چیرا لیتی، حق کوئی دا ایہہ دے تیز و کی نہیں
 زیرِ بحث جو گل ہے اون لگی، کھڑی ایہہ عقیدے توں دور و کی نہیں
 ہرٹ دھری جے پھروں کرے کوئی اس وچہ صائم دا کوئی قصور و کی نہیں

بعض علماء و کی رائے

افضلیت دو عالم دیاں عورتاں تے! یقین بنتِ مصطفیٰ و کی اے
 صاف صاف حدیثاں دے وینج اوندرا، گل کوئی ناں لک لکا و کی اے
 شان زہراتوں افضل اے عائشہ و کی، رائے بعض حضرات علماء و کی اے
 خوب و کی اے اوہناں دلیل صائم اچھی شان پر خیر النساء و کی اے

حضرت عائشہ افضل تے؟

افضل عائشہ صدیقہ دے ہون والی ایہہ دلیل جہلائے کبار و کی اے
 مافی عائشہ صدیقہ دے کول اکرن، بیٹی آوندی نبی محنت و کی اے

بیشک تہاں توں میری اے شان افضل، کہندی دہی عری تا جدار دی اے
 جگر گوشہ میں اوس رسول دی ہاں، کلمہ نہا تدا دُنیا پکار دی اے
 نکتہ عائشہ صدیقہ بھی کھول اگوں، الفت نال ایہہ گوشس گزار دی اے
 افضل تیس اودنیادے وجہ بیشک بلاشبہ ایہہ شان سرکار دی اے
 جنت و بیح ہوساں اے پر میں افضل ایہو وڈرت کردگار دی اے
 وجہ دسی کہ جنت دی بیح اعلیٰ ہستوں جگہ جیب عفتار دی اے
 اسماں جنت و بیح نبی دے نال ہونا، جگہ خاص اوچین قرار دی اے
 علی نال ہونا تہاں جگہ تیوں، نبی پاک تو جیہ در کمرار دی اے
 زہرا ہونی خاموش ایہہ گل سن کے، کیتی گل صدیقہ پیار دی اے
 اُمّہ کے زہرا کے سیں نوں چھدی اے نالے مہوں ایہہ لفظ پکار دی اے
 ترے سردا میں کاش اک وال سہدی، اے شہزادی میرے سردار دی اے
 ایہہ دلیل حسین ہے گل اے پر اگے زہرا دے عالی وقتار دی اے
 اپنی اچھی اے عائشہ دی شان عالی، جتھے بہنچ نال عقل افکار دی اے
 ہے پر زہرا دی شان عظیم صائم، زہرا کی قطب گلزار دی اے

دلیل داجواب، بعون الوہاب

کافی نقل حدیثاں تے ہو چکیاں، زہرا سیدہ دی پاک شان دی بیح
 صاف ثابت سرداری اے عورتاں تے پاک سیدہ دی بھمان دی بیح

رہ گئی ایہ دلیل بمقام ارفع ہے حضور داباغ جنسان دیونج؟
 اوتھے عائشہ پاک نے ناں ہونا، کھلی وارے دے محل دلشان دیونج؟
 صدقے جاواں حضور دے علم اتوں، ہر اک چیز ایسے حید کمر فان دیونج
 ہر اک چیز ریندی، ہر اک وقت اندر علم پاک سوہنے غیب دان دیونج
 ایہہ بھی گل حضور نے کھول چھڑی، رکھی ذرا نہیں راز نہسان دیونج
 میرے ناں حسین تے علی زہرا، ہوسن جنت چے اکے مکان دیونج
 سدھی گل اے کوئی نہیں شبہ باقی، فائدہ کی اے گل الجھان دیونج
 اپنا اپنا عظیم مقام سب دا، صائم پائیے کیوں خلل ایسان دیونج

کردا بنی تکرم بتول دی اے

جانے رت یار تے داجلیب جانے، کئی نشان عظیم بتول دی اے
 سجدے در بتول تے کرن چوراں، کردا بنی تکرم بتول دی اے
 دھرتی پن تاسے آسمان کی اے، کردا عشرت عظیم بتول دی اے
 پردہ عورت لئی مہنگا اے جان توں وی کئی پاک تعلیم بتول دی اے
 سبھے سختیاں ہس کے کہہ لیناں، عادت صبر تسلیم بتول دی اے
 دکھ دوجے دے وی کھناں چھل سکناں، کئی طبیعت حلیم بتول دی اے
 دکھ جھلنے وندنے سکھ جگ نوں ایہو عادت قدیم بتول دی اے
 قبضہ کوثر تے صائم بتول دا اے، ملک باغ نعیم بتول دی اے

کردا صفت رحمان بتول دی اے

جھٹوں پیک پرواز کر عقل جاوے، اگرے اوس توں شان بتول دی اے
 میربان نے آپ حضور ولوں، کائنات مہمان بتول دی اے
 بندے کو لوں کی ہونی این مدح اوہدی کردا صفت رحمان بتول دی اے
 کھلی وے دی جان سے پاک تیرا، کھلی والہ اطرا جان بتول دی اے
 مدح پیا کردا جگہ جگہ اتے، رتہ پیا کتہ قرآن بتول دی اے
 سینہ سپر باطل اگے وینج کر بل، ہونی جان تے آن بتول دی اے
 ظالم امت بے شرمی داپہن جامہ لٹی لعلاندی کان بتول دی اے
 ہراک جو رحناں دی قسم رب دی، بیشک تابع فرمان بتول دی اے
 اتر سدرہ توں وحی جبریل راتیں چچی مہوندا آن بتول دی اے
 روز ازل توں ای کیتی رب سچے، بلک باغ جتساں بتول دی اے
 رستہ حق دا، ادب بتول دا اے، جب جان ایساں بتول دی اے
 ایہنوں دوزخ دی لگنی واوی نہیں، مقام تائیں امان بتول دی اے

ثانی زہرا دی کوئی نہیں ہو سکدی

علم، عمل، عرفان وے وینج بی بی ثانی زہرا دی کوئی نہیں ہو سکدی
 صبر، شکر، مقام، رضا اتے، کوئی نہیں اسرار ہور کھلو سکدی

گناہوں کے چھڑی پنچوں دی، دھونے اُمت دے کوئی نہیں دھو سکتی
 خاطر منگیا ندی اُٹھ کے رات اُٹھی، چکی ہو رہیں کوئی بھی جھو سکتی
 اپنیاں اگھاں دانور قربان کر کے، کوئی نہیں بخش نمازوں کو سکتی
 پانی بھوری لپیٹ کے وانگ نہ ہڑا، خود نوں کوئی نہیں ہو رہو سکتی
 اکو جان ہے نہ ہڑا تے بنی تہیجا، کر کوئی بھی طاقت نہیں ہو سکتی
 اُمت واسطے وار اولاد صائم، بو پے دوزخ دے کوئی نہیں دھو سکتی

سیدہ عورتاں دی ہر مرض توں پاک سن

پاک عورتاں دی ہر اک مرض کو یوں، قسم رت دی نہ ہڑا، توں ہے سی
 نور و نوح غلاظت نہیں ہو سکتی، نور عین اوہ نور رسول ہے سی
 ہند اور چوں سے سی نور پیدا، نور و نور سب اصل اصول ہے سی
 صائم پڑھیا سی سبق حیلن جھتوں، نہ ہڑا پاک داپہلا سکول ہے سی

سیدہ نساء العالمین فاطمہ الزہرا

مملکت تقدس دی شاہزادی، جگر گوشت تہی نبی محنت رزہ ہڑا
 کائنات دیاں سبھناں عورتاں دی، لاریب ہے پاک سردار زہرا
 چشم نبی دی ٹھنڈک بتول زہرا، راضی و نوح رضا کے ستار زہرا
 بیٹی سخی دی، سخیوں دی ماں سخیہ، سخی شہر دی خدمت گزار زہرا

حوریں چہرے تقدس کی قسم کھاؤں ہے اوہ پاک دامن پردہ دار زہرا
 پاک سیدہ طیبہ طاہرہ تے مانیک اختر بلبند کردار زہرا
 پیکر صدق و صفائی پاکیزگی دی، ستر پانور کس درگاہ زہرا
 لڑی شروع سادات دی کرن والی، کسے نال نہیں لڑی اکو ار زہرا
 روزہ دینے، مہلتے تے رات ساری، صبر و شکر تھیں دیوے گزار زہرا
 چچا ہتھیاں تھیں پیہو سے جان اُتے، دکھ ہو جھلے بے شمار زہرا
 شہنشاہ دو عالم دی پاک بلیٹی، قافے کردی اے لیل و نہار زہرا
 رکھدی پاک زبان نوں، شکویاں نوں، نیک بخت نے نیک اطوار زہرا
 آٹا پیہہ پکا کے ونڈ دیوے، روزہ پانی تھیں کرے افطار زہرا
 خالی موڑن نہ جانے سوا لیاں نوں، ملکہ جنت دی عالی سرکار زہرا
 راضیہ، مرضیہ، زاکیہ، زاہدہ تے، خوش سلیقہ تے نرم گفتار زہرا
 دیکھی صورت نہیں جسدی فرشتیاں بھی، مالک پردیاں دی باوقاد زہرا
 چمن پنجنن پاک دی کلی تازہ، نور چشم حبیبِ عفا زہرا
 بین والی اسغوثی رسول اندر ابوہم علم سے دی رازدار زہرا
 لبیاں اُتے قرآن داورد ہرم، اکھاں رکھدی اے اشکبار زہرا
 میرے اُتے دی مالکا بخش امت، عرضاں کرے رور و بار زہرا
 اپنے واسطے کچھ بھی چاہندی نہیں، امت لئی رہندی بیقرار زہرا
 زاری آجھنوردی یاد رکھے، امت امت دی کرے پکار زہرا

ہے خاتونِ قیامت، خاتونِ جنت، واللہ اعلمت ما ب خود دار زہرا
 سبھناں عورتاں تھیں جنت و جہنم ہوں ہوی قدمِ نبی عزت دار زہرا
 شرع آئے تہاڑے دی کر چھڑیا، میرے اگے ہے قائم حصار زہرا
 ورنہ صائم تے تہاں دی قبر آئے، سجدہ ریز ہندا بار بار زہرا

حنوروی شہادت دی افواہ تے سیدہ دی
 بیقراری

مسلماناں دا اٹھ دی جنگ اندر، جہدوں سبھی عظیم نقصان ہویا
 مدعا ذالہ شہید حنور ہو گئے، شور و جہدینے دے آن ہویا
 کوچے، گلیاں مدینے دے پیر وں بہراک فرد سبھی پریشان ہویا
 پہنچ بنجر جس دم زہرا پاک تائیں، درود و الم دا شروع عنوان ہویا
 کرب نال زہرا ایسی چیخ ماری، لڑے و فتح زمین آسمان ہویا
 حالت زہرا معصومہ دی دیکھ کے تے خون جو راندی اکھوں روان ہویا
 تڑپے پی ٹھڈی تہا ہنر دی، ڈھٹا حال چنے نیم جان ہویا
 لڑہ آ گیا عرشِ عظیم تائیں، برپا حشر صائم آن سان ہویا

ایضاً

چادر اوڑھ کے روندیاں گھروں باہر جدم سیدہ خیر النساء آئیاں
 جھڑمٹ وچہ معصومہ نوں لین خاطر حوراں کردیاں آہ و لقب آئیاں
 آیا غشت تے ڈگیاں دھرت اتے باہر جدوں بنت مصطفیٰ آئیاں
 حراماں پاک رسول کریم دیاں، سن کے غماں دی مام صدا آئیاں

سیدہ معصومہ داپریغام

کھٹے وکھر رسول دیاں گھر دیاں نوں مانی اک مدینے دی آوندی اے
 پتھا جھل کے سیدہ پاک تائیں، درد مند پئی ہوش کراوندی اے
 آئی ہوش جدم زہرافاٹھ نوں، حال غماں داسارا پچھا وندی اے
 داستان سن کے المناک ساری، نال ادب دے عرض سنا وندی اے
 حکم ہووے تے خیر میں لین جاواں، مانی نیک اجازتاں چاہوندی اے
 شالا خیر بھتیوے مانی جا بھتی، زہر اکرب دے نال فرسا وندی اے
 میرے بال دی خیر دی خبر لیاویں، رور و زہر اپریغام گھلا وندی اے
 آکھیں بابل تیرے فراق اندر، بیٹی تیری پئی جان گو اوندی اے
 میرا حال دیس جو جو ویکھیا ای، دیتیں دھی جس طراں کبر لا وندی اے
 آکھیں جھٹو پیتی داداغ کیوں، جینوں اتاں دی یاد تڑپا وندی اے

ما، وی تیس تے باپ وی تیں میرے میری جان جدائی جلاوندی لے
 آکھیں مرنگ جائیگی دھی تیری، مانی سُنڈیاں منجوبہا وندی لے
 درواں بھریا ایہہ لیکے پیغام فوراً، مانی اُحد پہاڑوں جلاوندی لے
 آگے دُٹھتے بھائی شہید ہو یا پھیتی قدم اوٹھوں آگے چلاوندی لے
 آگے نظر آیا لا شہ باب داسی پیر اوٹھوں وی آگے اٹھتا وندی لے
 آگے زخماں تھیں پتر بیتاب دُٹھا، نظر اک اوہے وئے پلا وندی لے
 پانی گھڑ دایتز سوال کیتا مانی سیتے وچہ درد دبا وندی لے
 اک نظر کر کے زخمی اہل وئے فوراً نظر انور تھلے جھکا وندی لے
 مین ہاں بنت رسوں دے کم چلی، اکو ذہن وچہ ورد پکا وندی لے
 آگے دُٹھاسی جھرمٹ مجاہداں دا، کول منہجے کے قدم لگا وندی لے
 رور و سیدہ، زاہدہ، زہرہ دا، درواں بھریا پیغام چکا وندی لے
 ہندے گئے سُن سُن بیقرار آقا، جیوں جیوں مانی احوال سنا وندی لے
 اوندے پئے آں اکہیا حضور اکرم، مانی سُنڈیاں قدم پرتا وندی لے
 دتی آن بشارت سی سیدہ لوں، سُن کے سیدہ: شکر سبحا وندی لے
 تدنوں آن آقا مصطفیٰ پہنچے، زہرا خوشی ہزار مست وندی لے
 پٹی آن کے بابل دیناں پیراں، تالے ہوش حواس و نج وندی لے
 شفقت نال حضور نے پیار دتا، زہرا وندی تے مسکرا وندی لے
 تالے عرض کر کے مانی اوس تائیں، بابل کولوں انعام دلا وندی لے

نبی پاک نے چیا کی چاتویں، بائی ادب تقیوں عرض الاوندی اے
 دن مشورے زہر ادا سا تھ چاہوں، بانڈی کچھ وی ہوزاں چاہندی اے
 کہاں والے نے کہا منشور سالوں، زہر امہر شہادت دی لاوندی اے
 مددے مانی دے صائم مقدران توں جو چاہی ہوگی اوہ پو پوہدی اے

حضور کی اُمت واسطے آہ و زاری

وَإِنْ مِنْكُمْ آلَاءٌ رِدْهًا آتَىٰ أُمَّتِي نَبِيٌّ بِيْتَابُ هُوَ كَيْ
 غم اُمت و پورے حضور ایناں دیدے سرخ مثال عناب ہو گئے
 کھلی والے ویجھ کے عجب حالت بقراری کل اصحاب ہو گئے
 صبر کردہ حضور بسپ کرن عرضان اتارے ہالہ رخ بہت اب ہو گئے
 بڑاں آویے قرار حضور تاپیں، بسنظر بے اپنے آنجناب ہو گئے
 ہاواں مارا اصحاب کی کل زخمی سے، جارا اگھاں یوں سرخ بولا بہت گئے
 بیقراریاں بیچہ حضور دیاں، لہرزہ شیر فر دوس سے باب ہو گئے
 اُمت عالمی سے غماندے ناں عالمی سن و کھی رسالت آہ ہو گئے

اصحاب رسول و امثلوہ

تاجدار دو عالم دنی و بیچہ حالت ماہوش گذرا اصحاب و جنس اولیٰ نے
 سڈو سیدہ فاطمہ پاک تاپیں، آخر بیچہ صلواتوں پکاوندے نے

سب نوں پتہ سی بیٹیوں و ہندیوں اور سبھی غم سرکار بھلاؤ نے
 غم کیداری ہووے او بھل جاوے ہنجر وکے تے مسکر اوہ نے
 بی بی پاک وے ول سلماں تاپیں، کر کے مشورہ آنر گھلا وندے نے
 در زہرا تے آسلماں حضرت، السلام علیکم سناؤندے نے
 ہو کے اوٹ اندر پچھی گل زہرا، سارا حال سلماں بتاؤندے نے
 سینہ سلیا زہرا دا گیا صائم، سنجوساوں دی بھڑی دکاؤندے نے

سیدہ دی باکیاں والی بھوری

بگل مار کے کھس دی گھروں فوراً، سبھناں عورتاں دی تاجدار نکلی
 تن تن حال بابل درو مند والا، ہو کے نال درواں بیفہ راز نکلی
 پردے پون اُمت گنہگار اتے، پردہ پوش نکلی پردے دار نکلی
 باران نالوں سی و دھم جو تداؤ سنوں، بھوری اور بھڑی بھڑی باد و راز نکلی
 حوراں تڑپیاں باغ بناں اندر، روہدی جیدوں زہرا زار زار نکلی
 زہرا پیر جید بوسے توں باہر پایا، نال حوراں دی صائم قنار نکلی

سیدہ فاطمہ الزہراء اور ہارسالت وجہ

کھس و سچ محمدی لادنی دانی نکلی ہاہ جناب سلماں دی اے
 سو سوٹاکی اے اوہدی ردائے شاہ زادی جو باغ جنان دی اے

روز ازل توں جہانوں دے چھڈی، شاہی رت نے کون و مکان دی اے
 پلدا جہان دے بُوے تے جگ مارا، حالت ایہہ او سے خاندان دی اے
 آخر حاضر حضور دی وچہ خدمت پٹی ہوئی، شاہ و وجہ ان دی اے
 صام ویکھ، حالت اکھیں باپ دالی، نکلی حیح پٹی پریشاں دی اے

سید فاطمہ الزہراء مشورہ

دیوے پئی تسلیاں باپ تائیں، میڈا اشکاں دا آپ برساوندی اے
 آپ ہاہ تے ہاہ پئی مار دی اے، چپ بابل دے تائیں کراوندی اے
 ویکھ پٹی دی حالت عجیب فوے، حالت عجب حضور تے آوندی اے
 اے پر اشکاں دی اولویں قطار لگی، اولویں ای ہاہ آسمان ول جاوندی اے
 درواں بھری فنا دیو چہ زہرا، کرم امت دے اتے کماوندی اے
 کر کے مشورہ نال عجیب دل دے، ابو بکر دے کولوں پچھاوندی اے
 صدقے ہوو گے امت دے بدھیانتوں، کماں تے نبی دی پئی نرط پادندی اے
 کیتی ہاں! صدیق نے پھیر زہرا، رخ جہل دے ول پرستاوندی اے!
 امت، دیاں جواں توں تیں صدقے، ہو سواد بھتی عرض الاءندی اے!
 کیہا علی نے ہاں! حسین تائیں، پاک سید پھیر فرماوندی اے
 صدقے ہوو گے امت دے پچھانتوں، زہرا پتھراں تائیں سمجھاوندی اے
 جیہا اوہناں وی ہاں! تے پھیر زہرا، روروالدوں عرس سنناوندی اے

میں قربان ہاں اُمت دیہاں عورتانوں بگڑی امت ہی صائم بن اوندی اے
سن کے مشورہ نبی دی لاڈلی دا، رحمت رب دی جوشن وچہ آوندی اے

سیدہ ول رتد اپنی عام

کل تم کیتی ایدھر سیدہ نے، اودھر کرم سی رت الا نام کیتا
جسرا ہاں غنور دی ویش خدمت، پیش اللہ وا آن سلام کیتا
نالے دت اسی رت جو سیدہ نوں، ادب نال اد پیش پیغام کیتا
ڈکڑے ناں کہہ دیو فاطمہ نوں، اسماں امرتے تے دوزخ حرام کیتا

مقولہ شاعر

دساں شان کی سیدہ فاطمہ دکا، ایہہ جہان اوہدا، اوہ جہان اوہدا
سارے جگ نوں رزق تقسیم کردا، منتھیں اوسدی اے باجبان اوہدا
کوثر اوہدا تے اوسدے پچیاں دا، تم رب دی باغ جنسان اوہدا
خوڑاں ساریاں اسدیاں بانڈیاں نے، بردہ، نضر، خادم ہر علمان اوہدا
امت واسے جنت خریدنے لئی، کنبہ کربل وچہ ہو یا تیران اوہدا
چہنہ امت نوں خلد ظرار دیناں، کیتا امت نے باغ ویران اوہدا
کسے کیتاناں کسے کا حشر توڑی، امت اتے ہے چہتر احسان اوہدا
کبویں جاوے گا دوزخ دے وچہ دوسو، صائم ازل نوں اے صلح خوان اوہدا

خاندان نبوت دی سخاوت

حضرت حسنؑ نے حضرت حسینؑ سے دعا کی اور ہو گئے یہاں رہیں
 خبر لینے پیارے نواسیاں دی، آئے رسائل سے تاجدار حسینؑ
 حالت دیکھ کے پاک شہزادیاں دی، کھنڈے زہراؤں نبی مختار حسینؑ
 منوں نذر استفا خدا دی، دم سے خوب علاج سرکار حسینؑ
 فضلہ باندی تے زہرا نے تڑپتی، تانے منوں سے خیر کرار حسینؑ
 روزے تن تن رکھاں گے اسپں تینے، کرے عرض تے نامدار حسینؑ
 مٹی نذر تے اللہ شفا دی، کیتے کرم رب کردگار حسینؑ
 تندرست ہو گئے سی شہزادے باغ جنت دی چھڑے سرار حسینؑ
 نذر کرنی سی پوری تے گھرانہ زہرا، علی و ہندے جھاتی مسار حسینؑ
 سحری کھاں خاطر نہیں سی چیز کوئی، چیدر جاوندے وچہ بازار حسینؑ
 جاشمعون یہودی توں جوں حضرت، روٹی واسطے آندے ادھار حسینؑ
 کچھ سیرن جوں جو علی مولا، دیندے زہرا دے پیش گزار حسینؑ
 چکی نال پھیٹا آنا آپ زہرا، روزہ رکھ لیندے نامدار حسینؑ
 شام ویلے افطاری دے لئی کھانا، کرے شوق دینال تیار حسینؑ
 بھتی کسے نہیں سی اچھے اک بڑکی، کرے بانگ داپے انظار حسینؑ
 تذلوں آن سوالی سوال کیتا، کھدے اللہ سے عجب ہر ار حسینؑ

روٹی بیہوش ہو سکتی ہیں ہاں ایک ماہ سال سنن دے پے سارے عزت و احترام سے
 حصہ علیٰ حد اپنا دین چلے، سب سے کھڑے عزت و احترام سے
 روزہ اپنا خوشی سے نال مڑے کے کھڑے پانی دینا ل اقطار میں
 دُجے دن اقطار کے لئے لہنا، کھڑے پھر تیار سرکار میں
 آئے اک نیم سوال کینا، کھڑے کل والی پھر کار میں
 اولوں پانی بھرتیں کھول دے آپ روزہ اولوں روٹیاں پونڈو کار میں
 پتہ روز اقطار لہی پیر اولوں، جہاں سے سرکار میں
 عین وقت انوار سے پھر اولوں بہت سے زربن اشرف میں
 قیدی ہاں! سوالی نے کہا تمام، لہنا سب دیندے باوقار

رُپا علی

والد شان رسول دے گھر دیاں دی ہاں کوئی جان رکینا ناں کوئی جان سکدا
 راہ حق اتے اہل بیت وانگوں، کون کربہر چیسے قرآن سکدا
 لگا تار فاقے اندر آپ رہ کے کون کر ایہناں وانگوں ان سکدا
 بیختم پاک وانگوں تمام ہو رکھڑا، ہوساں تے مہربان سکدا

چیدرا کرار کے ^{علیہ السلام} ہشت ہزار دربار کی ^{مصطفیٰ} مصطفیٰ کی ^{صلی اللہ علیہ} وچہ
 کر کر فاقے مسلسل تے ودھ حدوں۔ لاغر شہیر شہیر سرکار ہو گئے
 چیدرا انکلی پکڑ شہزادیاں دی، حاضری دے وچہ دربار ہو گئے
 جہم حضرت حسین و الرزداسی، ایسے حسین نجیف و نزار ہو گئے
 رنگ و بچھ کے زرد شہزادیاں وار بے قرار عربی تاجدار ہو گئے
 حالت چیدرا نے عرض تمام کیتی، فاقے جو یوں ہی لیل و نہار ہو گئے
 سن کے حال ایشا تے بھکھ والا کم سوچ وچہ شاہ ابرار ہو گئے
 دل وچہ بیٹی دے حال دی ہو ک اٹھی، ایسا نم ایسا بے قرار ہو گئے
 صائم تیناں نوں نے کہ حضور اکرم، گھر بیٹی دے فوراً تیار ہو گئے

بیتدہ داصبر تے شکر

آکے ڈھٹاتے بیتدہ پاک زہرا، کھڑیاں ہسین مشغول نماز اندر
 پنجو جاری عبادت دے وچہ ہسین، ڈبیاں ہوئیاں سن سوز و گداز اندر
 لرزہ لرزہ سن پیش ہوئیاں، زہرا بارگاہِ بے نیب از اندر
 لاغر جسم سی کنب دا پھیر بھی سن، کھلیاں ہوئیاں قیام دراز اندر
 فارغ ہو کے نمازوں پاک زہرا، ایساں خدمت میر حجاب از اندر
 مشکل ناں سلام ہی گیا سنیا، بیسی ایسی کھڑی آواز اندر

بناں دُسیاں ظاہری حال سارا، ڈھلی ہے سی حقیقت مجاز اندر
 حالت دیکھ کے بیٹی دی نبی اکرم، سوچیں غماں دے پئے انداز اندر
 غم بیٹی دے چشمہ اشک بن کے، چھلک پئے چشم نیم باز اندر
 کھسی والے دے اٹھرو گئے فوراً، صائم بارگاہ کار ساز اندر

رَبِّ وَلَوْ سَخَّوْتِ وَالْعَامِ

اوسے وقت جبریل امین آئے، کر پیش سلام قدیر دتا
 کیا سوہنیاں دیاں مہیو آں نے کائنات واجگے مے پیر دتا
 نالے کہا آقا! اہل بیت تیری، حد صبر تائیں کرا خبر دتا
 ایہہ آزمائش سی رب قدیر دتوں، امتحان سب نے منتظر دتا
 جیڈر، زہراتے فتنہ کمال کیتی، پرچہ خوب اے شہر شبیر دتا
 گھلیا مینوں سی رب نے روز تے، کھانا مینوں سی سمجھ فقیر دتا
 میں ساں آیا مسکین یتیم بن کے، میں ای ہو کا سی بن کے اسیر دتا
 ایس بخشش واصلہ کمال سب نوں، ہے خدا نے سمیع بصیر دتا
 سورہ وھر دیاں آیتاں رب ہے، تیری آل نوں تحفہ منیر دتا
 یٰطَاعُونَ اَطَاعُوا دیکھ تان دیکے صائم رب انعام کثیر دتا

فقر کی شان

کرتی پیندی قربانی دینی بے تازہ، گلاں تال نہیں راضی خدا ہندا
 پھراوندے انعام خدا و توں پیدا جودوں اے جذبہ سخت ہندا
 روزہ پانی بھیں کھول سوا لیاں نوں، بنیاں سوکھا نہیں کھانا کھلا ہندا
 اس دے وچہ بھی شک نہیں سب کو لوں، ایہ نہیں فرض عظیم نبھا ہندا
 بلاشبہ جذبہ اہل بیت ورگا، ہر کس باکس نوں نہیں عطا ہندا
 پھر بھی لازم اے جھٹوں تک ہو سکے رہوے مالک توں بندہ خدا ہندا
 جسے ناں بادشاہ اندر سنا ہووے، اودہ نہیں بادشاہ انرا گدا ہندا
 شہنشاہی توں ودھ اوہ فقر مند، جھپڑے فقر اندر استغنا ہندا
 بلکہ مند اے اصل فقیر اوہو، جھپڑا دنیا دا حاجت روا ہندا
 اپنے آپ لی فقر نہیں کچھ پامندا، فقر تاجدار خدا الی ہندا
 رکھیا جینے ہووے اپنا پیٹ اگے، اسدا فقر اے مکر و ریا ہندا
 پاکے چوغہ فقر ادا جسم اتے، ہرگز نہیں محبوب منا ہندا
 مہنا فقر توں منگنا غیر کو لوں، فقر آپ ہے بھر عطا ہندا
 پکائناں ساری جبر و جبر سمٹ جائدی، صائم فقر ہے ایسا دیا ہندا

زہرا کی سخاوت جنت و جہنم

اک دن سیدہ فاطمہ کول آ کے، سائل کپڑے دلہی سی سوال کیتا
 کپڑا کپڑا میں کراں عطا اس نوں۔ زہرا پاک نے دل بیج خیاں کیتا
 اعلیٰ چیز دیواں سب توں راہ ریدے جویں حکم رب ذوالجلال کیتا
 گھڑتہ شادی دا دتا سی باپ چھڑا، صدقہ اوہ زہرا بے مثال کیتا
 دیکھ رب کماں ایشا تائیں ہسی کرم تے تھنل کماں کیتا
 جوڑ اجنت چوں آیا جبریل نے کے، اچاز ہڑا دا ہورا قبیل کیتا
 کسے تائیں نصیب نہیں ہو سکدا، حال رتیبہ جو نبی دی آل کیتا
 لا جواب دیوں ایہناں ایشا کیتا، کرم رب اونویں مال مال کیتا
 اسناں چھڑ کے زہرا دی پاک سنت، اپنے آپ تائیں پائماں کیتا
 نکلے جان سخاوت داناں میں کے ایناں اسناں پیارے مال کیتا
 پیرے اک دے آج وی دس بلدے ایہر وعدہ اے اوس لچیاں کیتا
 اپنے وعدے دیوچہ نہیں فرقی جسے، آئم کردی وی رتی سوال کیتا

عربی دی گستاخی حضور و انعام

حضرت ابن عباس روایت کیتی، لگا ہویا دربار سرکار و اسی
 حاضر خدمت دیوچہ اصحاب سہین، بدل برسدا نور انوار و اسی

بنو سلیم قبیلے دا اک بندہ، آ بے ادبی و الفطرت پکار دا سی
 سخت لفظ حضور نوں کہے اسنے قبضہ کھچا عمر تلوار دا سی
 غصہ پڑھیا سی کل اصحاب تائیں، بحر غضب والا ٹھاٹھاں دا سی
 کجھناں آکھیاں نادان تائیں، ہو یا حکم مدنی تاجدار دا سی
 سوہنے نال پیار توجید دی، ہو یا اوس تے اثر گفتار دا سی
 نبویں دھون کر کے مسلمان ہو یا، پٹا گلے وچہ پیا پیار دا سی
 پچھیا حال حضور نے پھیر استوں، دولت مال گھریا پروار دا سی
 دیا اوس محتاج تے پاں بھکھا در ذاک قصہ اُس نادر دا سی
 سن کے حال اصحاب دل رنج ہو یا، کھلی والے حبیب غفار دا سی
 بے کوئی ایس نوں جیہڑا اک اڈھ ڈلوے ہو یا حکم سرکار غمخوار دا سی
 سعد بن عبادہ نے حکم فوراً من لیا سیدنا سردار دا سی
 اکو ڈاچی سی اوس دے کول صائم، او ہو ای سوہنے سن نذر گزار دا سی

حضرت علیؑ تے زہراؑ دا ایثار

سر ڈھکو کوئی ایہدا اصحاب تائیں، حکم پھیر حضور فرما دتا
 سرتوں لاد عامہ کر آ رہیڈر، اُس محتاج دے تائیں پہنا دتا
 اوہے کھانے لئی تیسری وار مڑ کے، ایسی سوہنے نے حکم لگا دتا
 ایسا، ایسی افلاس اسلام آتے، سر معذوری توں سب نے جھکا دتا

لیکے نال سلمان ٹرپے استوں، گھر گھر پہنچ کے بوہا کھڑکا دتا
 ہراک گھروں سی صاف جواب بلیا، ہر تھاں ڈیرا سی غربت جسا دتا
 گھر معصومہ معظمہ فاطمہؑ، آخر آن سوال سنا دتا
 بی بی سن کے سلمان دی عرض ساری، گھر دا حال تمام بتلا دتا
 تنہا دناں دافاقہ سے ساریا تنوں کھلی وارے دی بیٹی فرما دتا
 ہینے ستنے زحمتیں تھکے، پریشانی داعسا لم دکھا دتا
 پر نہیں خالی سوالی نوں موڑ سکدی ہڑ کے اکھ زہرا بر ملا دتا
 آپ فاقیاں تے فاقے کٹ کے بھی، سائل اتنے سی کرم کما دتا
 کپڑی چیزیں کراں عطا اسنوں، خود نوں سوچ وچہ زہرا ڈبا دتا
 دیکھو سائل سے صائم مقدران نوں، کرم کر جس تے بے بہا دتا

زہرا داسائل نوں چادر عطا کرنا

جیٹری چادر تھہیر دیاں عظمتانندی، قسم حوراں دیاں کھانڈیاں نے
 جیٹری چادر مقدس دیاں رفتانوں، عزتاں آوں سلامیاں انڈیاں نے
 جیٹری چادر بے داغ دی چھاں سلٹھاں، مریم ورگیاں آونا چانڈیاں نے
 اوہو چادر پکڑا، سلمان تائیں، صائم سیدہ حکم فرماںڈیاں نے

سیدہ ام کلثومؓ کی سخاوت و اثر

ایس ویس ایس ایس ایس ویس گھرے کیہا نہ ہرانے ہن جو بہا کے تے
 جاؤ لے کے یہودی شمعوں و تے بجا کے دیو گل سمجھا کے تے
 کہیو چادر سے بنی دہی گھلی، دیہہ ناج کوئی استوں وٹا کے تے
 لے کے چادر سلمان تے ٹرے سائل، دسیا حال شمعوں نوں جبا کے تے
 سن کے گل شمعوں سی تڑپ اٹھیا، لگا کہن اگوں تلمسلا کے تے
 بالیقیز اسلام سے مذہب سچا، کہیا قسم تو ریت دی کھائے تے
 سچا بنی اے! بخشدی دہی جمدی، چادر سائل نوں کرم فرما کے تے
 کلمہ پڑھ نوراً سلمان ہو یا، لگا کہن پھر ادب بجا کے تے
 چادر بنت رسول دی کھڑو ویس، کہیا اکھٹوں نیر وگا کے تے
 کھڑوں باہر انوراً سکی کہن آیا، پڑ وانیاں والی چمکا کے تے
 کیتے نوراً سلمان نے پیش چادر، خدمت چہ جناب ہی آ کے تے
 نالے دسیا شمعوں داس حال سارا، جویں آئے سی کلمہ پڑھا کے تے
 جیٹرے آندے سی وائے وائے پیش کیتے تے سچا چکرتے رکھے لیا کے تے
 آیا پیسہ پکائی کی آپ روٹیا، وائے سائل نوں سب کلمہ اٹھا کے تے
 کیتی عرش سلامت نے ادب بینی، کہ لٹیو پچیاں جو گا بچا کے تے
 زبیر ایسا موڑے نہیں صائم، اہل بیت سخاوت فرما کے تے

رہائی

کھلی داری محمد رسول اُتے، ختم ہے جگ دکی میربانی دکی حد
 ختم بندتے ابے حیا رکتار اُتے، قوت ہندیوں دکی مہربانی دکی حد
 ہو گئی ختم جناب حسین اُتے، جذبہ عشق تے غیرت ایمانی دکی حد
 گھر بار حسین دتائے وارصام اُتے، ختم قربانی دکی حد

رسول و اسوالی قبول و کھر

کھلی داری دے وچہ دربار اک دن، سائل کھینے دایا بندتے
 بھکھا ہاں کچھ کرو عطا مینوں، دروزاں آواز لگا و بندتے
 حاضر کول تے نہیں! کچھ ایس ویلے، کھلی والا ارشاد فرما و بندتے
 پھرین گھلا ہاں تینوں ایس دے تے، خانی بھتوں مان کوئی تے آ بندتے
 گویا اہل کھر مے خور اُتے، سائل آن سلام سنا و بندتے
 اہل بیت محمد و یو ادم و رولے، سلام بھگہ و احال بتا و بندتے

کچھ بھی نظرناں آپا بھیرت اُسے لئی

کھڑے وچہ سرکار تے نظر پیری، کچھ کھی نظرناں آپا بھیرتے لئی
 بنی جہناں خاطر کائنات ساری، پریشیاں اوہ نے کائنات تے لئی

آپ ٹھکتے نہ صبح توں جی سارے انتظام دیا نہیں کچھ رات دے لی
اپنی جان اتے صدے جھلے نہ ٹکڑا رو رو جی ڈاڑے لی
سیتے ہین شہزادے اک کھل اتے جا کے دوہاں نوں زہرا بگا فدی اے
نال پیار اٹھاں! اٹھاں صائم، کھل سائل دے تائیں پکڑاوندی اے

گلے دی کینٹھی خیرات کرنا

لیکے کھل سوالی نے پھیراگوں، اذب نال ہے سی التجا کیتی
اہل بیت محمد دیوتساں اتے رحمت ہے اللہ بے بہا کیتی
بیشک کرم ہے تساں کماں کیتا، مینوں کھلے ہے چھڑی عطا کیتی
پر میں ہاں بھکھا روٹی چاہو نہاں، بڈھے سائل تے سہی صدا کیتی
اُس دن زہرا توں گھلی سی کسے کینٹھی، اوہ بھی گلے دے ناوں جدا کیتی
پاکے سائل دی بھولی دے وچہ کینٹھی، کھلی دے دی بیٹی دُعا کیتی
ہر تھاں زہرا کماں ایشا کر کے سے سخا دتاں دی انتہا کیتی
چھڑی چیز آئی گھر دیو چہ دسام، راہ اللہ دے فوراً فدا کیتی

سائل دی اہلیت واسطے دُعا

بڈھے سائل نے کینٹھی نوں وچ فوراً کھان پین دا کٹھا سامان کیتا
مسجد نبوی دے وچہ حضور تائیں، مٹر کے ادبوں سلام سی آن کیتا

اہل بیت دبی خاطر دعا منگی، آئین سہمی، نبی شہدایان کیتا
اللہ اوہناں تے کرے احسان صائم پیر کاتے پے جیناں احسان کیتا

اہلیت واسطے غیبی کھانے لئی حضور دمی دعا

کیتے سیدہ عالیہ پاک اتے، کرم رب سچے بے بہا ہلین
گھر بیٹی طمع صومدے نبی سرور، اک روز تشریف فرما ہلین
پچھدے بیٹی توں حال احوال گھر و اشقت نال پیار کھنڈی ہلین
تیاں دناں دے بھکھے تے جی سار، عرض کردیاں خیر النساء ہلین
دیکھ فقر فاقہ بیٹی لاڈلی دا، سوچاں سوچدے شمس الفتحی ہلین
بھکھے آن پٹے نانا نے جان تائیں، دونویں فاطمہ دے مہ لقا ہلین
دیکھ حال حضور نو اسیاں دا، در خالق تے کرے دعا ہلین
مریم بنت عمران توں غیب وچوں کھانے کھلے جیوں میر خدا، ہلین
اوسے طراں ساتوں غیبوں بخش کھانا، کہند خالق توں خیر لوری، ہلین
منگدیاں سار دعا خدا ولوں، کرم خاص ہوئے برسلا ہلین
غیبوں ہو یا پیالہ اک آن ظاہر پر دے بہد کاتے خوشنما، ہلین
زریں کپڑا اٹھیا جاں سیدہ نے، کرم اللہ نے کیتے سوا، ہلین
گوشت نال بھر لوڈ سی اوہ کاسہ، مہکاں خوب جس وچہ خالق، ہلین
خوشی نال صائم کاسہ چک زہرا کے بابل دے رکھدیاں، ہلین

غیبی کھانے کی دعوت

کھلی والے محمد رسول عربی، اللہ پاک کا شکر بجاوندے نے
 کھاؤ اللہ رسول دانام لے کے بیٹی تائیں ارشاد فرماوندے نے
 زہرا حسن حسین تے نبی سرور نے لکے غیب والا کھانا کھاوندے نے
 ایسا عجب گوشت لذت دار ایسی حیرانت حنائیاں آوندے نے
 خوشیاں مال سارے شکم سیر ہو کے، سو سو وار الحمد سناوندے نے
 اونویں اکی اوہ بھر پور سی اچے کاسہ شاماں واسطے سا بنجھ لگاوندے نے
 اوہ پھر گوشت کھا ہارات ویلے پھر صبح دی خلط بجاوندے نے
 کاسہ اونویں سی پھر پور ہند اسارے آہند گوشت و تافندے نے
 ست روز مسلسل اوہ رہیا کھانا، اہلبیت پے خوشی مناوندے نے
 روز ستویں حضرت حسن باہر، کھینڈن لی تشریف لیاوندے نے
 کھا پینے ولوں اک بی بی نے پھیسی ہتھ کھل حوال تیاوندے نے
 کھانا عجیب چوں گھلیا سا سانوں، اپنی شان بکار و کھاوندے نے
 مڑ کے آئے تے کھانا می ختم ہو یا، صائم کاسے دل نظر جان پوتھے نے
 جے ناں دسد بکداناں کدی کھانا کھلی والے ارشاد فرماوندے نے

مُسَدِّس

لکھاں رحمتاں، لکھاں سلام ہوون، کھلی والے دے دے خانداں اُتے
 زہرا سید پاک دیشان اُتے، کھلی والے دی رُوح تے جان اُتے
 کھلی والے دیاں اکھاں دی ٹھنڈ اُتے، خاجد رومی شمع دیشان اُتے
 جہنے و زرا تیں صدقہ فاقیانے، خوشی ال جھلے اپنی بسان اُتے
 زنبہ اوس تقدس مآب وال، لفظاں نال تے دسیا جاندا ای نہیں
 دُکھ جھل صائم جہنے عمر ساری، حرفِ شکوہ زبان تے آندا ای نہیں

سیدہ دے مہتھاں دے چھالے

بلاشبہ مثال اک عورتاں لئی، زہرا پاک واپاک کردار ہے سی
 آٹا پینا، پکاؤناتے وند دینا، ہر روز ہندی لہو کار ہے سی
 چکی پیہ پیہ کے مہتھاں نوں پے چھالے پیرناں ہو وندا ختم ایشا رہے سی
 رسدیاں زخماندے درد نوں ضبط کر کے، کر دی ٹسکر زہرا بار بار ہے سی
 پانی ڈھو ڈھو کے جیڈر کتر داوی، شانہ نال زخماں دا غدار ہے سی
 زہرا پاک نوں نال پیار صائم، دتا مشورہ جیڈر کتر ہے سی

حضرت علیؑ و ام مشورہ

کہیا سیدہ تائیں کرار حیدر، اپنے موہنڈے توں کپڑا مٹا کے تے
 آئیاں مالِ غنیمت وچہ لوٹیاں نے، اک تیسویں تنگ لٹو جا کے تے
 گھریا پوسے فاطمہ پاک آئیاں، حیدر صقدر و احکم بجا کے تے
 گھریلے ناں اگوں حضور اکرم، مانی عائشہ نے پھیا بھٹا کے تے
 کیویں اون ہو یاد سو گل ساری، زہرا دسی سی گل بھجا کے تے
 اک کنیز ساں باپ توں لین آئی، چھاپے ہتھانڈے کہیا دکھا کے تے
 آئے جدوں حضور تے مانی عائشہ دسیا گل پیغام سنا کے تے
 گھر سیدہ دے ساک نی سرور فوراً آئے سی کرم کما کے تے

حضور و اجواب لاجواب

لیٹے ہوئے سن زہرا تے علیؑ اگے اٹھنا فوراً تعظیم لئی چا ہونڈے نے
 اپنے اپنے تہاں تے لیٹے، ہر دونوں، نبی اللہ ص کے حکم فرماونڈے نے
 آپ دو ہاندے نبی وچکار لیٹے، مقدم علیؑ دے سینے تے لاؤندے، نے
 شہقت ناں آقا علیؑ پاک تائیں، نورِ قیام کی ٹھنڈی چاوندے نے
 خواہش تہاڈی توں بہتر میں حیردساں، نبی اللہ ص کے پھر سناؤندے نے
 لوکاں تائیں کنیزاں غلام دیوں، گھر وچہ سبق عظیم پڑھاؤندے نے

سُونِ وِیلے دَانَبی کریم سرور، شانان والا وظیفہ سکھاوندے نے
 اللہ اکبر پڑھیا کرو وارچوتی، تیتی وارالحمد بتاوندے نے
 تیتی واری پڑھ لیناں سبحان اللہ تینے جملے سرکار سکھاوندے نے
 خادم نالوں ایہ بہترے تسال خاطر صائم گل انخیری مکاراوندے نے

تَمَّ الْفَقْرُ فَمَوَّالِدُ

جتنے ہار جاون ناما عقلاں، تم الفقر وا اوھتوں آغا ز ہندا
 نکتہ کھولیا حضرت سلطان باہو، لامکان و افقر شہباز ہندا
 فقر ہوئے تمام تے رب ہندا، ختم بے تے دا امتیاز ہندا
 تم الفقرے ارفع مقام اتے، ہو سق دا ختم ہے ساز ہندا
 ہر اک چیز توں ایس مقام والا، لایحتاج ہندا بے نیاز ہندا
 رہندی کوئی ضرورت نہیں اوس تائیں، بے پرواہ ایسا پاکباز ہندا
 فعل اوسدار بدافعل ہندا، راز اوسدارب دا راز ہندا
 اُندی نظر نگاہ خدا ہندی، اُسدا بول خُردانی آواز ہندا
 اک گھڑی وچہ ستر ہزار اُس تے ظاہر جلوہ اے برقی انداز ہندا
 اک تجلی جے اوہناں چوں بولے جگتے، ظاہر طور دا پھیر اعجاز ہندا
 تم الفقرے اے پر مقام اتے، اوہو جلوہ اے نظر نواز ہندا
 بلکہ فعل متن مزید پکارا اوسے، بار بار صائم باز باز ہندا

پہلی روح جنازہ رادی اے

ست رُوحاں عظیم نے پچھ دُنیا، تم فقر وے ارفع مقام اُتے
 کھلی والا محمد سردار سب دا، شاہی ختم محمد وے نام اُتے
 روح اول اے سیدہ فاطمہ دی ابو ہے تاجو رفقہ تمام اُتے
 ہو گزریاں نے ہو چار رُوحاں، کر کے خاص احسان اسلام اُتے
 ہو گزریاں کی اہن وکی فیض جاری ہر دم انہاں اخاص و عام اُتے
 بین رہتا او ہوا کی فقر دیاں، سمجھناں مترلاں تے گام گام اُتے
 باقی دو رُوحاں اے اونیاں نے، بہناں جہناں اہن مسدوم اُتے
 چلنا سلسلہ فقر و احشر تیکر، ایہناں تنہاں فیض اکرام اُتے
 زہرا پاک دا جاری اے فیض ہر دم، فقر پلدا اے اوہیے العام اُتے
 حُب دُنیا دی جہنے منقطع کر کے، قدم رکھیا فقر وے بام اُتے
 ناز ہو وے گا فقر نوں حشر تیکر، جس دی نسل وے ہر اک امام اُتے
 چادر تئی ہوئی جہناں وے فیض دی اے ایس صائم ما چیز غلام اُتے

مقولہ شاعر

اللہ پاک نے انہوں نہیں سیدھے سہرے فقر و اتاج پہنا چھڑیا
 بیٹھے فقرے تخت تے سیدھے نے بیویوں حق سی اکر کے دکھا چھڑیا
 ہر شے ہندیاں سُنڈیاں کولِ جنے آپ قاقیانوں سینے لا چھڑیا
 جے کر ٹھکھے نے بچے پرواہ کوئی نہیں، جو کچھ آیا وہ وند وند اچھڑیا
 راہیں پیہ چکی اصبح ہندیاں ای، کھانا لوکاں دے تائیں ورتا چھڑیا
 ہر اک چیز لوں بے نیاز ہو کے، خواہشات دا گلا دبا چھڑیا
 غلبہ ٹھکھے داپیا جد پچیاں تے پاڑھ کے سورتاں دم فرما چھڑیا
 دتا دینا نوں دیا دے وچہ رہ کے، آپوں دینا نوں پرہاں ہٹا چھڑیا
 ساری رات عبادت دیو چہ رہ کے، دن مُصلے دے اُتے چڑھا چھڑیا
 رو، رو لوکاندے غماں وچہ رات ساری اپنے غمانوں ہسکے کھا چھڑیا
 اپنا بیڑا سڑ کر بل دے بھنورا ندر، عاصی اُمت دا بیڑا ترا چھڑیا
 دے دے خاص تربیت حسین تائیں، کربلا دا دوا لہسا بنا چھڑیا
 گودی تہرا دی سُنیا قرآن جیہڑا، حرف حرف شبیر پکا چھڑیا
 سینہ تان شبیر نے وچہ کر بل، اُٹل تہرا دے شیر دا پا چھڑیا
 دتا درس سی اماں حضور جیہڑا، عمل اوہدے تے کر کے دکھا چھڑیا
 ماں دے فقر نوں لگے ناں داغ صائم، سید پانی توں مکھ پرتا چھڑیا

سیدہ فاطمہ الزہراء واسرطہ حضور کی دعا

اگر دن سیدہ عالیہ فاطمہ نون، اکتیا بھکم نے سخت بیتاب ہوئی
 کیوں دنیاں دافاقہ سی سیدہ نون پرتناں قلب اندر اضطراب ہوئی
 ملن بیٹی نون حسب معمول اگر دن، آیا آمنہ دامہ تا اب ہوئی
 چادر اٹے بٹھایا حضور تائیں، زہرا پاک نے نال آداب ہوئی
 حالت بیٹی دی ویچہ کمزور ڈاڈی، چڑھ کے غمناک آیا سیلاب ہوئی
 کھلی والے دیاں اکھاں وچہ آئے سنبھو، آیا طبع اندر انقلاب ہوئی
 چکے ہتھہ حضور دعا خاطر، کیتنا کرم مولابے حساب ہوئی
 ساری عمرناں زہرا نون بھکم لگے، مادر خالق تے کہا جناب ہوئی
 مڑ کے زہرا نون کدی نہیں بھکم لگی، کھلیا رحمتا ندا خاص باب ہوئی
 صائم زہرا نون لکھاں سلام جیدے ناں کوئی فقیر واحد حساب ہوئی

فاطمہ الزہراء نے سونہیں سکری

اپنی لاڈلی بیٹی دے ناں ویچھو، کتھوں تیک پیار سرکار دے اے
 کتھوں تیک نالے اختیار ویچھو، اندر شرع دے نبی مختار دے اے
 چہڑے چاہوں قانون نون بدل دیوں، خاصا عربی تاجدار دے اے
 رب العزت نون اوہو پسند آوے، جو بھی فعل عرشیا شہسوار دے اے

اک توں چاژ تک بیویاں کر سکن، حکم مومنناں تائیں ستاردا اے
 خاطر بیٹی دی بدل قانون دینا، اختیار ایہہ اللہ دے یاردا اے
 بندہ بنو ہشام دا اک دن، مل دا بوہا حبیب غفاردا اے
 چاہوں چیدر دا کرنا نکاح ثانی، اگے سوہنے دے عرض گزاردا اے
 اذن دیہو بوہل دی نال بیٹی، کرنا میل حیدر نامداردا اے
 سن کے گل پیغام نکاح والی، رنگ بدلیا مہ انواردا اے
 نہیں اذن! نہیں اذن حبیب ربا بار بار ایہہ لفظ پکاردا اے
 دیوے زہرانوں پہلاں طلاق جیکر ایہو فیصلہ حیدر کراردا اے
 میری بیٹی تے سوکن نہیں آسکدی، صاف فیصلہ میر کر باردا اے
 دکھ فاطمہ داپے تکلیف میری، کردا حکم مختار سناردا اے
 دکھ کسے ولوں بیٹی پاک اے، ذرا جتاں تاں نبی سہاردا اے
 خالی بنو ہشام دا وفد مڑیا، سن کے فیصلہ شاہ ابراردا اے
 کناں باپ داپیاراے نال بیٹی، کناں شان زہرا ذی وقاردا اے
 دھی دے پیار دا باپ دیوچہ سینے، بھر پیار دم ٹھاٹھاں ماردا اے
 عجب ہندے انداز مجتاں دے، ہند معاملہ عجب پیاردا اے
 ایس واقعہ تھیں مسئلہ حل ہو یا، نبی پاک والے اختیاردا اے
 کھلی والے نوں کیتا مختار کلی، کرم خاص رب کرودا اے
 کائنات نالوں ہر مقام دکھرا، دو پہان دے سخی سرداردا اے

شان و کھراسے جہان نالوں، زہرا پاک بلند کرو اور اے
کائنات نالوں اچھا شان صائم، نبی پاک سے پاک پروا دے اے

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہَا
سیدہ فاطمہ الزہراء کی کرامت

یہودیوں کی شادی

اک دن عورتاں اہل یہودیوں، کھلی والے دیوچ دربار آئیاں
کیہا اوہناں نے سخی دربار اندر لے اک آرزو ایس سرکار آئیاں
سن کے تساندیاں کرم نواز پانتوں، بنکے ایس سبھے طلبگار آئیاں
ساڈے گھر دیوچہ ایچ ہے شادی کرن عرض ایہہ گوش گذار آئیاں
بی بی فاطمہ توں گھلو گھساڈے، کرن عرض ایہہ! نبی مختار آئیاں
سانوں سمجھناں توں فخر کمال ہوئی، ساڈے گھر حیدم عزت دار آئیاں
دل ٹٹے گا ساڈا اناں گھساڈے، جیکر صاحب عزت و وقار آئیاں
منتیں اوہناں دی عرض حضور صائم، ہین دلوں اوہ جال کھلا آئیاں

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہَا
سیدہ دی پریشانی

کر کے اوہناں نے نال حضور وعدہ، زہرا کوں تشریف لیا وندے نے
کیتی عرض سی جھڑی یہودناں نے، بیٹی تائیں سرکار بیتا وندے نے

شکر ت کرو بیٹی شادی وچہ جا کے، اللہ پاک دے نبی فرمادے نے
 دل نہیں توڑنا کیسے دا اسیں چاہندے، شان خلق دی آقا و کھاوندے نے
 سنیازہ فرمان! تے دل اندر، عجب عجب خیال سمساوندے نے
 دسن لگیاں باپ نوں حال دل دا، رک لفظ زبان تے جاوندے نے
 بیٹی فکر دی گل نہیں! نبی سرور، گل سمجھ کے حال بستلاوندے نے
 تینوں فکرے، بسکہ ماتاں دا، شادی وچہ یہودی جسم اووندے نے
 بلاشبہ یہودی وچہ شادیاں دے، مال دولتوں کافی لٹاوندے نے
 زرق برقی تے شوخ لباس سارے بندے بڑھیاں اینہا نکپاوندے نے
 اسدے وچہ وی شک نہیں اج ساڈا، اوہ مذاق اڑاونا چاہوندے نے
 پر مسبتب الاسباب اے ربّ صمّ، اوہدی رحمتدے انت نہ آوندے نے

سینڈہ واسطے جنت دا چوڑا

سکے باپ واپاک فرمان زہرا، فوراً شکر ت لئی حسین تیار ہوئیاں
 حُجُب مار کے فخر دی گودری دی، دل وچہ شاد، حسین نامدار ہوئیاں
 شان شوکتاں توں بے نیاز ہو کے، کیف فقر دیناں سرشار ہوئیاں
 تاکیاں زہرا دے ویچہ لباس اتے رتے ملک حوراں اشکبار ہوئیاں
 رحمت آگئی ربّ دی جوش اندر، حسین قدرتوں عجب اظہار ہوئیاں
 محلہ جنتی آئے جبریل نے کے، حاضر حوراں دی وچہ دیبار ہوئیاں

جوڑا جلتی پہن کے جدوں شامل، شادی وچہ نہ ہر باوقار ہوئیاں
 پے گئے پھلے لباس مہودناں دے ہینس کوششیاں کل سیکار ہوئیاں
 اک دوسری نوں نام ہوا ویکھن بیحد دلاں اندر شرمسار ہوئیاں
 رعب بنت رسول واپیا ایسا، جاوے نہرا دے اتوں نثار ہوئیاں
 آکھن لگیاں ادب دیناں مٹر کے بیشک امین نام بیشمار ہوئیاں
 دسومانوں ایہہ جوڑا لے لیا کتھوں ہا میں ویکھ جنوں بقرار ہوئیاں
 میرے باپ نے دنا لے ایہہ جوڑا، ہمکلام بنت تاجدار ہوئیاں
 باپ تساندے کتھوں خرید کیتا، اگوں پھیرا وہ عرض گزار ہوئیاں
 میرے باپ نوں پیش جبریل کیتا، دس کے چپ تہرا عتر دار ہوئیاں
 کتھوں آندا جبریل نے دس پھڈوہ ساں پھر سبجے بار بار ہوئیاں
 جبرائیل نے آندا اے ختیاں چوں، ایناں ای دس خاموش کر رہوئیاں
 مسلمان محمد دا پڑھ کلمہ، سن مہودناں سندیان سار ہوئیاں
 بھر کے جھولی ایمان دی ناں دولت، صدقہ سیدہ توں سو سو وار ہوئیاں
 بنت نبی دے قدماں دی ناں برکت، سدیاں بیڑیاں بھنور چوں پار ہوئیاں
 سندیان دلاں وچہ ہی غرور بھر کے، گھراوندیاں تابعدار ہوئیاں
 بن کے بانڈیاں بنت رسول دیاں، صائم نیک اختر نیکو کار ہوئیاں

صلوة اللہ علیہا

پیدہ فاطمہ الزہراء کی کرامت چچی دا خود بخود چلنا
 ابو ذر صحابی نوں نبی سرور اک دن علی نوں سدن گھلاوندے نے
 گھر سیدہ زہراء سے آن بو ذر، دشنک دینک تے کنڈا ہلاوندے نے
 سنی گئی آواز ناں کسے تائیں، واپس حضرت ابو ذر آوندے نے
 آقا کے نہیں گھروں آواز دتی، نال ادب دے عرض الاوندے نے
 جا کے پوہا کھڑکا دتے جاؤ اندر، کھلی والے ارشاد فرماوندے نے
 علی گھرے نے لیا بوجلدی، گل غیب دی آقا بتلاوندے نے
 ابو ذر مڑ گئے تے ملے جہاڑ، مانے کے وچہ دربار آجاوندے نے
 آکے نال تعجب دے نبی تائیں، صائم وانہو عجیب سناوندے نے

ایضاً

حضرت ابو ذر تے کیتی عرض ادبوں آقا سمجھیاں آئی ایس گل دی اے
 گھر علی دے اکھیں میں وی پھیا اے چکی اپنے آپ پی چس دی اے
 ابو ذر تعجب دی گل کی اے، دی گل آقا امدے حس دی اے
 ذات اللہ دی صائم فرشتیاں نوں، زہرا پاک دی مدد لی گھل دی اے

سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا

حضرت فاطمہ الزہراء کی چکی دا خود بخود چلنا

اک موررواٹ

دو جی ہوررواٹ دیوچہ اوندا، اک دن گئے جناب سلمان مسین
 زہرا پاک دی خدمت دیوچہ پہنچے کھلی والے ڈائے فرمان مسین
 جا کے ڈٹھلے تے سیدہ پاک زہرا پٹیاں پڑھیاں پاک قرآن مسین
 چکی اپنے آپ پی چل دی سی، ہوئے ویچہ سلمان حیران مسین
 واپس آ حضور دی وچہ خدمت، دس دے سیدہ دی عجب شان مسین
 کوئی گل تعجب دی نہیں صائم، سن کے اکھ دے نبی سلطان مسین

حضرت حسین حسین دے پناکھوڑ توں فرشتیاں اندا ہلانا
 سیدہ دی کرامت

ہندیاں وچہ نماز مشغول جسم، زہرا سیدہ عالی وقار مسین
 روون لگن شہزادے تے فلک اتوں اوندے ملک ہو کے پتھر مسین
 جھولا آن جھلاون شہزادیاں اندا، کردے خدمتاں خدمت گزار مسین
 باوجود اسدے صائم دے راتیں، زہرا چھڑے آرام مسین

سیدہ فاطمہ الزہراءؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاچی وا

ہم کلام ہونا

وہی رات سے سیدہ پاک اکدن گھر میں باہر تشریف لیا وندی اے
 اگے ناقد رسول وی کھڑی سیسی، ویچہ سیدہ نوں کول آ وندی اے
 بنت نبی نوں میر اسلام ہووے، ڈاچی ادب تھیں آن الا وندی اے
 میں سواری محمد رسول دی ہاں، گلاں وانگ انسان سنا وندی اے
 کھلی واں چھڈ گئے نے جیس دن توں میںوں زندگی پئی تر پیا وندی اے
 میں ہاں اپنے اسوار دے کول چلی، ڈاچی کونج دے وانگ کر لا وندی اے
 جے کوئی باپ نوں دینا پیغام دسوا تاں ادب دے عرض الا وندی اے
 سن کے گفتگو ناقد دی درد بھجی با بیٹی نبی دی، منجو بہا وندی اے
 ہمتہ پھیر کے شفقت دیناں سرتے، زہرا ناقد دے تائیں بٹھا وندی اے
 ڈاچی ویچکے کے ایس اعزاز تائیں، جاوے وچہ نہ پھلی سمب وندی اے
 ہو یا سماں طاری شادی مرگ والا، ذات ریدی کرم کمس وندی اے
 ہر دکھ کے زہرا دے وچہ قدماں، ڈاچی چھڈ جہاں سدھا وندی اے
 موت ناقد دی ویچہ عجیب صائم، پاک سیدہ اشک برسسا وندی اے

حضورِ توں بعد سیدہ فاطمہ الزہراء کی شان

سب توں وڈی اے

توں شان اندر ظاہر ہو وندی اے، شان سیدہ دی ہر ہر شان دے رچہ
 قصہ زہرا دیاں پاک کرامتاں دا، آ نہیں سکدا حدِ بیان دے رچہ
 کر دے گفتگو سی بے زبان جیویں، آ دربارِ رسولؐ ذیشان دے رچہ
 اونویں آن ڈاچی ہسے گل کیتی، زہرا نال فصیح زبان دے رچہ
 ہندی ظاہر کرامت سی سیدہ توں، ہراک گھڑی ہراک آن دے رچہ
 سب توں وڈی کرامت سی ظاہر ہوئی، اکر بلا دے خونی میدان دے رچہ
 دھماں ایس کرامت عظیم دیاں، پیٹیاں ہین زمین اُسمان دے رچہ
 بلدی ایس کرامت دی مثل ناہیں، قسم رب دی عالم امکان دے رچہ
 جو وی ظاہر کرامتاں ہندیوں نے، وییاں پا کاں توں ساگر جہان دے رچہ
 سارا فیض اے سیدہ فاطمہ دا، محشر تیک مکان و زمان دے رچہ
 ستر قدم کرامت اے پاک زہرا اپنی عظمت تے شان پیشان دے رچہ
 ایہہ کوئی چھوٹی کرامت نہیں زندگی توں اُھاں دینا رضائے جہان دے رچہ
 کھلی اے توں بعد ہے شان افضل، زہرا پاک دی کون و مکان دے رچہ
 صاف فیصلہ صائم حضور دا اے، جان جیہد کائے زہرا دی جان دے رچہ

سیدہ وی روزمرہ زندگی دا خاکہ

سلام اللہ علیہا

زہرا پاک توں پاک کرامتاں دا، ساہ ساہ نال ہندا ظہور ہے
 ذکر اللہ دالباں تے سدا جاری، ساہ اک تاں ذکر توں دور ہے سی
 کم کاج گھر داسار آپ کرتا، ایہو ای روز داسدا دستور ہے سی
 خدمت شومردی، پرورش پچیانڈی، پوری کردی زمین دی جوڑے سی
 صاف پچیاں داسدا لباس رکھتا، گھر داسارا ماحول پر نور ہے سی
 سارے کم کرنے ناں رنجور ہوتا، ناں ای کسے نوں کردی رنجور ہے سی
 ناں ای اکتاں تھکتاں کم ولوں، ناں کوئی جھگڑا لڑائی فتور ہے سی
 ناں اظہار کرتاں کردی فاقیاتا، ایہی زہرا دی طبع غبور ہے سی
 رکھنی سدا مسکینی دی آپ حالت، ٹھاٹھ باٹھ ناں کوئی منظور ہے سی
 تاجدارِ دو عالم دی ہاں بیٹی، ناں ایہ طبع وچہ اوندرا غرور ہے سی
 ہمتیں چچی دا ہتھا، قرآن لب تے، دامن اشکانے نال بھر پور ہے سی
 لا غریبہ سی فاقیاں نال ہويا، پھرے اتے تقدس دا نور ہے سی
 نفلوں وچہ گزار کے رات ساری بنے لاوندی امت دا پور ہے سی
 کھلیاں پیراں نوں اوندے سی ورم صائم ہر تبد رہندی حضور ہے سی

حضورِ دی فاطمہ و نامِ نالِ محبت

جسے آیا غنیمت چوں اک واری، کپڑا ریشمی جیسا رکرار نوں سی
 حضرت علیؑ سولا پس اوہ کپڑا، لے آن رسولِ مختار نوں سی
 کھلی والے نے عجب انداز اندر، نکیا وچہ مخمل جگری یار نوں سی
 سن مزاج شناس رسول "جیسا" سمجھے فوراً اشارے دوار نوں سی
 دسو کراں کی آقا، اس کپڑے دا پچھدے ادب تھیں علیؑ ہر کار نوں سی
 مسکرا کے کیتا ایہہ حکم صائم، کھلی والے نے، علیؑ دلدار نوں سی

ایضاً

بیٹی نالِ محبتاں عجب ہے سُن، بخارت دے خیر الاتام دیاں
 ہر تھاں دسیاں نے شانناں جگ تائیں، زہرا پاک و پاک اکرام دیاں
 کپڑا ریشمی و تندن دیاں علیؑ تائیں رَمزِاں دیاں عجب مقام دیاں
 صائم ایہدے دوپٹے بنا وندو، جنیاں بیبیاں فاطمہ نام دیاں

لفظِ فاطمہ دے معنی

لفظِ فاطمہ بیبیاں فطم و چوں، معنی فاطمہ دا ہے چھڑان والی
 اپنے اتے دی اُمت نوں وچہ محشر دوزخ کولوں علیحدہ فرمان والی

کر کے دوزخ توں وکھ جُمدار اپنے، جنت وچہ مقامِ دلوان والی
 اپنے رب توں، اپنی اولاد تائیں، دوزخ اتے حرام کروان والی
 اپنے دشمنناں وچوں محبت اپنے کر کے وکھ گناہ بخشان والی
 اپنے ویری تے آل دے دشمنانوں، مہتھیں وچہ جہنم گھسلان والی
 و بنا وچہ مصائب اٹھان والی، عاصی امت دی بگڑی بنان والی
 سب توں پہلاں جہان دیاں عورتاں چوں، جنت وچہ تشریف لیجان والی
 اپنی جان تے جھل کے ڈکھ لکھاں، بنے پور غریباں دے لان والی
 صائم دوہاں جہانناں دیاں عورتاں چوں، اچے مرتبے تے اچھی نشان والی

لفظِ بتولِ دامنِ

کیہا جاندا بتول ہے اوس تائیں جیٹری پاک تے عصمت تائب ہووے
 چن دے چن زانیاں وانگ جہدی، ہندی کدی ناں حالت خراب ہووے
 ہووے حیض نفاس توں پاک جیٹری، جسدے اتے ناں کوئی عذاب ہووے
 ہووے طاہرہ طیبہ پاک جیٹری، بلیا حور و اجس نوں خطاب ہووے
 جسدے چہرے دے اتے پاکیزگی، تے رہندا عصمت و لہذا نقاب ہووے
 جسدے چادر دے پاک حجاب اتے پایا ہو یا تقدس حساب ہووے
 پردہ جیہدا تقدیس دے فلک اتے، پاک دامنِ دآفتاب ہووے
 کسے غیر وں تکیاناں ہووے، ایتھوں تیک پردہ بے حساب ہووے

ہر اک حال اندر مسجد و نوح آوے، جس نوں کپہار رسالت مآب ہووے
مکدی گل صائم و انگوں عورتاں دے، جینوں ناں کوئی اضطرب ہووے

زہرا تے زاہرا دے معنی

زہرا کہندے تے اوس نوں لغت اندر چھٹری کلی تازہ نو بہار ہووے
نام پاک اے آپ دا زہراوی، معنی زاہرا دا چمک دار ہووے
زہرا اوہ اے سنگھن حضور جینوں، ٹوری ہیک جسدی عنبر بار ہووے
کہندے زاہرا اوس نوں ویجہ جینوں، چن چودھویں دائر مسار ہووے
زہرا اوہ مستور اے کلی جبتوں، خوشبو منگدی جنت اوصار ہووے
زہرا اوہ ہے عیس دی ہیک اتوں، عنبر عود کستوری نثار ہووے
زہرا اوہ اے ہیکداناں جس دے، سارا مصطفیٰ ادا گلشن زار ہووے
اوس چمن دی ہندی اے کلی زہرا جس دے چہ ناں اک وی خار ہووے
اوس شجر دی زہرا اے کلی جس دا نام پاک محمدؐ محنت سا رہوے
صائم زہراوی شان عظیم اتوں ہر اک کلی صدقے سو سو وار ہووے

میدانِ قیامت و چہ خالون قیادی نشان

دن حشر دے رت نے فاطمہ داکائیات نوں رتبہ دکھاونا این
جھکری جانیگی دنیا تعظیم خاطر، بعد صرودی زہرا نے جساونا این

کڑک دار آواز سے نال ہاتھ، اللہ پاک و احکم پچا و نا این
 اکھاں بند کر لو، نیویں نظر کر لو، میر پیارے دی بیٹی نے آو نا این
 حوراں ستر ہزار جتان دیاں، جھرمٹ آن کے زہرا نوں پا و نا این
 بجلی وانگ ہوتا پار ٹلپھرا طوں، قدم زہرا نے جدوں اکھا و نا این
 بوہا جنت واکل جہان نالوں، پاک سیدہ پہلوں کھلا و نا این
 پہلاں ساریاں توں جنت وچہ جاکے، ملکہ جنت دی قدم لکا و نا این
 اپنے آئے دی اُمت لئی جا پہلوں، انتخاب سرکار فرسا و نا این
 صائم حشر اندر اللہ پاک تائیں، جو جو چاہو تا سوئیو منا و نا این

میدان محشر و چہ خاتون جنت دی شنقا ^{سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا} عت

اونار روز جس روز و عید دالے، یعنی حشر جس روز بپا ہونا
 جس دن کرسی عدالت تے رہے سچے، بن کے منصف ہر جلوہ نما ہونا
 خون بجا حسین دالے کر طمان، حاضر زہرا در بار و چہ آہونا
 لرزہ اللہ دے عرش نوں آجاناں نوں حشر و چہ حشر بپا ہونا
 بدلہ خون شہیداں دالین بدلے، پیش جدوں بنت مصطفیٰ ہونا
 جو دی چاہویں اے دھئے محبوب دئے، جلدی دس ایہہ حکم خدا ہونا
 جو دی چاہویں گی بلیگا اچ تینوں، جو دی منگیں گی اوہو عطا ہوتا
 دنیا و چہ توں منیتیں رضا میری، پوری اناج ہے تیری رضا ہوتا

سُن کے حکم ایہہ رب کریم دلوں، سجدہ ریزے خیرالنسا ہونا
 سرسجدیوں چُک کے پھیر پڑ کے، ادبوں ہے زہرا لب کشا ہونا
 میرے اے دی اُمت نون بخش مولا ایہہ بدلہ اے سبتوں ہوا ہونا
 فوراً زہرا کے صدقے دیتاں صائم، نبی پاک دی اُمت سہا ہونا

قیامت دن پیدہ و جدراں توں جنت د اٹکٹ

زہرا پاک دی ثناء دی دے وقت چھپے پتر فلکاں تے طوبی اگر اے مسین
 اللہ پاک دے حکم تھیں اوہ پتے، حوراں، ملکاں، علماناں اٹھائے مسین
 اک دو جے نوں روز حساب تیکر تھئے حوراں عنلماناں پہنچائے مسین
 صائم زہرا دی شان دکھلان بدے، خاص اللہ نے کرم کسائے مسین

ایضاً

گاکھ شرمیدان تے اوہ پتر، عجب شان اندر نظر میں آونے نے
 جدار جتنے ہوسن پیدہ دے، اوہناں تائیں اوہ پتر پکڑاونے نے
 نام ہراک دا ہوسے گار قبیلان تے آپے روپہ ہتھاں اوندے جانے نے
 ہوسن جنہاں دے ہتھاں روپہ اوہ رقعے پورے خشتیں اوہناں تے لانے نے

بعض جنہاں دا ہونے کا نال زہرا سیدھے وچہ جہنم پچا ونے نے
صائم جیہاں دے حشر میدان اندر، مک زہرا دی مدح نے پاونے نے

سیدھے تے علی دے مسکران نال بھلیا نڈا پیدا ہونا

مستندروا اتھاں دے وچہ او نڈا، جس دن قائم اے روز حساب ہونا
اگ برے گی حشر میدان اندر، سوا نیزے اُتے آفتاب ہونا
چمک نظراں توں جھلی ناں جاوئی ایس، آفتاب تے ایسا شباب ہونا
ایس چمک وچہ چمکے گی اک بجلی، جس دی چمک تھیں سورج بتیاب ہونا
پھکا پوے گا سورج دا حسن سارا، ظاہر جیروں جسلوہ عالمتاب ہونا
کی ہو یا ایہہ پئی چمکار کیسی، دلاں وچہ صائم اضطراب ہونا

ایضاً

لوکی کہن گے سورج ایہہ کیہا چڑھیا، پڑھ روئی دے کتھوں آئے نئے ایہہ
کتھوں پھٹے نے نور دے ایہہ سوئے کدھر بجلیاں قص فرمائے نئے ایہہ
رضواں کہے گا سورج ایہہ نہیں چڑھیا، ناں ای بجلیاں جس چمکائے نئے ایہہ
بلکہ خوش ہو کے صائم کسے گلوتوں، زہرا، عسلی دونوں مسکرانے نئے ایہہ

واقعاتِ مبارکہ

دسویں یحبری دیوبند حضرت اکرم، قاصدِ اولِ نجران گھلاوند نے
 دعوتِ دینِ دی اہلِ نجران تائیں، تاجدارِ دو عالم پچاوند نے
 خطِ نبیؐ و اہلِ نجران پڑھ کے، ان دو جے دے تائیں بتاوند نے
 کٹھے اوہنا ندے کل سردار ہو کے، ستھان جوڑ صلا جوں لکاوند نے
 کرے چل مناظرہ نال اوہناں، توں دین جو سانوں سکھاوند نے
 آخر چن بندے اپنی قوم وچوں، چوداں جنیاں دا وفد لیاوند نے
 وچہ چوداں دے تن سردار سلیمین، زعم علم دا جیہڑے رکھاوند نے
 کرز، عبدالمسیح تے ابو حارث، نام وچہ تاریخاں دے آوند نے
 بڑی شان تے ٹھاٹھ دے نال آکے ڈیر اوچہ پینے دے لاوند نے
 مسجد نبوی وچہ پڑھی نماز اوہناں، قبلہ بیت المقدس بناوند نے
 منہ موڑ قبلہ مصطفائی ولوں، رخ چڑھدے دیول پرتاوند نے
 اپنی پڑھ کے مسیحی نماز آخر، نبی پاک دے کول آجاوند نے
 ہتھیں سونے دیاں پٹیاں انگوٹھیاں سی کپڑے لٹھی ٹھاٹھ دکھاوند نے
 کپڑے کھند کسی اوہنا ندے نال دھرتی، قدم نال تیکر دکھاوند نے
 ایسے ای ٹھاٹھ تیکر دے نال آکے نبی تائیں سلام سناوند نے
 دتا کوئی جواب ناں نبی اکرم، رخ اوہناں توں بلکہ ہٹاوند نے

کر رہے تھے مخاطب حضورؐ تائیں، اگوں کوئی جواب ناں پاوندے نے
 آخر ہوا یوس حضورؐ ولوں، نکل باہر مسیت توں آسوندے نے
 عبد الرحمن بن عوف، عثمانؓ حضرت، اگوں ملے تے آن بتلاوندے نے
 لکھ کے خطی سدیائساں آپے سارے قصے دتائیں دہراوندے نے
 تہاڈے نبی ہن گل دی نہیں کرد، سامتوں پے اعراض فرماوندے نے
 تیس دتسوہن رہیے، کہ چلے جائیے، آخر گل نوں ایسھے مہکاوندے نے
 باب العلم حیدر اوندے چران تائیں، اوسے جگہ تشریف لیاوندے نے
 حضرت عبد الرحمن، عثمانؓ دونوں حضرت علیؓ توں راچھاوندے نے
 لاہ انگوٹھیاں، بدن لباس اپنا، علیؓ کھول کے مڑ سمجھاوندے نے
 ایہو وجہ اے ہور نہیں گل کوئی، مشکل حل حیدر کروکھاوندے نے
 سن کے حیدری رائے عیسانی فوراً، اپنے جا لباس بدلاوندے نے
 کپڑے پاساڈے، لاہ انگوٹھیانوں، پھیر آن سلام پچھاوندے نے
 ہن دی وار حضورؐ جواب دتا، ناے اوہتا نموں کول بھٹاوندے نے
 کیوں نہیں دتاسی اگے جواب صائم، مہر حیدر دی گل تے لاوندے نے

تے
 ریشمی لباس سونے دیاں انگوٹھیانوں مذمت

کھا کے اللہ دی قسم حضورؐ اکرمؐ ایہہ فرمان کیتا مسالی شان ہلہی
 پہلی وار جد آئے سو تیس ایسھے، مال تسانڈے آیا شیطان ہلہی

سوچو مسلمانوں ایسے عمل اندر دتا سبقتی کی سائے سلطان ہیبسی
 بندناں غیراں گفتگو کر کے ، سانوں کی دستیا مہربان ہیبسی
 چادر کافراں تھلے وچھا دینی ، جسدے خلق دا خاص نشان ہیبسی
 رُخ پھیر لیا صائم کیس گلوں ، او سے ای خلق عظیم دی کان ہیبسی

مقولہ شاعر

پہلی گل سی! ریشمی کپڑے سن ، نفرت جہناتوں میری سرکار کیتی
 دو جانیواں لباس سی گٹیاں توں ، ہتھیرکا وجہ توں نہیں سی گفتار کیتی
 تیجا سونے دیاں پائیاں انگوٹھیاں سی ، ایہوی ہیبسی عیسایاں نے کار کیتی
 ساتھی بنے شیطان دے ، اوہ ملین ، ترستاں گلاں سی مٹی خوار کیتی
 تے گلاں نے انج پسند سانوں ، نفرت جہناتوں رتدے یار کیتی
 صائم کیتا سی منع حضورِ حقہوں ، اماں اوہو پسند رفتار کیتی

اہلِ سخن دا حضورِ مالِ منظرہ

دقی دعوت اسلام دی نبی سرور ، پھیرا وہتاں نوں کرم کما کے تے
 سن کے نام اسلام دا بحث ہیبسی ، اوہتاں شروع کیتی تلمسلا کے تے
 پچھیا اوہتاں تے حضرت مسیح ولوں ، آقا کہیا جواب سنا کے تے
 رُبدے بندے پیغمبری برگزیدہ ، آکے رُبدے کوں شانان پا کے تے

اک نے کہا کہ عیسیٰ دا باپ یہی؟ نہیں! کہا سوہنے مسکرا کے تے
 نہیں باپ تے ہن مخلوق کیوں، کہا اوس دلیل لیا کے تے
 نازل آت حضور تے رب کیتی، جبرائیل دے تائیں گھلا کے تے
 جبرائیل نے پیش ایہہ آت کیتی، ادب تال سلام پچا کے تے
 کول رب دے عیسیٰ دی مثل اینویں، بیویں مٹی دے وچوں بنا کے تے
 حضرت آدم نوں کیتا سی رت پیدا، صرف کن والفظ فرما کے تے
 کچھ پے عیسیٰ دلیل سن کے، لگے کرن سوال گھرا کے تے
 وچوں ڈرے، اتوں جھگڑا رہے کر دے، سوہنے تال صائم اہدالا کے تے

عیسائیوں کی ذہنی شکست

بڑا علم واناڑتے مانے کے، جھگڑا آئے سی کرن حضور دیناں
 پتھا ذہب عیسیٰ بنان خاطر پھر دے رہی پہلاں غرور دیناں
 نہیں ہار دل نے جھگڑا رہے کر دے، اپنے ناقص تپت شعور دیناں
 دے تے نہیں جواب حضور سارے، پورا پورا کتوت دے نور دیناں
 لا جواب نصرانی ہو گئے آخر، دے کرن کی ہمسری طور دیناں
 آخر لگے فریب چلاؤن صائم، کور عقلی تے ذہنی فتور دیناں

آیت مہابہ انزل

دلوں ہار کے دی اتوں ہے کرے، گلڈاں گل عیسائی الجھان سے لئی
 اڑی جاوڈے سی اینویں جھوٹھ اُتے، اپنے مذہب نوں سچا بھان سے لئی
 لیکے ربی فرمان خبریا آئے، لعنت جھوٹھیاں سے اُتے پانڈے لئی
 کر جھوٹا مہابہ نال ایہناں سچے جھوٹھے دا فرق بتان سے لئی
 بیٹھے عورتاں تے اپنے نفس لیکے، ڈکاکا حق دا آدو جھان سے لئی
 ایہہ دیکھے آون گھرے جی اپنے صائم جھوٹھ تے بیچ ازمان سے لئی

مہابہ دی تاریخ و التعمین

آئی امت تے کول نصرا نیاں سے، کھلی والے اعلان فرما دتا
 کر کے وقت مقرر تے جگہ ساری، اگلے روز تے مسالہ پا دتا
 اپنے ڈیرے ول گئے عیسائی مہینہ پاک نے دو جیاں تائیں مہابہ دتا
 لگدا سچاے مینوں رسول عربی، غلط قدم ہے اسان اٹھا دتا
 اسیں تے ناچیریاں نال غلطی، مسخت نال پہاڑ سے لا دتا
 بنی نال لائی جیہڑی قوم طکر، اس وارب نے بھٹھا بھٹھا دتا
 انتخاب صائم اور صرا تھیاں دا، سی فرما شاہ دو سرا دتا
 زہرا علی تے حسن حسین تائیں، سی اعزاز رب کب دتا

حضرت مولانا ابوبکر علیہ السلام کونوں میں اپنے چہ شام ہون والے

رہے پاک فرمان تے عمل سہی، کھلی والے رسالت آبا کیتا
اپنے ساتھیوں نون نال کھڑن والا، کم نبی سوہنے لا جو اب کیتا
بیٹے حسن، حسین تے دھی زہرا، تالے علی داسی انتخاب کیتا
اپہہ بن میرے اہل بیت مولا، در خالق تے عرض جناب کیتا
پنجتن چلے مباہلہ کرن خاطر، حکم جیویں سی رب الارباب کیتا
پنجتن پاک دے قافلے پاک تائیں احکام قدسیاں پیش آداب کیتا

پنجتن پاک واقفہ

اللہ اللہ اوہ منظر سبحان اللہ ازل کے پنجتن پاک پئے جاہے نے
اہل بیت اطہار دے قافلے دی، کھلی والے قیادت فرماہے نے
پھر کے انکلی تائے دی ہتھ اندر، حضرت حسن پئے ناز دکھلاہے نے
گو دی چک حسین محبوب اپنا، کھلی والے تشریف لیجاہے نے
زہرا مار بکل ہے وچکار جاندی پچھے علی تشریف لیاہے نے
قدم پاپ دے تے زہرا قدم رکھے اتے مرتقلے قدم اگاہے نے
نقش قدم اپنی بیٹی لاڈلی دے، دھرتی کوونوں حضور رکھہے نے
رکھ کے زہرا دے قدم تے قدم حیدر نقش دنیا دی نظروں بچارہے نے

قدم اُگتے تھوڑا کرن سجدے پیرا ہواں وچہ ملک پھارہے نے
 پر دیدار جاندی ویکھ وچہ پرے، ملک اٹہاں ناں سیس اٹھاہے نے
 منگساں جدروں دُعا آئین کہناں، اپنی آں توں بنی سمجھاہے نے
 منظر ویکھ صام توری قافلے دا، دل نصر نیا بندے لڑے کھارہے نے

پنجن پاک و قافلے نوں ویکھ کے عیسا نیا ندی حالت

پنجن پاک ویکھ کے قافلے نوں، دل نصر نیا بندے لڑے کھان لگ پڑے
 کس دی طاقت مہا ہلہ کرن دی سی تھاؤں تھاؤں سارے ڈگر کان لگ پڑے
 کر دیئے انکار مہا ہلے توں، اک دوسرے تائیں سمجھاں لگ پڑے
 صام شروع مہا ہلہ نہیں اچھے ہو یا، کنیق پہاؤں عیسا نیا کتران لگ پڑے

ایضا

کہن اک عیسا نیا سردار اٹھیا، اپنے ساتھیاں تائیں گھبرا کے تے
 ساڈے نال مہا ہلہ کرن خاطر، جیڑے بوک کھلوتے نے آ کے تے
 بیٹوں نظر اوندانگ دین کہ ہر جے دُعا یہہ ہتھ اٹھا کے تے
 اپنی جگہ نوں چھڈ پھاڑھاوے وانگ لکھاؤں دے کہنی کھا کے تے
 توری پنجنتی کافر توں نظر آیا، لڑ گیا سی نظر اٹھا کے تے
 اپنے جیہے اچ اوہناں نوں کہوے اُمت ہر ہکے منبر نیا ہواں ہلا کے تے

خاندان نبوت سے توڑ سارا، دسیا جگ توں جہناں چمکا کے تے
حق بچھ دی ہوئی سی جیت صائم، باطل تسیا منڈی کھا کے تے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عیسائی اندامیالے توں انکار تے حضور دارِ ایشاد

اسخمن کے ہار میا لے توں، کرا انکار سی دتا نصرا نسیاں نے
اہل بیت اطہار سے قدم چمے، کامیابیاں تے کامز نیاں نے
پر دیدار سے پرے دی لاج کھی، اللہ پاک دیاں مہربانیاں نے
رحمتِ عالم توں لعنت نہیں یوں دتی، ظاہر کیتیاں تے نشانیاں نے
کتے راز میا لے وچہ سہین، عقلاں ڈبیاں وچہ حیرانیاں نے
کھلی والے اعلان فرما دتا، قائم میریاں سد اسلطانیاں نے
ساڈے نال بھاہ کر دیاں، ایہناں کیتیاں سخت ناوانیاں نے
لعنت ایسے جے ایہناں تے پادیندے پھیراؤنا سی خسرانیاں نے
ایہناں اُتے برساؤنی اگ سہی، دھرتی والیاں تے آسمانیاں نے
باندر اتے خدیبر ایہہ بن جانے، ہونا غرق سی ایہناں نجرانیاں نے
مڑے شجرتے طائر لاک مہندے، نازل ہوتاں سی قبرانیاں نے
مٹ دے کل عیسائی تے ختم صائم، ہونا ہے تے تثلیث دے بانیاں نے

مقولہ شاعر

جیویں کیتا از شادی نبی سرور، بیشک نازل سی اولویں عذاب ہوتا
 عیسائیت جہان چوں ختم ہندی، اللہ ولوں سی ایسا عتاب ہونا
 نبی جانے سن اج نجرانیاں نے، ہلسی جیویں فرار شتاب ہونا
 اے پر ایس مہا ہلے کی شان اندر کیاں رازاں نے سی بے نقاب ہونا
 اہل بیت دی ہوئی کسی شان ظاہر، آل پاک داسی انتحاب ہونا
 زہرا تائیں قرآن کریم اندر "نَسَانَا" داسے سی خطاب ہونا
 "ابننا" داحسن، حین اتنے سی اطلاق عالی لا جواب ہونا
 "الفسنا" توں مولا علیؑ ہے سی، خاص جان رسالت سب ہونا
 بیٹے کہنا حسینؑ نوں نبیؑ ہلسی، جان نبی دی سی یو تراب ہونا
 آل نبی دی شان نے جگ اتے، ظاہر سی مثل آفتاب ہونا
 دسیا نبی پختن دیاں دشمنان تے ظاہر آگ داسے سی سیلاب ہونا
 کیویں عرق ہونا ہلسی دشمنان نے، پیدا کیویں ہلسی انقلاب ہونا
 ہن دی پختن پاک دے دیریاں دالے طرآن اے خانہ خراب ہونا
 صلح جیمے محبتاں نوں حشر اندر، ناں کوئی بچھ ہونی ناں حساب ہونا

اہلبیتؑ کی حجت واجبہ کے

کس کی طاقت کے کرے بیان ثناں، اہلبیت رسول مختار دیوں
 حب جنہاں کی امت تے ہوئی واجب، شاہدین حدیثاں سرکار دیوں
 جنہاں واسطے ہن مخصوص ازوں، سبھے نعمتاں پر ور و کار دیوں
 نازل جنہاں کی شان دے وسیع ہوئیاں، آیتاں پاک کلام ستار دیوں
 قبضہ جنہاں دا باغ جنان اے، حدان جنہاں تے نہیں اختیار دیوں
 بھکیاں رہن عقیدت دیتاں صائم، دھوناں جنہاں تے اگے ستار دیوں

سقیۃ نوح

عترت اے قرآن نوں چھڈیوناں، کہیا امت نوں نبی سنا کے تے
 اہلبیت وادسیا حق نامے، یاد اللہ دے تاہیں کرا کے تے
 اپنی آل واپہلوں شفیع بنساں، دسیا غیب واپر وہ اٹھا کے تے
 اپنی آل کی نبی نے مثل دسی، کشتی نوح کی مثل فرما کے تے
 اہل بیت دے بیڑے تے جو چڑھیا، لگا پار کناں تے جسا کے تے
 ایس بیڑے دا چھڈیا سا تھ جنے، ہو یا غرق اوہ ٹھوکر اں کھیا کے تے
 اہل ارض لئی ہن امان تارے، غرق ہونوں جو رکھن بچا کے تے

اُمتِ نبوی امان ہے آلِ میر کی، اختلافِ جو دے سے مٹا کے تے
 ٹولہ اوہ ابلیس دا بنے ٹولہ، جھگڑا ایناں تھیں رکھے جو پا کے تے
 دشمن آلِ محمد دے بنے جہڑے گئے دونوں جہانِ نبیا کے تے
 حُبِ آلِ محمد دی جھڈ دی اے ڈیرے جنت وچہ آخر لوا کے تے
 اُس دے عملِ ناناں دین گے کم جہڑا، حق آلِ دا بیٹا دبا کے تے
 میر کی اوہناں نال جنگ اے نبی کہا میر کی آل تھیں ٹرن جو آ کے تے
 نسلِ میر کی اے اوہناں نال اے جہڑے رکھن ایہناں نال بنا کے تے
 عقرب ازماش ہے ہو جانی، نبی پاک نے کہا سمجھا کے تے
 میر کی آل دا دیندا اے سا تھہ کھڑا، ویچھ لیناں اے سب ازبا کے تے
 دیسی بیٹوں تکلیف جو آل دوتوں، میرے کل احسان بھلا کے تے
 سخت اوہس تے اللہ دا غضب ہو سی میر کی جان نوں کھچا کے تے
 دنِ حشر دے ٹٹن گے نسب سارے، بیٹھارتِ عدالت جاناں کے تے
 رہی قائم محمد دالنبِ صائم، رتبہ دائمی رت توں پا کے تے

اہلبیت دی شان

اہل بیت دا دسن مقام لگیاں، دھوڑاں جان دیاں اڈا نوکار دیاں
 کردا اے آپ تعریفیاں خدا سچا، نبی پاک نے پاک پروار دیاں
 صدقہ جہان دے پلدا اے کل عالم، شانناں اچیاں پاک دربار دیاں

ہوون پوریاں جہنم کے دراتوں، لوٹاں ساریاں گل سنسار دیاں
 خاطر جہنم کی چمکدے میں تارے، شاماں جہنماں لہی گیسو کھلا دیاں
 بدلے جہنم کے سورج طلوع ہندا، آدن جہنماں لہی زُناں بہا دیاں
 کزناں جہنماں لہی چن برساونڈا، سوراں جہنماں لہی جنت سنکار دیاں
 جہنماں شاہی وجہ فخر قبول کر کے، گلاں دستیاں کھول اسرار دیاں
 راضی جہنماں تے رتِ علیم ہویا، ناپیاں جہنماں رضاواں غفار دیاں
 کرم جہنم کے امت تے کرتیاں تے ختم تیزیاں بھڑکری تار دیاں
 غنچے چمکدے تے کلیاں ہماک بہیاں، خاطر جہنم کی خلد گلزار دیاں
 جان اپنی جہنماں نوں نبی کہیا، خداں جہنماں تے ختم پیار دیاں
 حُب جہنماں دی جنت دے وجہ لاجاں جہنمانوں ہین جمدار دیاں
 بغض جہنم انداکھڑا لے وجہ دوزخ، گلاں سچیاں سچی سحر کار دیاں
 ایس کشتی تے جہڑا سوار ہویا، اوستوں لہیاں نعمتاں پار دیاں
 آں نبی شفاعتاں کرنیاں تے سگم جیہے پانی اوگنسا دیاں

آیت تطہیر

پنجتن پاک دی شان کوئی کی دسے، خاص جہناں تے رب احسان کیتا
 پنجتن پاک دی شان عظیم اندر، نازل ہے مقدس قرآن کیتا
 کر کے پاک مولا دو جہاں وچوں، وکھرا مصطفیٰ دا خانہ ان کیتا
 اچا دے رتبہ اول روز توں ای؟ گھڑی گھڑی زیادہ اے شان کیتا
 ام سلمہؓ سرکار دے گھراک دن، ڈیرا سی شاہ دو جہاں کیتا
 کھلی والے دی خدمت زیوچہ ادبوں، جیرا میل سلام سی آن کیتا
 بعد ادب تعظیم حضور اگے، خطا ہر رب دا پاک فرسان کیتا
 کراں پاک تیرے اہل بیت تائیں، کھلی والیا احکم رحمان کیتا
 دتا ہنسی عظیم اعزاز مولا، شکر رب دا نبی سلطان کیتا
 ہوئے مہین کمال مسرور آقا، پیدا خوشیاں دارت سامان کیتا
 رب اعظم عظیم داس شکر کر کے، اہل بیت دل نبی دھیان کیتا
 روز ازل توں ہوئی سی وند جیہڑی، عمل اوس تے نبی ذیشان کیتا

حضور کی اہلبیت اطہار واسطے دعا

علی، فاطمہ، حسن، حسین، تائیں، سدا سوہنے نے کرم فرما کے تے
 کیتی عرض رب دو جہان اگے، چارے ای کھلی وے وچھپیا کے تے
 ایہہ بن میرے اہلبیت مولا، کرے پاک توں کرم کما کے تے
 ام سلمہ، ایہہ ویکھ عجیب منظر آئیاں کول سن قدم اٹھا کے تے
 کر لئو بیٹوں وی وچہ حضور شامل، ظاہر کیتی ایہہ خواہش سی آ کے تے
 اپنی جگہ ادا تئیں او خیرا تے، کہیا نبی سوہنے مسکرا کے تے
 پنجتن پاک تائیں پھر پاک کیتا، مینہ رحمت دارت بد بسا کے تے
 ازلی پا کاں وی کیتی تطہیر صم، مولا دنیا دے تائیں دکھا کے تے

آیت تطہیر و ائشان نزول

آیت آئی سی شان ازواج اندر، سوہنے ہور دا ہور بنا دتا
 کھلی واری داجھڑاں جی چاہیا، او سے طراں ای کر کے دکھا دتا
 اپنی کلی محنتاری دابنی سرور، کائنات تے سگہ جسا دتا
 کیتا رب نے او ہولیند اجیویں، کھلی واری نے عمل کما دتا
 اہل بیت اپنی کر کے دکھ سوہنے، حیرت وچہ زمانے نوں پا دتا
 اہل بیت وچہ حیدر نوں کر شامل، کر عظیم اعزاز عطا دتا

کوئی کچھ کہندا، کوئی کچھ کہندا، ایویں گل نون لوکاں ووصا دیتا
 پیکے وچہ تعجیساں، جھگڑیاں دے، سدھی گل دے تاہیں اُلجھا دتا
 حریاں پاک رسولِ کریم دیاں اہل بیت نہیں! کئی سنا دتا
 کئی آیت تطہیر واکل مقصد، مایاں پاکاں دے نام ای لا دتا
 اصل گل اے گھلی جد آیت رب نے رخ ایہدا حضور بد لا دتا
 زہرا، علیؑ تے شہر، شبیر تائیں، اس دے لیٰ مخصوص فرما دتا
 شارع ہوتا نبوت دا ہے خاصہ، اپنا نئی مقام سمجھا دتا
 لگی مہر ہے او سے تے اے صلح، کر جیویں شاہ دوسرا دتا

آیت قرابت

اہل بیت دی نشان بیان کرناں، کدوں طاقتاں ہین انسان دیاں
 زہرا، علی، حسین دی نشان اُتے، شاہد آنتاں ہین قرآن دیاں
 حُب جنناں دی واجب اے مومناں تے حد اں لہن ناں جنہاں دی نشان دیاں
 زہرا، علی تے زہرا سے بیٹیاں توں، سداں مومناں ہین ایساں دیاں
 گھلی آیت قرابت حضور اُتے، ویجھو بخششاں رب رحمان دیاں
 جنت نو ووصا تم رمضان سمجھ کے تے اللہ پاک کے پاک فرمان دیاں

حضرت قرین دارکون نے!

گھٹی آیت مودتہ فی القربان، اللہ پاک نے کرم کما کے تے
 کہدو محبوب جہان تائیں، میرا خاص فرمان سنا کے تے
 میں جو کروا تبلیغ ہاں تساں تائیں، صدیوں جان دے اٹھا کے تے
 کوئی منگدا ایسے نہیں تساں کو لوں، رستہ حق واسدعا دکھا کے تے
 اکو چیز میں تساں توں چاہو ندا ہاں، ایناں لطف احسان کما کے تے
 حُب میری قربت دے ناں رکھو، ادبوں رکھیو نظر اٹھکا کے تے
 قربت میری دا کر پو لحاظ پورا، گردن رکھیو سدا توا کے تے
 چتیا میرے احساناں دا رکھیو جے، بہہ جانو ناں کتے بھلا کے تے
 لکھی ایہدی تفسیر مفسران تے، شاندار اسناد بسا کے تے
 پچھیا نبی دے کو لوں صحابیاں تے، مطلب آیت دا اوتو بجا کے تے
 آقا کہناں تے ہووے اطلاق اسدا، دسوسا نوں وی ذرا سمجھا کے تے
 حُب ساڈے تے کیتی اے کئی واجب، کہناں تائیں قرین طہر کے تے
 زیہرا علی، تے حسن، حسین چارے، کہیا نبی ارشاد فرما کے تے
 صائم جیہاں نے جنت دے پوچھ جانا، حُب پنجتن رہبر بنا کے تے

محبتِ اہلبیتِ دیسان

ابن عربی قرابتِ دی آنت والی، پہلوں پوری تفسیر فرما کے تے
 ظاہر اپنا عقیدہ کمال کیتا، شاہدِ پاکِ حدیثاں بسا کے تے
 نبی پاک نے پاک ارشاد کیتا، اپنی آل دارُتہ سنا کے تے
 حُب آلِ محمد وچہ مرن والا، مرداے بخششِ داکٹ کٹا کے تے
 مرداے کابل ایمان تے نال توبہ نالے رتبہ شہادت داپا کے تے
 عزرائیل بشارتِ خلد دیتا، آخر وقت اتے اوہنوں آ کے تے
 وچہ قبر! بشارت نے پھیر دیندی، اُس نوں منکر کیر بھلا کے تے
 پنجتنِ پاک دے اوس حُب تائیں، دنی جانیگی جنت سجا کے تے
 گھر شوہر دے جاندی اے جیویں دلہن، خوب ہار شذکار لگا کے تے
 کھولے جانے نے جنت دے دوپوسے، اوہدی قبر فراخ کروا کے تے
 زائرین دے فرشتے زرحمنانے، اوہدی قبر منور تے جا کے تے
 سنت و الجماعت تے فوت ہندا، صائم بخشش دی سند لکھو کے تے

آل محمد و بنیال لغضب کھن والا کافر ہو کے مرداے
 اس حدیث رسول دیوچہ آیا، باقی واقعہ عجیب کمال دالے
 اپنی آل مقدس سے دشمنوں کے حکم مدنی بمیشال دالے
 مرداے دیونج جو لغضب لیکے، طیب طاہر محمدی آل دالے
 اوہدیاں اکھانڈے موسیٰ و چکار لکھیا، ایہ پوس رحمت ذوالجلال دالے
 دشمن آل دامر سے مردود ہو کے کافر کوئی تاں اوس سے نال دالے
 بلنی جنت دی نہیں خوشبو اوہنوں، رہتا اوس نے قبت زوال دالے
 دشمن آل محمد و اجائے جنت، ایہہ تے صیغہ ای امر خال دالے
 صام آل رسول و ابھرو دامن، لکھ نہیں فائدہ قبل و قال دالے

در بار رسالت و چہرنت سلیمان کی شامی دانہ کمرہ
 سلیمان پنمیر دا واقعہ سی کسی دالے نے اکدن بیان کیتا
 اپنی بیٹی دا جسدوں نکاح نہیں، ربے نبی حضرت سلیمان کیتا
 جڑیا ہیریاں نال داماد تائیں، پیش تاج نہیں عالیشان کیتا
 بیٹی تائیں عظیم جہیز دے کے بادشاہوں نوں نبی تعمیر کیتا
 منہ دے تے سی کھول خزانیوں دے، شاہی خرچ سی نبی سلطان کیتا
 دے کے دولتوں نال داماد تائیں، مال مال اسدا خاندان کیتا

سنت لعل سن بیٹی دی وچہ سچا، گھروں باپ نے جدوں روان کیتا
 مکدی کل نام ہراک شان اندر، سی امارت داطہ ہر نشان کیتا

سیدہ کول واقعہ بیان کرنا

قصہ سن بنتِ سلیمان والا، گھر دے دل سی شیر خدا آیا
 ظاہر و بچہ کے ذات سے جلو یا نون، مسدافے کولوں مرتضیٰ آیا
 عین نور کولوں نور عین آیا، مہ لفت کولوں مہ لفت آیا
 قطرہ بھر کولوں، بوہا شہر کولوں، ہم نوا کولوں ہم نوا آیا
 نیا تاجدار دو جہان کولوں، علی تاجدار گلے آئے آیا
 نور، نور کولوں، موسیٰ طور کولوں، بے ریا کولوں بے ریا آیا
 شاخ شجر کولوں، فرع اصل کولوں، با صفا کولوں با صفا آیا
 گوہر صدف کولوں، فقر، فقر کولوں، استغنا کولوں استغنا آیا
 بلبل بھل کولوں، جگر بھڑ کولوں، پیشوا کولوں، پیشوا آیا
 عشق حسن کولوں، نارامہر کولوں، سب بہا کولوں بے بہا آیا
 ویر، ویر کولوں، طالب پیر کولوں، خوش ادا کولوں، خوش ادا آیا
 شمع حسن سے کولوں، بتنگ عاشق، رہنما کولوں رہنما آیا
 راہی چم کے منزل سے پیر آیا، نور نور توں نے کے ضیا آیا

زہرا کو ادہ آکے بیان کیستا، قصہ سن کے جو مشککٹا آیا
پریشان ہوئیاں زہرا سندیاں ای، صائم طبع نے فکر سوا آیا

حضرت سلیمان کی صاحبزادی و جہیز دا سیّدہ کے اثر

دل سیّدہ، زاہدہ، زاہرا دا، ایس واقعہ نے پریشان کیستا
دل وچہ آیا خیال کہ مرتضیٰ نے، شاید ایسا نہ ہوئے گمان کیستا
سی داماد تائیں او دھرتاج تریں، پیشس نبی حضرت سلیمان کیستا
نالے دولتوں مال غلام دے کے، سی داماد دا اچان نشان کیستا
دھی دی جتی وچہ سرت سی لعل لائے، بیٹی تائیں جد گھروں روان کیستا
شان و شوکت دا ظاہر سامان کر کے، جہیز اکھ کیستا عالیشان کیستا
ایدھر باپ میرے حضرت علی تائیں، پیشس کوئی دی نہیں سامان کیستا
حالاں میرے ای باپ دینال صدقے، سلیمان دارت نے نشان کیستا
شان و شوکت تے جاہ و جلال دے کے، جن وانس اتے حکمران کیستا
سلیمان کی اے دو جہان تائیں، فیضیاب میرے ابا جان کیستا
میرے باپ عظیم دے لئی بلکہ پیدا اللہ نے گل جہان کیستا
نساڈے خادیاں، نوکراں دا ج اندر دے کے دولتوں پورا ارمان کیستا

بے عجیب قصہ ساٹے ونج حصے، فقر و فاقہ اے رحمان کیتا
 بیٹوں چکی مشکیزہ عطا صائم، داج و نوح والد مہربان کیتا

حضرت سلیمان علیہ السلام دی صاحبزادی جنت و نوح زہرا دی باندی

ایہناں فکیراں خیالاں دی نوح زہرا، بیٹی پاک شاہ دو جہان دی سی
 او دھرات نوں نیندروں اکھ لگی، جت درم تفتنی اشیر نیردان دی سی
 جنت و چہی ڈٹھا اک تخت زریں، کوئی حدناں حبیبی شان دی سی
 پاوے مہین زمر دے مہیریاں دے ہراک باہی یا قوت مرجان دی سی
 مہین تخت تے جلوہ افروز زہرا، شان عجب ملکہ عالی شان دی سی
 حوراں بانڈیاں وانگ چو طرف کھلیاں، بدھی ہوئی ہراک فرمان دی سی
 لڑکی اک کماں حسین اوتھے، دودھ حوراں توں حور جنتان دی سی
 بار، بار تکے چہرہ فاطمہ دا، باندی بنت حبیب رحمان دی سی
 منتظر اوہ زہرا دے حکم دی سی، اٹھی نظر جاں شاہ مردان دی سی
 ہے ایہہ کون؟ پچھیا جیڈر افاطمہ توں، بیٹی دسدی نبی سلطان دی سی
 اوہو ای ایہہ بیٹی سلیمان دی اے، شاہی سنی جس عالی نشان دی سی
 کھلی اک فور اوتھی گل صائم، حیدر، زہرانوں خواب دیشان دی سی

بنت رسول قاطمہ بتوں والا پردہ

ہر اک طرفوں عظیم تے شان عالی، جیویں بنت حبیب خدا دالے
 ایسے طراں ای پرے دی حد تے وی، قدم پاک بنت مصطفیٰ دالے
 زہرا پاک دی پاک بے داع چادر، سبق عورت نوں دتا حیا دالے
 پردہ عورت داسب توں عظیم گہنا، خاص درس ایہہ غیر النساء دالے
 اک دن اک سوال اصحابیاں توں، لاڑا چھدا عرش علی دالے
 سب توں بہتر ہے عورت لئی چیز کھیری، ایہہ سوال شاہ دوسرا دالے
 چپ رہے اصحاب رسول سارے، نکتہ کھلاناں راز اخفا دالے
 دیسا زہرا نوں علی نے گھر آکے، جو سوال شاہ انبیا دالے
 دتا ایسی جواب کمال زہرا، کناں علم زہرا باصف دالے
 عورت غیر اول تکے ناناں غیر استوں، ایہہ جواب جامع دالے
 مشکے زہرا دے کہوں جواب فوراً، تا جب دار آیا مھل آئے دالے
 کھلی دالے نوں آن کے دس دتا جو جواب زہرا باوفا دالے
 بیٹی ولوں تداں جواب سن کے، ہو یا حکم ایہہ شمس الفی دالے
 کیوں ناں زہرا دعا عالی جواب ہندا، کھرا قاطمہ میرے اجزا دالے
 اک لکھی جھٹی گل دے وچہ زہرا، پتہ دستیا فہم وڈکا دالے
 ناں عورت داس منقام دتا، کتاں پردہ ضروری اعضا دالے

غیر اول تاں عورت دی پوسے جھانی، ایٹھوں تنیک پر وہ انتہا دے
 ناں ای اول عورت تیر مرد دیکھے، در کس عورتاں دی راہنما دے
 مرض ودھی اے تہا میوں بے پردگی دی پھیندے رہیا ناں نسخہ شفا دے
 چھٹکے زہرا دی سنت نوں بیبیاں نے کم پھڑلپیا اکھی ادا دے
 پرے داریاں دے پرے چاک کر کے، انزلیا فرنگی ہو ادا دے
 کرے فصل اپنا اللہ پاک سہم، ہن تے وقت بس ایے نڈا دے

اسلام دی پٹی دی حالت

زہرا پاک جو عورت نوں سبق دتا، اچ دی عورت نے بالکل بھلا چھڈیا
 گہنا پرے دے اہلیا جو ایس نوں سی، اس نے گھٹے دے وچہ لہا چھڈیا
 ماسہ غیرت اسلامی نہیں رہن دتی، ایسا دانہ فرنگیاں پا چھڈیا
 متارح عام اسلام دیاں پٹیاں نوں، کر کے تنگیاں ایہناں نچا چھڈیا
 تنکا چہرہ تے رہ گیا اک پاسے، ایہناں مہروں و دپڑے اڈا چھڈیا
 بلکہ جسم دا ہراک اعنا ایہناں، غیر محسراں تائیں دکھا چھڈیا
 پاکدامنی وادامن چاک کر کے، بے غیرتی نوں سینے لہا چھڈیا
 بیٹی باپ توں ذرا نہیں شرم کھاندی، مانواں دھیاں ہار دپڑیا چھڈیا
 اپنے دوستاں تائیں ملان خاطر شوہر بیوی دا پردہ چرکا چھڈیا
 گھر دے نور کی چراغ نوں ظالماں نے پھڑکے محفل دی شمع بنا چھڈیا

بیش قیمت ناموس کے موٹیاں توں، گندی نالی کے اندر روم چھڑیا
 عصمت عفت تقدیس دیاں رانیاں دا، رتبہ گولیاں نالوں گھٹا چھڑیا
 برے وقت نے زہرا دیاں بانڈیاں توں، تریبا، نغمہ ہسرت بنا چھڑیا
 عورت تائیں اس گندے معاشرے نے پھڑک کر سننے جہنم کے لا چھڑیا
 کھڑکے وچہ کلہاں تے سیمیاں دے، عشق بازی واسطے سکھا چھڑیا
 کلا کلا ہوئے جس چوں انگ ظاہر، ایسا ننگا لباس پہنا چھڑیا
 اس دیونج وکی تنک نہیں عورتاں نے، خود سے اپنا مقام گوا چھڑیا
 اے پر مردان داسیام فنسور بہتا، جہناں عورت توں راموں ٹھکا چھڑیا

اسلام دی بیٹیوں مشورہ

عیاں مشکل کی بلکہ حال ترے، بچپنا ایس زہریلی ہوا کو لوں
 ایہہ وی سچ اے پچھا ہے بہت مشکل، ایس فیشن وکی دلکش بلا کو لوں
 ایہہ وی سچ اے، الٹی شیطان جاوے، سانوں دور راہ مسطفیٰ کو لوں
 اے پر ایس ماحول وچہ بچن والے، شانناں پاؤن گے رب العلیٰ کو لوں
 بھلنا سبق نہیں چاہی دامو منانوں، ملیا جو احمد مجتبیٰ کو لوں
 چیتے بیبیاں توں رکھنا چاہی دالے، ملیا درس بو شیر انسا کو لوں
 مسلماناں دیو بیٹیو واسطے جے، بچ بہاؤ فیشن وکی گندی دبا کو لوں
 اپنی منزل مقصود واپس بچو، زہرا پاک اپنی راہ تہما کو لوں

جنت بیوی دی شوہر دیاں وچہ قدیاں، کر لئو بھاویں تصدیق علما کو لوں
 خدمت شوہر دی سمجھ کے فرض اپنا، لے لئو مرتبے اچھے خدا کو لوں
 کدی پیر و پستروں ناں باہر پاؤ، پچھیاں باہجہ شوہر باؤف کو لوں
 فرض بیٹی دا باپ توں شرم کھاوے، کدی دیوے ناں جاوون غیا کو لوں
 خدمت شوہر دی زہرا نے جیویں کیتی، پچھو علیؑ مولا مرتے کولوں
 کیویں زہرا نے پایا پچھیاں نوں، پچھو حسام کربلا کو لوں

الضیاء

پڑے اندر بتوں دے وانگ رہے، اپنی عظمت دے اچھے نشان کر لئو
 رخ نوں پھیرانگری تہذیب دلوں، اپنی آخرت دے دھیان کر لئو
 دن چارہے زندگی اوانگ زہرا، شب دروزنلا و قرآن کر لئو
 لاکے سینے تقدس پاکیزگی نوں، اپنی پھیرو پھی پیدائشان کر لئو
 رشک نساں تہ جنت دیاں کرن حوراں، ایسی صفا پاکیزہ زبان کر لئو
 عرشاں فرشاں تے تساندے ہون چھے، ایسا اعلیٰ کردار و نشان کر لئو
 تیس کون او اکہناں دیاں بیٹیاں جے، لئو اپنی آپ پہچان کر لئو
 مستقبل تے ماضی اول مار جھاتی، حال والا آباد جھان کر لئو
 کروغور کردار تے زندگی نوں، اینویں ناں اسطراں ویران کر لئو
 پیدا کرو مجا ہدیتوں وانگوں، اپنی اپنی شان تے آن کر لئو
 چل کے سدا شریعت محمدی تے، تازہ غسل والا گلستان کر لئو
 بار، بار بیڑھ زہرا داجال حسام، روح زندہ تے تازہ ایمان کر لئو

عنوان غم

روئو اکتھو رون دیا ریجھ لاه لہو، شروع غماں دا ہون عنوان لگا
 رنج و الم دے کھر عمیق اندر، درداں غماں دا اون طوفان لگا
 میرے سینے دے لگے جے پھٹ کھلن، میرا جگر جے چاک بوجان لگا
 میرے قلب دے لگے جے ہون ٹکڑے، میرا ذہن جے ہون ویران لگا
 ظاہر ہون جے اناج جہان اتے، میرے سینے دا درد نہسان لگا
 میریاں اشک کار دا لگا جے مینہ برسین، میریاں پاواں دا جھکھڑاں آن لگا
 جل کے غماندی اگ وچہ ظلمیہ، اناج لے الم دے بھانہ بڑھیاں لگا
 درد منداں دے دلاں دیاں چھیراں، تارا تارا لے نوحہ بنان لگا
 چورکی دُنیا توں روند اسی دل اگے، اناج ایہہ دُنیا دے تائیں روان لگا
 سانبھہ سانبھہ خزانہ چور کھیا سی، اناج اوہ لٹن لے سارا جہان لگا
 رہے غم کھانے مینوں عمر ساری، اناج میں غماں دے تائیں ہاں کھان لگا
 بھر لہو بھولیاں غماندیاں جُب دارو، نعمت عجیب ہاں اناج ورتان لگا
 درد بھرے مضموناں دا کچھ نقشہ، میں ہاں عرش دا سینہ ہلان لگا
 کراہا کا تبینو! اناج توں کرو چھٹی، کھاتا عملاں دا صائم چکان لگا

کَلِمَاتُ يَمَانِ

سرکارِ دو عالم نون شدتِ دایحار

ہجری یارہویں سال ذو الحجہ اندر، حجِ آخری میری سرکار کیتا
 اوسے ای سال ہنسی ماہ صفر اندر، کھلے والے تے حملہ بخار کیتا
 ہندے دنوں دن گئے بیمار آقا، رنگ مرض ایسا اختیار کیتا
 پڑھدا گیا بخار، بخار اُتے، حملہ مرض آکے بار بار کیتا
 رنگ نشاں دے سورج دیوانگ ہو یا، پھروی تہیں شکوہ تاجدار کیتا
 سخت مرض دی شدت نے آپدای، پریشان ہراک عاشق نزار کیتا
 مضطرب ہے سی ہر کوئی تھاؤں تھاہیں، دامنِ صبر سرب نے تارتار کیتا
 صائم ساریاں توں بہتا بیٹھہ نوں، حالت باپ دی نے بیقرار کیتا

سلام اللہ علیہا سیدہ دی بقراری

استغراقِ دی حالت سی نبی اُتے، مرض زور آکے ایسا پاوندی اے
 حالت باپ پیارے دی دیکھ زہرا، ہاؤں ماردی ہنجو بہاوندی اے
 رکھ سیس حضور دیاں شانیاں تے، دردِ عالم دے نوے سناوندی اے
 اکھاں کھول بابل ذرا دیکھ تے، تہی تیری دھی اج کیوں گراوندی اے

کدی سرے کھے سینے پاک اُتے، کدی متھے تے لبیاں لگاوندی اے
 کدی باہی نوں پچڑے کے لوے ترے کدی قدماں تے اکھاں لگاوندی اے
 بیقرار ہو کے کدی بیٹھ جاوے، کدی ترف کے کھڑی ہو جاوندی اے
 ہتھ حسن حسین دے کدی پچڑے کے باہل پیارے دے متھے لاوندی اے
 نانے پاک نوں تیس بلا ویکھو، کدی بیٹیاں تائیں سمجھاوندی اے
 میرے نال نے شاندار ارض ابا، کدی آکھ کے! اشک برس اوندی اے
 اپنے ہتھاں دیاں ملدی آکری تلیاں، کدی ہتھاں نال ہر چھپاوندی اے
 کدی باپ دے پیراں دیاں پاک تلیاں، اپنے نال دوپٹے جھساوندی اے
 ماں ول ویٹھ حسین وی پئے ولکن، ہاہ دوہاندی فلک لڑاوندی اے
 زہرا اُتے وارفتگی ہوئی طاری، سبھے اکی ہوش حواس بھلاوندی اے
 چمے باپ دے قدمانوں والہانہ زلفاں باپ دیا کدی سلجھاوندی اے
 ویٹھن والیاں دے سینے چاک ہو گئے، حالت سیدہ ایسی بناوندی اے
 اکھاں کھول باہل حالت ویٹھ میری، مٹڑا یہو صدواں لگاوندی اے
 حالت زہراوی زہرا کی جان دکا سی، لفظاں وچہناں سگماوندی اے

ایضا

نانے زہرا دے دروانیگزسن کے اکھاں کھولیاں بنی مختار حسین
 اپنے واسطے مرضی دیناں جہناں کہتے ہوئے پسند آزار حسین

چارہ ساز زمانیاں ساریاں سے، جان بچھ کے ہوئے لاچار مہین
 لیٹے لیٹے وی گل ناں ہووندی سی لینے ہوئے نحیف تر ا رہ مہین
 زہرا تائیں بلاوندے نئی سرورند، کول اپنے نال پیار مہین
 سر سینے تے بیٹی دار کھ آقا، کرے کن وچہ کوئی گفتار مہین
 گل سندیاں ساری پاک زہرا، ہوئیاں ہو ز زیادہ اشکبار مہین
 حالت ویجھ آقا بیٹی لاڈلی دی، کرے گل مٹر کے دوجی وار مہین
 زہرا ہس پیاں! اے پر، سجاواں وے مسکراہٹ تے چھٹھے غبار مہین
 بھجیا ہو یا سی سجاواں وچہ ہاسا، فووا پھیر ہوئیاں بیقرار مہین
 لگ کے نال سٹی پھیر روت لگیاں، ہاواں جاندیاں عرش توں پار مہین
 کرو صبر تے زاری ناں کروا سئی، کہندے زہرا توں جیڈر کرار مہین
 میری بیٹی نوں دکو ناں روو ز تھیں، کہندے جیڈر نوں میری سرکار مہین
 میری زہرا توں سنج کے رون دیو، کہہ کے آپ روپے تاجدار مہین
 باپ بیٹی وے ویجھ کے اٹک جاری، لرزے کھاوندے درو دیوار مہین
 جو بھی کول مہینی ہاواں مارا ٹھیا، سہا م سب روندے لگانا مہین

حضورِ داخلِ خطبہ

کھڑکی چھٹی طبیعت جاں ٹھیک ہوئی، آقا تیکے دیکھا ٹیک لگاوندے نے! یاہروں آئیاں آوازاں سی درد بھریاں، آقا تہہ تراوے کو لوں پچھاوندے نے ایہہ کون دروانے توں باہر دستو؟ ایس طراں دے نال کراوندے نے دیسا تہہ اصحابی حضور دے تے، کرنی دید حضور دیکھا چٹاوندے نے شہدت مرض دیوچہ وی بنی سرور، کرم پاراں دے اتے کماوندے نے ہتھ علیٰ بجائش دے موہنڈیاں تے، کھجی والے محبوب لگاوندے نے پیرناں زمین دے گھس دے سی، مسجد اول حضور جد آوندے نے بیٹھے منبر تے مسجد دیوچہ آکے، خطبہ پھیر سرکار سناوندے نے فانی دنیا دا ذکر اذکار کر کے، یاراں تائیں وصیت فرماوندے نے ساڈا وقت اخیر کائے آن پہنچا، ناں پاراں دے تائیں تباوندے نے میرے قے جے کسے واقرض ہوسے تے لے سنے اعلان کراوندے نے کوئی کرے رعایت ناں نال میرے، بار، بار آقا قنماں پاوندے نے نعرہ مار کے گل اصحاب روپے، ہاواں مار دے ہونجو وگاوندے نے صائم اک صحابی وچہاوس محفل، گل کرن لی کھڑے ہو جاوندے نے

عکاشہ و ابدلہ نے سیدہ و اضطراب

کیتی عرض عکاشہ حضور اگے، قصہ عجب اک یاد کر کے تے
 تساں راہ تہوک دے وینج مینوں، چابک ماریا ہسی اٹھکے تے
 بدلہ اوس دا اج میں منگدا ہاں، بدلہ دے دیو کرم فرما کے تے
 بدلہ اپنا اتنا چاہو ندا ہاں، چابک تسانے تائیں لگا کے تے
 دم بخود صحابی ہو گئے سارے، مٹر کے کہن لگے تلملا کے تے
 ایہہ کی ظلم عکاشہ توں کرن لگوں، سارے کرم لہان بھلا کے تے
 کیہا عکاشہ میں نہیں معاف کرنا، چابک اوہو ای دیو منگوا کے تے
 لین دیو بدلہ لتیں ایس تائیں، کھسی والے نے کیہا سٹاکے تے
 کیہا پھیر سلمان توں ایس تائیں، چابک زہرا توں دیولیا کے تے
 گھر زہرا سے آن آواز دتی، فوراً حضرت سلمان نے آ کے تے
 رو، رو چابک سلمان نے منگیاسی، قصہ زہرا توں سارنا کے تے
 سندییاں سارہ ہونی اٹنکبا زہرا، چابک دتاسی منجو بہا کے تے
 کینا شہر شہیر توں حکم ہسی، بنت بتی نے فوراً بلا کے تے
 کدوں آوتائیں تساں کم میرے، ہیر درواں نوں دستورنڈا کے تے
 رو، رو جا کے عکاشہ نوں اکھيو جے ہیر و نوں پینا پہنچا کے تے
 میرے بابل بیمار تے ترس کھاوے، کی لیناں سو قہر کما کے تے

میرے بدلے قربانی اچ دیو جا کے، میرے پالنے والے پاپ کے تے
 سو، سو کھا و چابک اپنے جسم اتے، بدلہ تانے دا سو چکا کے تے
 اماں جان دا سدریاں حکم فوراً، دوڑ پے شہزاد گھبرا کے تے
 مسجد نبوی وچہ آن کے کہن لگے، اوہیں تائیں مخاطب فرما کے تے
 ساڈے تانے تے کچھ تے ترس کھاویں ٹھھاویں ظلم تان چابک اٹھا کے تے
 ساتوں اک بدلے سو سو مار چابک، بدلہ جاواں گے پورا چکا کے تے
 پھیر دی مٹیوں عکاشہ ناں گل کوئی، سارے تھکے سی گل سمجھا کے تے
 بدلہ رے توں اساں نوں مار چابک، کہیا آفتا نے کول بہا کے تے
 تھکی کتھسی اس دن حضور میری، کہیا پھیر عکاشہ سنا کے تے
 کھلی والے نے چکی قمیص فوراً، زیر لب نہی مسکرا کے تے
 چابک فوراً عکاشہ نے سٹ دتا، تنخوا کھیاں پتوں بہا کے تے
 بوسہ مہر بتوت نوں آن دتا، لبیاں نشانیاں اتے لگا کے تے
 چم سوہنے سے قدماں نوں عرض کیتی، تانے ایہہ سی ادبچا کے تے
 کھلی والیا کریں معاف مینوں، اپنے کرم دے ابر بڑا کے تے
 تاناں کہیا سی کرے جو مس سانوں، ساڈے جسم نال جسم بلا کے تے
 استوں دوزخ دی اگ نہیں چھو سکری، رکھدے باوہتوں بچا کے تے
 دوزخ کو لوں مین پین لئی ایہہ تسخہ، حال کیتا اے چکر چلا کے تے
 آخر فصل برخواست ہو گئی صائم، درواں غماندے جھکا جھلا کے تے

حضور اقدس دہلیہ بخار و حملہ

کر کے الوداع سامجھیاں ساری باتوں گھرے دل آقا نامدار آئے
 نبی پاک کے گل اصحاب نالے، روندے گھراں وئے زار و زار آئے
 حملہ سوہنے تے پھیر بخار کیتا، نوہیں ودھ توں ودھ آزار آئے
 جھل سکے ناں دنیا دا کوئی بندہ، بتیاں باہجہ بے ایسا بخار آئے
 دُور کھلیاں وی سیک ناں جھل ہوئے، پڑھکے نوہیں توں نوہیں آزار آئے
 کھلی وارے محمد کے کول، سلین، گھرے ہو سارے بقیہ ار آئے
 روندے تڑپے سی گھرے جی سالے، لڑے وچہ سن در و دیوار آئے
 در داں بھرے عنوان دا ٹھیک نقشہ، صام کسٹراں وچہ اظہار آئے

حضور دوا وصال مقدس

بشدت مرض دیوچہ حضور اکرم، صاحب تراوی نوں کول بلاوندے نے
 کریں بعد میرے دھیئے صبر توں بھی، زہرا تائیں حضور سمجھاوندے نے
 رب تال اسان ملاقات کرنی پئے رب ولوں سدا آوندے نے
 اسان ہونا علیحدہ اے تساں کولوں، آقا کھول کے گل تاراوندے نے
 سنبیاں سار ہوئے متقیراں سبھے، وچھڑی کونج دیوانگ کر لاوندے نے
 بندے اٹھی کلیجیوں ہاہ ایسی، ملک فلک اتے لڑہ کھاوندے نے

زہرا چھپا حال تکلیف داسی نبی اللہ سے اگوں سناوندے نے
 اناح توں بعد نہیں کوئی تکلیف پٹی تیرے بابل نوں انبی فرماوندے نے
 ملک الموت نوں نال جبریل لیکے ہندوں بوسے توں باہر آجاوندے تے
 ریت دا کرن دے لئی فرمان پورا، باہر آت آواز لگاوندے نے
 سوہنے دتی اجازت اتے ملک آکے اللہ پاک دافرض نبھاوندے نے
 کھلی والے محمد رسول عربی، ایس دنیا توں پردہ فرماوندے نے
 تھیر پایدینے دیوچہ سیدی، گلیاں کوپے بازار کراوندے نے
 نالے درد والے صائم سیدہ دے کائنات دا جگر لرزاوندے نے

حضور دے بعد سیدہ دی آہ و زاری

اک واری تے کھول نازاغ چٹھاں، اپنی لاڈلی دا ویکھو حال بابل
 اناح اوہ کھڑی سرہانے پٹی ولکدی اے، کرے سو جسد استقبال بابل
 ساری زندگی کدی نہیں رڑکیتا، تہاں اک وی مہرا سوال بابل
 پیر آخری اک سوال منوں، مینوں نے چلو اپنے نال بابل
 مینوں ذرا نہیں لوڑا اس زندگی دی، باہر تساندے جینا حال بابل
 بعد تساندے، تساندے وانگ دستو، کون کرے گامیرا حیاں بابل
 وانگ تساندے کون حسین تائیں، کھڑی موہنڈیاں اتے بھٹال بابل
 پچھسی تیرے قیماں دا حال کھڑا، گھٹے رل جاسن تیرے بال بابل

تیری فاطمہ دی کیوں بھکھ لہی، باہجہ کیتیاں تیرا جسمال بابل
 افسراق، فراق صدایوںے، تیرا لادلی دال وال بابل
 مڑک چلی میں مرجبان جوگی، مینوں اٹھ کے ذرا سنبھال بابل
 ہتھیں فاطمہ نوں پہلے دفن کر لو، چمکے تساند اسدا اقبال بابل
 چند گھڑیاں ایہہ تیرے فراق دیاں، مینوں جا پے زلکھا سال بابل
 میرے ستریاں تھیں سگوں بھڑکدے چلے اوہ مجرے بھانہ بڑ جو بال بابل
 کون اٹھ بربساوے گا باہجہ تیرے، میرے غماں دے ویجھ احوال بابل
 صام کبیدے توں زہرا دعالیسی، اپنے ہتھانکے تھیلے دکھال بابل

زہرا دیاں دردناک صدواں

تیرے جان بچھوں چلی جان میری، ابا جان میرے، میری جان ابا
 تیرے باہجہ ویران ہے قسم تیری، میری زندگی دا گلستان ابا
 کس دے بوبے تے آئیگی دھی تیری، پور کرا لئی ماں تران ابا
 میری ماں وی نہیں، میرے ویروی نہیں، چلے تیں وی توڑ کے ماں ابا
 میریاں اکھاں دی نمی توں ویجھ کے تے، ہو جانے سو پریشیاں ابا
 میریاں اکھاں وچہ اچ کیوں نہیں دیتدے، پڑھ کے اترکاندے سٹون ابا
 دتیا ونج دستو بابل باہجہ کھڑا، حق دھیاں واسکدا پچھان ابا
 بابل باہجہ ادھیاں دی سا بھ کھڑی، بابل تالے دھیانڈی شان ابا

چھڈ کے زہرانوں رون کر لان جوگی، آپ ملیا باغ جنسان آتا
 رہساں تڑفدی ماہی بے آب و انگوں، جد تک بلاں ناں تسانوں آن آتا
 ہنیر پے گیا میرے لئی جگ اندر، بابا بھجھ تساندے میرے ذیشان آتا
 سندے کیوں نہیں جے میریاں ہاڑیا نتوں، میری تسانوں جان قربان آتا
 ترقن واسطے مینوں ناں چھڈ جاؤ، کرو کرم دی نظر سلطان آتا
 صائم زہرا دی آکے صدا ایہو، نئے پس نال مینوں مہربان آتا

پینڈہ دا بار بار حضور دی قبر منور نے آتا

ہنجو کے دے تھمن تے پے تھمن، بیٹی بنی دی اشک برسا ونڈی رہی
 چھ ماہ تیکر اٹھے پھر رورو، کائنات دا جگر لرزا ونڈی رہی
 سب کچھ بھل بھلا کے والہانہ، روز باپ دی قبر تے جا ونڈی رہی
 سر سٹ حضور دی قبر اُتے، درداں بھری فریاد سنا ونڈی رہی
 آبا جان میرے، میری جان آبا، آبا، آبا صداواں لگا ونڈی رہی
 اپنے باپ دی قبر دی خاک تائیں، نل کے پھرتے ہنجو پلا ونڈی رہی
 لیکے وچہ کلاوے دے قبر تائیں، سٹردے سینے نوں ٹھنڈی چا ونڈی رہی
 گھر دیو چہ ناں آکے قرار صائم، مٹر مٹر وٹے رسول تے آونڈی رہی

حضرت کے بعد سیدہ کبریٰ کا حکم نہیں فرمایا

چھ ماہ حضور توں بعد زہراؑ، گھڑیاں سالانہ دیوانگ لنگھائیاں نے
 رہیاں روندیاں پابلی کی یاد اندر، اک وار نہیں مسکرائیاں نے
 ایناں روئیاں کہ آئدے روزے تھیں پیاں وچہ پینے دو ہائیاں نے
 پریشان ہو کے لوکاں شہردیاں، بار بار ایہہ عرضاں سنائیاں نے
 کر کر زاریاں ایہناں نے پھر اٹھے، جاتاں ساڈیاں دکھاں چھاپائیاں نے
 دن داکھتاں سچین حرام ساڈا، نینداں رات دیاں اینداں اڈائیاں نے
 جیوں جیوں صبر دی کرن تلقین لوی، ہاواں ہتھ دیاں دن سوئیاں نے
 صائم لوکاں توں سار کی سیدہ نے، غماں کیتیاں کیوں چڑھائیاں نے

سلا م اللہ علیہا سیدہ کی رحلت دے آثار

رو، رو بابل دے پھردیاں غماں اندر، ہوئیاں سیدہ پاک بیمار مہین
 اسماء بنت عمیس ہر حال اندر، کول اوس ویلے خدمت گزار مہین
 اٹھ کے اک دن اسماء توں صبح ویلے، ایہہ فرمائیاں عالی وقار مہین
 پانی کرو تیار میں غسل کرنا، منگدیاں کپڑے نالے سرکار مہین
 حکم من کے حضرت اسماء فوراً، پانی دیندیاں پیش گزار مہین
 کر کے غسل لباس بدلا زہراؑ، کھانا کر دیاں پھر تیار مہین

دھوتے کپڑے ناے شہزادیاں نے بد لے مرض کے گل آتار سہین
 ایسے عالم دے وچہ ای وچہ جڑے، آجاوندے جیڈر کرار سہین
 خوش ہو کے تے زہرا سرکار تائیں، پچھدے ترضی نال پیار سہین
 کی گل! آج کیتے نے تساں سارے، بھل گئے جیڈرے کم کار سہین

سیدہ واکم انگریز جواب

و تاکیڈرے تائیں جواب زہرا، آج عساں توں ہوگی بجات میری
 میرے بابل پیارے سے نال ہوئی آج رات ہی گل بات میری
 بابل وڈیوں ایہہ ملی اے خوشخبری، ممکن والی اے عمر دی رات میری
 میرے بابل پیارے سے نال بھلکے، ہونی ہے سچی ملاقات میری
 خوش ہو کے من و داغ فراموشیوں، چمک پی اے آج برات میری
 صائم آج بیمار کاں دیو بیٹوں، بلی گئی آج بیٹوں کاستات میری

ایضاً

یا علی تئیں جواب وچہ دیکھیا اے، بابل آئے کسی کرم فرما کے تے
 منتوا جیوں کسے سے ہون، ایہوں، کھڑے ہوئے سرما تھی کے تے
 آبا جان کہہ کے میں سی ہاہ مارا، خونی اشکاں دا بیٹہ یسسا کے تے
 کیتھے گئے سو دوستو تے ہی بابل، جان زہرا دی دکھاں وچہ پا کے تے

کس دا کرے ہے او انترقا رایتھے، کہا جدوں میں منجور بہا کے تے
 اوہناں کہا بیٹی تینوں لین آیاں، تیرے غم اندا پٹیا دکھا کے تے
 آہ و زاریاں تیریاں رکھ دتے، سینے فلکاں دے ہن لڑا کے تے
 اوج توں نک گئی عمائدی داٹ تیریاں، بابل کہا بشارت سنا کے تے
 میں تے با بلا دیدنوں ترس گئی آں، شکر اے آئے او کم فرما کے تے
 چھیتی کرو چلوئے کے نال مینوں جتھے بیٹھے او ڈیرے لگا کے تے
 بابل کہا ہو سی ملاقات بھلکے، کٹھے رہواں گے جنت وچہ جا کے تے
 صائم ہو رزہ ہرا گوں گل دسی، منظر خواب دا سارا دکھا کے تے

حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی پیدائش

وقت آگیا میرے وصال دا، میں ہن تسن توں جدا ہو جانا میں
 میرے بابل پیارے تے کول اپنے، مینوں مال لیجاون لئی آونا میں
 کفن دفن اندر تسن رُجھ جانا، کھان پین دا چٹنا بھلا ونا میں
 مینوں پتہ جو حشر بپا ہونا، میرے بالوں نے جیویں کر لونا میں
 اس لئی ہتھیں میں کھانا تیار کیتا، میرے پچھانوں بھکھ ستا ونا میں
 آخر وار میں اپنے پچیاں دا، ہتھیں دھو لباس بدلانا میں
 دھو، کے اپنے تھیاں دے سر ہتھیں، کنگھی واہ کے سر مہ لگا ونا میں
 بھلکے بعد میرے، میرے پچھانوں میرے ونگ کس کھانا کھلا ونا میں

میرے وانگ الباس مٹو دھوکس نے، میرے چچیاں تائیں پہناؤ ایں
 کہتے میرے تمیاں دیاں گیسواں نوں، دھوکے کھگھی دیناں سلجھاؤ ایں
 کہتے میرے تمیاں دیاں بران اتوں، گھٹا جھارٹا تے سیتے لافا ایں
 اگے نازے دی یاد تڑپائے صائم، تے ہن اماں دی یاد تڑپاؤ ایں

شیر خدا مولا علیؑ دا اضطراب

وہ داں بھری بتوں توں گل سن کے مر تھئے جیڈرے قرار ہوئے
 غمگسار زہرا ایہہ کی ہوں لگا، ایہہ فریاد کر کے اشکبار ہوئے
 تیرے بابل پیارے دیاں فرقانکے، مٹھے ذرا نہیں اجے آزار ہوئے
 اگلے سل سینے اندر رٹکدے سی، وائے تیس وی اتوں تیار ہوئے
 اچھے ہن اولویں پہلے زخم میرے، بھٹ ہو تازہ دوجی وار ہوئے
 لگن لگا جدائی دا زخم دوجا، غم دے ہو صائم بھارے بھارے ہوئے

شہزادیاں لہی کھانے دا انتظام

جھپڑے غماندے جیڈرے توں سن زہرا، ادب نال ایہہ عرض سناؤندی اے
 لہی صبر کر یو میرے بعد جیڈرے، بار بار تلقین فرماؤندی اے
 مڑ کے سد کے حسن حسین تائیں، نال کالجے گھٹ کے لاؤندی اے
 جینہ پھر جھم کے دوہاں شہزادیاں دے، زلفاں انگلی دے نال سلجھاؤندی اے

جان مادر "بیتع" دے فل جاؤ، حکم پتیراں تائیں لگا ونڈی اے
 کرو میرے لئی اوتھے دُعا جا کے، ماناے سیدہ اشک برسا ونڈی اے
 گھل کے جنت بیتع ول لال دونوں ہٹا سما، نوں کول بٹا ونڈی اے
 میرے بچیاں دا کرو تیار کھانا، فوراً حکم اسمار سب ونڈی اے
 وکھر کی جگہ سی دتا لگا کھانا، جوڑی لالاں کی تداں نوں آس ونڈی اے
 جتھے کھانا سی! حضرت اسمار اوتھے صائم دوہانے تائیں بٹھا ونڈی اے

حضرت حسن حسین دکھانے توں الکار

پڑھو بسم اللہ شروع کرو کھانا، شفقت نال ایہہ کہیا اسمار ہنسی
 کھانا کھائیے اسمار ایہہ اسیں کیوں؟ کہیا سیداں نے بڑلا ہنسی
 اماں باہجہ نہیں کدی وی آساں کھا ہدا، کھانڈی آپ اوہ سانوں کھو ہنسی
 ماں توں وکھر اسیں نہیں کھا سکدے۔ دتا صاف جواب سنا ہنسی
 کھانا چھڈا ونوں جوڑا مصطفیٰ دا، اماں جتان دتے گیا آ ہنسی
 پاک نلے دے روضے تے جاؤ بیٹا، کھا دوہانتوں سینے لگا ہنسی
 باہر گئے شہزادے تے مڑ تھنے انوں، کول زہرا نے لیا بٹھا ہنسی
 درداں بھری اوہودستان غم دی، دتی چھڑ مٹر خیر اللہ اسمار ہنسی
 میتھوں سنی کہانی ایہہ نہیں جاندی، رو رو، آکھیا شیر خدا ہنسی
 کر کے صبر دی پھیر تلقین اگوں ریتی عرض بنت مصطفیٰ ہنسی

چند گھڑیاں ہاں تساں دے کول حضرت ادب نال کہیا با وفا ہے سی
صائم سُنو وصیت اخیر ویلے؛ خُلم کرو؛ کہیا مُرتضیٰ ہے سی

حضرت علی نون وصیت

پہلی ہے ایہہ عرض سرتاج میرے، کرم میرے تے خاص کما دیو
میرے دلوں جے ہووے بلال کوئی، رب دے نام معاف فرما دیو
دو جی گل ایہہ ہے، میرے بچیاں دا، کتے پیار نال دلوں مَجھلا دیو
کریو میرے یتیمیاں دے نال شفقت، جے ایہہ رون تے چُپ کرا دیو
تیجی گل! مینوں راتیں دفن کریو، میرے پردیاں تے پردے پا دیو
قد دیکھیا کدی نہیں غیر میرا، میرے پردے نون توڑ نبھا دیو
ہے ایہہ گل چوتھی اے غم خواہ میرے، میرے بعد وی پیار دکھلا دیو
صبح شام آکے میری قبر اُتے، شیون دید سعید کرا دیو
پنجویں گل! اک جنت دا کپڑا اے، میرے کفن دے اندر رکھا دیو
ایس کپڑے تھیں اُمت رہا ہونا، صائم مسیہاں دی بگڑی بنا دیو

حضرت علی دا جواب

سُن کے کہیا حیدر مُرتضیٰ اگوں، اے شہزادے خلد گلزار دی اے
تیرے کولوں نہیں کدی تکلیف پہنچی، غم گسار حیدر دلفگار دی اے
میرے قلب تے صرف تصویر اکو، نقش تیرے اخلاص پیار دی اے
میرے نال جو مَجھل دی دُکھ رہیوں، حداد ہتیاں دے کدوں شمار دی اے
تیری ہر اک وصیت قبول مینوں، جان جان رسول محنتار دی اے
سُن لے چند گلاں خاص میریاں دی، کلتے مصطفیٰ دے چمن زار دی اے

بخشیں کوئی تقصیر جے ہوئی میتھوں، کرنیں بہرےش دے نور انوار دی اے
 دوجا! بابل نول اکھ سلام میرا، اکھیں سانگ جدائی دی مار دی اے
 تیجی گل! شکاٹ نہ کریں میری، بابل کول دھئے تا جدار دی اے
 گلاں تسال دیاں ہن منظور سچھے، روکے سیدہ عرض گزار دی اے
 تسال کولوں نہئیں کدی تکلیف پہنچی، مینوں قسم رب کردگار دی اے
 صائم روندے سی دونوں جہان سن کے ایسی گفتگو آخری وار دی اے

حسین کریمین دی واپسی

ڈبے عمال وچ زہرا تے علی، حسین، اروندے پھیرے حسن حسین آگئے
 ماواں ماروے تے کر دے واویلا، زہرا، علی دے دلال دا چین آگئے
 الفراق! فراق فریاد کر دے، کھلی والڑے دے نور عین آگئے
 دید آخری! امی دی کرن دیو، صائم اکھڑے پاک حسین آگئے

شیر خدا دا سوال تے حسین دا جواب

جگر گوشیاں دی سن فریاد تائیں، زہرا علی دونوں بے قرار ہوئے
 پچھیا حیدر نے دو نہاں تہرا دیاں نول، جان پدرا کیوں جے اشکبار ہوئے!
 کپھڑی گل نے کیتا بے چین ایناں، کپھڑی گل توں نے دلفگار ہوئے
 کپھڑی درودی نوین شمشیر چلی، کپھڑے تیر کلجیوں پار ہوئے

اپنی اماں دی آخری دیدولے، رازتساں تے کیویں اظہار ہوئے
 کیتی عرض شہزادیاں اسیں جدساں، حاضر تائے دے وچہ دد بار ہوئے
 او تھتے ڈٹھے پنہیری کل کھٹے، میرے نانے دی، وچہ مہر کار ہوئے
 اماں جان دی او تھتے جدائی والے، ہنسن راز صم اشکار ہوئے

ایضاً

سانوں دیجہ خلیل نے آکھیا سی، ہین زہرا دے دونوں یتیم آئے
 کہیا، نیسی ایہہ حضرت ذبیح اللہ، شافعی شہر دے کوثر قسم آئے
 نانا جان ساڈے سی ارشاد کیتا، میرے جگر دے ٹکڑے عظیم آئے
 میرے لاڈ لے چند دل بند صائم دونوں ابن کریم کریم آئے

روضہ انور چوں پھیر آواز آئی، نانا جان نے کہیا سی جسا ڈ بیٹا
 جگر گوشتیو! میری لویا وچھیتی، دیداستاں دی آتش کپاؤ بیٹا
 سایہ اماں دانتاں توں اٹھ جسا نا پھیتی جاؤناں وقت گواؤ بیٹا
 اپنی اماں دے قدم اخیر ویلے جا کے چم لٹوا کھتاں تے لاؤ بیٹا
 ہنٹے گھڑی نوں تساں یتیم ہوتا، پیاس اکھاں دی جاؤ بھیاؤ بیٹا
 سن کے کلاں جدر دے ساں اسیں صم نانے کہیا ناں روارو آؤ بیٹا

حسین کریمین دیاں زاریاں

اماں تساندی نوں ہاں میں لین آیا، تالے کہیا تانے تاجدار سانون
 آئے بیوی وکائی نے استقبال خاطر کہیا تال اشارے سرکار سانون
 دوڑ پئے ساں سندییاں سارا دھتھوں، دب لیا سی غمائلے بھار سانون
 سانون روکوناں رتدا واسطہ ہے، دید کرن دیو جانندی وار سانون
 اپنی اماں دے نال اخیر ویلے، کرن دیو کوئی گل گفتار سانون
 ایہہ آکھ کے کرن فریاد لگے، اماں چلی این جیوتدیاں مسار سانون
 تساں وانگ لیکے دستو گود اندر، کون کرے گا اماں پیار سانون
 ساڈے واسطے خنزاں رہ گئی ایختے، کھتوں لبھنی پھیر بہا سانون
 ساڈیاں آساں دے چمن ویران ہو گئے، نظری آوند کشت پر خار سانون
 اکھاں کھول اٹی ویجھ حال ساڈا، دین لگے مقدر وی ہا سانون
 سن فریاد کہیا اکھاں کھوں زہرا، تاں کرو بیٹا بے قرار سانون
 رونائساں واچیر دا جگر ساڈا، تاں کرو بیٹا اشک بار سانون
 لیکے گود وچہ کہیا شہزادیاں نوں، بل لہو آج بچہ آخر بار سانون
 جو کچھ بتینی تساں تے بعد ساڈے، اہم سے ساری اسدی سار سانون

سَلَامًا لِّلّٰہِ عَلَیْہَا سیتہ کے آخری لمحے

پھیرناں اشارے سے علیؑ تائیں، پاک سیتہ کوں بلانڈیاں نے
صاحبزادیاں اتے شہزادیاں نے ہتھ جیڈرے ہتھ پھڑاندیاں نے
پھیر علیؑ تے حسن حسین تائیں، روضے پاک سے ول گھلانڈیاں نے
م سلمہؑ نوں سد کے پھیر ہیرا، پانی واسطے حکم لگانڈیاں نے
نارے کپڑے پاک تھکھاف مٹھرے، پہن واسطے آپ منگوڈیاں نے
آپ اٹھ کے حالت مرض اندر، کر کے غسل لباس بدلانڈیاں نے
مٹھ کے لاتیہ قبیلہ رخ ہو کے لیت چار پائی اتے جانڈیاں نے
نوشہ جنتی پھیر منگو واسطے، اپنے پاک لباس تے لاندیاں نے

سَلَامًا لِّلّٰہِ عَلَیْہَا سیتہ کی آخری وصیت

کوں سد اسمار نوں پھیر ہیرا، کھولی گل عجیب اسرار دی اے
میت عورت دی نوں غیر مرد دیکھے ہرگز طبع نہ میری سہار دی اے
دس کوئی ترکیب اسمت نامہ ایسی، بیٹی اکھری نئی مختار دی اے
میرا دیکھے جنازہ نہ پھیر کوئی، خواہش ایہ میری آخر وار دی اے
میں اک چیز دیکھی ملک حبش ہاندر، اگوں عرض اسمت لگنڈار دی اے
کپڑا شاخاں تے پاک کے بنان ڈولی بلا سوچ پندی نہ نظر انبار دی اے

میر کا خاطر وی ایسی بنا نہیں ڈولی اکہند کی بھی عزتی تاجدار دی اے
وقت آخر وی برسے دی حد کیتی، کید کی شان صائم پر دیدار دی اے

سیدہ ^{سیدہ عائشہ علیہا} دی آخری مناجات

پھیر کھیا اُسٹار نوں باہر جاؤ اے کے سبق زہرا پر دیدار یاں دا
مینوں کلیاں رہن دیو دو گھڑیاں، بھارا اے بھار میرا دمے داریاں دا
گلیاں حضرت اُسٹار سن باہر جسم، ہو یا سلسلہ شروع سی زاریاں دا
مٹ کے حضرت اُسٹار سن کول آیاں، حال وی کھ ڈا اڈا بے قراریاں دا
مناجات لگے زہرا کردیاں سن، آیا ہر مہیسی اشک باریاں دا
زہرا اکہند کی سی مالکا واسطہ ای تیریاں بخششاں اتے ستاریاں دا
تینوں واسطہ ای میرے باپ سوہنے کھلی والڑے دیاں مختاریاں دا
تینوں واسطہ ای میرے غم اندر، مولا علی دیاں دل فکاریاں دا
تینوں واسطہ میرے حسنین دیاں، کر زاریاں اکھیاں ہاریاں دا
میریاں دھتیاں تیاں دا واسطہ ای مقصد ہے اگو عرضاں ساریاں دا
میرے اے دی اُمت توں بخش مولا، صدقہ رحمتاں اتے غفاریاں دا
کافی دیر صائم رہیا حال ایہو، اشک ریزیاں تیریاں بھاریاں دا

سیدہ دی زندگی دا آخری سفر

فارغ ہو زہرا مناجات ولوں، حجرے ول دھیان ذی شان کیتا
 سرتے کھلی اسماء توں دیکھ کے تے، غصے نال سرکار فرمان کیتا
 کیوں نہیں باہر زکیاں میرے کہن اتے، پریشان کیوں جے مہربان کیتا
 کرو باہر جا کے انتظار میرا، اگے قیمتی وقت نقصان کیتا
 باہر آ! اسماء نے چند گھڑیاں، انتظار ہو کے نیم جان کیتا
 اے پر سیدہ پاک دی گفتگو نے، سینے وچ سی پیدا طوفان کیتا
 گئی والہانہ پھر اسماء اندر، انتظار جس دم پریشان کیتا
 يَا قُرَّةَ الْعَيْنِ رَسُول، کہہ کے، زہرا تائیں مخاطب سی آن کیتا
 اگوں دتی ناں کوئی آواز زہرا، ناں، اسماء دے وئے دھیان کیتا
 ڈب دل اسماء دا گیا صائم، ایسا عمال نے سی بے تران کیتا

تصویر

پر وہ چکیا آن اسماء منہ توں، بدل نماں دے دیندیاں چھل گئے سن
 نکل گئی اسماء دی جیج میسی، ہٹرا شکاں دے اکھاں وچہ آگے سن
 پر دے داریاں داسبق دین وائے، پردہ وئی دے اتوں فرما گئے سن
 راہی ازل دے ملک بقاوتے، دار فانی چوں پتہ چھڑا گئے سن
 چند روز حیات دے کٹ ایجھے، فقر وفاقہ دی جانج سکھا گئے سن
 بہر دیندیاں تے وفا داریاں داسبق عورتاں تائیں پڑھنا گئے سن

جاگ جاگ عبادت و بیخ رات ساری، اکائبات دی قیمت جگا گئے سن
 آخر وقت تیکر رور و عمر ساری، کشتی امت دی بنے لگا گئے سن
 روندی ترفدی پئی اُسب سارہ پئی، ہندوں میں حسین دی آگے سن
 چنچاں مار دی ویکھ اسماء تائیں، پینچاں مار اٹھے لرزہ کھا گئے سن
 چنچاں مار کے اٹاں حضور تائیں، غشی کھا گئے ہوش و نجا گئے سن
 ہانے وائے کرے مڑ کے اٹھ تے، روضے نازے وائے رہا گئے سن
 چنچاں مار لنگھے جھڑی راہ وٹوں لکھ کلیاں دے جانے روا گئے سن
 نبوی مسجد وچہ ملے سی علی اگوں، ویسے پچیاں تائیں گھبرا گئے سن
 جھڑی ہوئی قیامت بیا، ہنسیا، سمجھ سب حیدر مرتضیٰ گئے سن
 غش آگیا شیر خدائیں، صائم سارے صحابی مقرر گئے سن

سیدہ دی روح خدا نے خود قبض کیتی

پوری پوری حفاظت ای عمر ساری، چٹی چپا در دی خیر القیام کیتی
 لیکے ابتداء توں انتہا تیکر، پردے داریاں دی انتہا کیتی
 لاج زہرا نے دی رکھی پڑ دیا ندی، قدرارت نے وی بے بہا کیتی
 اپنے پیارے محبوب دی لاڈلی دی، اکائبات چوں عظمت سوا کیتی
 ویکھن نہیں دتا ملک الموت لوں دی، اپنی زہرا دی عزت خدا کیتی
 صائم رکھ پر وہ عزرائیل کو لوں، روح قبض سی رب العالی کیتی

سیدہ ولی آخری آرامگاہ

کیتا عمل اولوں مرتبے چیدر، زہرا پاک نے بیوی فرمایا، سبھی
اسما ربنت عیس نے غسل دینے جلے نور و یوچہ کفن آیا، سبھی
شفاعت نامہ جو جنت واکٹر اسی، اوہ وی کفن دے اندر رکھایا، سبھی
لیکے ٹہنیاں کپڑا پاتے، پڑے والا اک ڈولا بتایا، سبھی
پورا پورا وصیت تے عمل کر کے راتو راتیں جنازہ اٹھایا، سبھی
نال ٹرے جانے اہل بیت ہسین، سارا عالم سناٹے وچہ آیا، سبھی
پر دیدار وی ڈولی دے پردیاں تے، پردہ رات دے نہیر نے پایا، سبھی
کر کر زاریاں تھکے حسین ہسین، درد سیتے دے اندر دیا، سبھی
پاک، سیدہ، طبیہ، طاہرہ دا، مولا علی جنازہ پڑھایا، سبھی
جا کے جنت بقیع دے وچہ صائم، بڑی نال خاموشی دفنایا، سبھی

حضرت علی دے مرثیے

لحد وچہ اتار کے سیدہ توں درواں بھری ایہہ چیدر صدرا دتی
تیری پاک امانت میں اچ تینوں، کھسلی والیا واپس لوٹا دتی
بجھتی نہیں ناں ہو یا ظالم جد تک، اک سحر دی جھپڑی جے لا دتی
اس توں بعد صائم مولا مرثیٰ نے، ہور غماں دی گل سنا دتی

یا رسول اللہ ﷺ کرم کر کے، سنو! لم انجیر کلام میرا
 ایسے اپنی لاڈلی دھی ولوں، نالے کرو قبول سلام میرا
 ادگئی اے راتاں دی نیند میری، کھس گیا ہے چلن آزام میرا
 جد تک ملیا ناں آ کے تساں تائیں گھدا جائیگا بترجام میرا
 تساں بعد جو ہو یا ہے کھپو جے، اپنی بٹی توں حال تمام میرا
 ہنئے زہرا پچا کے گی تساں تائیں، آقا درو انجیر پیغام میرا
 عمر شریف

اکتالی سال حضورؐ دی عمر مہیسی، پیدا جدوں سی خیر النساء ہوئیاں
 ہجری یار ہوئیاں سال رمضان اندر، واصل اللہ دیناں سن جا ہوئیاں
 چوٹی سال تقریباً سی عمر ساری، رخصت جدوں بنتِ مصطفیٰ ہوئیاں
 کھوڑی عمر وچہ ای کر کے کم لکھاں، اہل دنیاد یو چوں جدا ہوئیاں
 اظہارِ تشکر

لکھ لکھ شکر مولا تیری ذاتِ ذالے، کرم میرے تے جہڑا فرما چھڈیا
 میری ہمت توں باہری کم جہڑا، صدقے نبی دے متھوں کرا چھڈیا
 جدے صدقے تھیں ہونی نجات میری، اوہ صیغہ آ کے متھوں لکھو چھڈیا
 صدقے زہرا دیاں پر دیاں دے پردہ میرے گناہاں تے پا چھڈیا
 لمے سفر دے بحر عمیق وچوں لبنتے پور غریب دالا چھڈیا
 کرو منکر کیر وہن تیس چھٹی، کھاتہ عملاں داصالم چکا چھڈیا

پلیا زہرا دے اہلے دیاں ٹکڑیاں تے بھاویں بادشاہ بھاویں فقیر پلیا
 نبی مُرسل تے بھاویں امام کوئی، بھاویں غوث تے بھاویں کوئی پیر پلیا
 اوس شیردا کر بل توں اثر پچھو پی کے جہنوں اے زینب داویر پلیا
 زہرا پاک نون لکھاں سلام صائم، جس دی گود دے اندر شبیر پلیا

سُورج چن تارے لوح و قلم ساکے، بنے ہین رسول کریم دے لئی
 بلکہ ہے ظاہر اللہ پاک ہو یا، عربی لاڈلے دُرّ یتیم دے لئی
 جھکے رہندے نے دونوں جہان ہر دم، در احمد تے سدا نکریم دے لئی
 آوے زہرا پرطن لئی جدول صائم کھڑے ہون محشر تعظیم دے لئی

اوہدی شان کوئی دتے تے کی دتے، جیہدا باپ محمد رسول ہووے
 پتر حسن حسین تے دھی زینب، شوہر مرتضیٰ علی مقبول ہووے
 فاتے وچ رہ کے آپ دے رائیں، وندھے رہنا ای جیہدا اصول ہووے
 اُس توں ودھ صائم کبیرا پاک ہووے جیہدا نام ای زہرا بتول ہووے

مرداں وچوں محمد تے عورتاں چوں، کوئی نہیں ہو رزی شان بتول درگی
 بلکہ پیدا ای کیتی نہیں ہو ر کوئی، ہستی رب رحمان بتول درگی
 ہون دُرّ شہوار حسین جس دے، ہو ر کبیر ہی اے کان بتول درگی
 کھلی والے محمد دے بعد صائم، پانی کسے نہیں شان بتول درگی

ارفع، اعلیٰ مخلوق دیاں کل صفتاں ہو یاں ختم محمد رسول اُتے
 عالی شان تربیت قربانیاں دی، ختم زہرا دے پاک اسکول اُتے
 چمکاں جرات شبیر دی پی مارے کائنات دے عرض تے طول اُتے
 کر کے صائم تلاوتناں پہراٹھے، بچے پالنے ختم بتول اُتے

بنتِ محمد مصطفیٰ

فاطمہ روحِ رسولِ دوسرا
 فاطمہ جانِ رسولِ ہاشمی
 منبعِ نور و ہدایتِ فاطمہ
 مرجعِ انوار و رحمتِ فاطمہ
 آمدند سینہ در آغوشِ او
 رشکِ مریمِ غیرتِ بلقیسِ هست
 خانہٴ او جلوه گاہِ مصطفیٰ
 فاطمہ نازِ جنابِ مرتضیٰ
 کعبہٴ من استانِ فاطمہ
 او کریمہ، او رحیمہ، لاسمہ
 من غریبم او قسیمہ رسول
 من کجا و او کجا عالی جناب
 او کرم من سرتا پا جسم و گناہ
 رحم کن یا سیدہ بر حالِ ما
 رحم کن بر صائم آشفنہ حال

فاطمہ بنتِ محمد مصطفیٰ
 فاطمہ شانِ رسولِ ہاشمی
 ملکہ ملکِ سخاوتِ فاطمہ
 مطلعِ چرخِ کرامتِ فاطمہ
 حلالہٴ تطہیرِ بردوشِ او
 فاطمہ! سرِ جلوۂ تقدیسِ است
 فاطمہ! نورِ نگاہِ مصطفیٰ
 فاطمہ اُمّ شہیدانِ وفا
 من نہ دائمِ عز و شانِ فاطمہ
 من فقیر و بے نوا و پرِ خطا
 من سراپا جسم و عصیانِ او قبول
 ذرہٴ ناچیزِ من او آفتاب
 ملکہ فردوسِ او من زو سیاه
 بحرِ لطفِ مصطفیٰ بحرِ خردا
 لطفِ تو ہالا تر از دہم و خیال

اعتذار

جن قارئین کرام کی نظر سے کتاب ہذا کے پہلے ایڈیشن گزر چکے ہیں وہ سائز کی تبدیلی اور اوراق کی کمی کو یقیناً محسوس کریں گے اور ان کا یہ احساس میں خود بھی دل کے لطیف ترین گوشوں میں ابھی سے محسوس کر رہا ہوں۔

علاوہ ازیں میں ان قارئین کرام سے بھی معذرت خواہ ہوں، جنہوں نے سابقہ ایڈیشنوں میں ہر نظم کے ساتھ ساتھ حوالہ جات کی بھرمار کا بھی مشاہدہ کر رکھا ہے تاہم ان کے لئے میرے پاس یہ خوشخبری بھی موجود ہے کہ کتاب ہذا کے تمام تر حوالہ جات مع مزید نئے واقعات اور حوالوں کے میں نے سب کچھ جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی حیات طیبہ پر اپنی اردو نثر کی بہترین تصنیف البتول میں نہایت ہی دل کش انداز کے ساتھ منتقل کر دیا ہے۔

اب آپ یقیناً یہ جاننا چاہیں گے کہ اس کتاب سے حوالے حذف کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور اس کا سائز تبدیل کیوں کیا، تو اس کی بھی میرے پاس نہایت معقول وجہیں موجود ہیں۔ اول یہ کہ سابقہ سائز و ضخامت میں موجودہ نثر خوں کے مطابق کتاب کی کم از کم قیمت ۲۵ روپے ہوتی، جو پنجابی نظم کی کتابیں پڑھنے والے شائقین کے لئے ایک کواہ گمراہ سے کسی طرح بھی کم نہ ہوتی کیونکہ میری تصنیفات نثر میں ہوں یا نظم میں اعلیٰ اور سفید کاغذ پر ہی طبع ہوتی ہیں، جبکہ پنجابی زبان کی اکثر کتابیں اخباری کاغذ پر پھینپنے کی وجہ سے بازار میں نہایت ہی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہیں۔

اندریں صورت خریدار کتاب کی ضخامت اور قیمت میں یقیناً موازنہ کرنا شروع کر دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مجھے خریدار کی سہولت کے پیش نظر کتاب کی ضخامت کم کرنے کے لئے حوالے حذف کر دینا پڑے۔ تاہم مضامین میں کئی ہرگز نہیں کی گئی بلکہ متعدد مقامات پر مختصر اور خوبصورت اضافے بھی کئے ہیں اور سائز کم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میری اکثر کتابیں کتاب ہذا کے موجودہ سائز میں طبع ہوتی ہیں، لہذا

بذریعہ ڈاک کتابیں بھیجتے وقت سابقہ سائز کی کتاب کا پارسل ٹھیک طور پر پیک نہ ہوتا تھا۔ بہر کیفیت! سابقہ ایڈیشنوں کے مقابلہ میں اب کتابت بھی جدید تقاضوں کے مطابق لیمتھو کی بجائے آفسٹ پر کردی گئی ہے اور قیمت بھی پہلے سے کم کر دی گئی ہے۔ بایں ہمہ کتاب کے حوالے حذف کرنے پر مجھے بھی افسوس ہے مگر یہ سب کچھ چونکہ بامر مجبوری ہوا ہے۔ اس لئے امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور معاف فرمادینگے علاوہ بریں اگر قارئین کرام زیادہ قیمت خرچ کرنے پر آمادہ ہوں تو میں انشاء اللہ العزیز نئے ایڈیشن میں دوبارہ حوالے شامل کرنے کے لئے تیار ہوں۔

آپ کے مشوروں کا محتاج

صائم چشتی

مصنف کتاب ہذا جناب صاحب مکرم شیخ صاحب کی ایمان افروز منظوم تصانیف

نعتیہ شہ پارے

نورِ داظہور	پچھلے	شہ پارے کا نعت	پچھلے	شہ پارے کا نعت	پچھلے
نورِ امی نور	پچھلے	جانِ کائنات	پچھلے	صائم دے دوہڑے	پچھلے
نورِ خزینے	پچھلے	روحِ کائنات	پچھلے	صائم دیاں رباعیاں	پچھلے
نورِ داچشمہ	پچھلے	حسنِ کائنات	پچھلے	کربلائی دوہڑے	پچھلے
نورِ صائمِ حقاوق	پچھلے	نورِ کائنات	پچھلے	جلوے	پچھلے
نورِ صائمِ دوم	پچھلے	ضیائے کائنات	پچھلے	نظارے	پچھلے
نورِ صائمِ سوم	پچھلے	مقصودِ کائنات	پچھلے	بہاراں مسکراپیاں	پچھلے
نورِ صائمِ چہارم	پچھلے	تاجدارِ علی پور	پچھلے	کعبے و اکبہ	پچھلے

ملنے کا پتہ

چشتی کتب خانہ جنگ بازار فیصل آباد

مصنف کتاب ہذا کی تحقیق و سیرت پر اردو نثر میں لازوال تصانیف

والدین سرورِ کونین

آبائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان پر عظیم کتاب ۱ صفحہ ۶۰۸ ہدیہ ۲ روپے

البتول

سیرتِ فاطمہ الزہراء کی پاکیزہ تصویر
صفحہ ۳۶۸ ہدیہ ۲ روپے

مشکل کشا

سیرتِ حیدر کرار پر ہمتی کتاب
جلد اول صفحہ ۶۲۰ ہدیہ ۲ روپے
جلد دوم صفحہ ۶۲۰ ہدیہ ۲ روپے

ایمان ابوطالب

حضرت ابوطالب کے ایمان پر لاجواب تحقیق
جلد اول صفحہ ۶۰۸ ہدیہ ۲ روپے
جلد دوم صفحہ ۶۰۸ ہدیہ ۲ روپے
اسنی المطالب ترجمہ حضرت ابوطالب کے
ایمان پر عظیم کتاب، عمر بنی اردو
ہدیہ ۲ روپے

شہید ابن شہید

واقعہ کربلا کی الم انگیز
تحقیقی داستان جلد اول صفحہ ۳۶۸

ہدیہ ۳۳ روپے جلد دوم صفحہ ۳۰۰ ہدیہ ۲ روپے

گیارہویں شریف تہا، ساتواں

چالیسواں، عرسِ ختمِ نذر نیاز پر عظیم تحقیقی
شہکار صفحہ ۶۲۰ ہدیہ ۲ روپے

من دون اللہ و ہابیہ کی نثر انگریزیوں

کا منہ توڑ تحقیقی جواب

صفحہ ۶۲۰ ہدیہ ۲ روپے

پھل تے کندے

وہابیہ کے عقائد ضالہ کی نظم و نثر میں
شدید گرفت

صفحہ ۳۲۰ ہدیہ ۲ روپے

ناشر

پشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار
فیصل آباد

تکلیف میں اپنی اوجیت کی پہلی

داہرہ مشہور و شرح

للغرض

معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت اور درسی
فروا کرنے اور فکر کو طاقت پر اڑانے والا نسخہ کیمیا

صحیح بخاری

تصحیف

جامع المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول

ابوالعلاء محمد بن محمد بن اسماعیل بن حبان

أذم الله تعالى سلالته وبارك أيامه ونسأله

- ☆ صحیح بخاری کا سلیس رواں با محاورہ اور آسان ترین ترجمہ
- ☆ موقع و محل کی مناسبت سے ہر حدیث کے اندر ذکر شدہ نفس مسد کی وضاحت
- ☆ اعتقادی مسائل میں اہلسنت کے موقف کی تائید میں دلائل
- ☆ متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا مغز اور پورے مختصر لفظوں میں سمودینا۔
- ☆ صحیح بخاری کی سب سے زیادہ منظم و وسیع اور جامع تخریج
- ☆ فقہی مسائل میں مذاہب اربعہ کی مستند کتب کی روشنی میں آئمہ کی آراء نقل کرنا۔
- ☆ فقہی و اعتقادی احکام کی روح سے شناسائی کے حصول کا ذریعہ
- ☆ عصر حاضر کے معاشرتی و مذہبی مسائل پر مختصر مگر بصیرت افروز تبصرہ
- ☆ درس نظامی کے طلباء، خطباء، علماء عام پڑھے لکھے افراد کیلئے یکساں مفید
- ☆ ایک ایسی شرح جو وقت کی ضرورت ہے ایسی شرح جو آپ کی ضرورت ہے

صحیح بخاری کی جامع تخریج

برادرز
اردو بازار لاہور

زبیر برادرز
فون: 042-7246006

زبیر برادرز